مصطفائی تحریک

Mustafai News

ماہنامہ
مصطفائی نیوز
کراچی
Reg# SC.1297

مارچ 2009ء

آمدِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی پاکیزہ ساعتوں میں اے اہلِ دل پاکستانیو! معاشرے کو بدلو

اپنے چاروں طرف دیکھو شاید کوئی بھوکا، ننگا، بیمار، پریشان حال

مصیبت زدہ آپ کے جذبہ حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی مظاہرے کا منتظر ہو!

مصطفائی رضاکار داتا گنج بخش عرس کے موقع پر مصروفِ خدمت ہیں

حکمرانوں کے اپنے پیدا کردہ حالات ہی ان کے خلاف سازش ہوتے ہیں۔

سعید آسی

اسلام کے نام پر پیرانِ عظام کا قتلِ عام کرنا، درختوں سے لاشیں لٹکانا، بچیوں کے سکولوں کو جلانا کونسی شریعت ہے۔ ثروت اعجاز قادری

مزارات و درگاہوں کے توسیعی منصوبوں کو مکمل کیا جائے۔

وقار مہدی

امام احمد رضا خان بریلوی

نے قرآن مجید کا اردو ترجمہ کرکے سمجھنے کے لیے آسان کر دیا

صمصام علی شاہ بخاری، وزیرِ مملکت برائے اطلاعات و نشریات

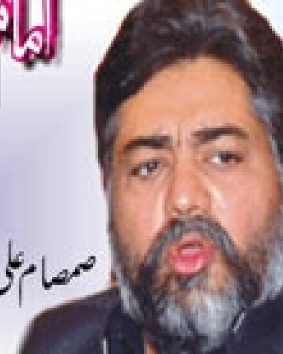

Mustafai News

ماہنامہ

مصطفائی نیوز

کراچی

جلد نمبر 02 مارچ 2009 شمارہ نمبر 15

اردو لکھیئے، اردو بولیئے

اردو سیکھئے

اردو سے پیار کیجئے

اردو کو فروغ دیجئے

اس لئے کہ

اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

اردو ہماری قومی زبان ہے

چیف ایڈیٹر

محمد عابد ضیائی قادری

ایڈیٹر

صفدر نوری

ایگزیکٹیو ایڈیٹر

محمد صدیق حبیب

اس شمارے میں

1	فروغ فکر قرآن		0
2	اداریہ		3
3	ہمیں احمقوں نے گھیر رکھا ہے	علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب	5
4	عید میلاد النبی کب سے	علامہ نسیم احمد صدیقی	6
5	تعلیمات امام ربانی..........	ڈاکٹر مجید اللہ قادری	9
6	محمد الرسول اللہ ﷺ	علامہ اشرف الحامدی	12
7	مصطفائی رضا کار تربیتی ورکشاپ	ساجد الرحمٰن سلہری	15
8	شہید سانحہ نشتر پارک حافظ محمد تقی	معین نوری	17
9	تگ و تاز	ادارہ	19
10	پاکستان ایران افغانستان اتحاد ناگزیر	جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ	27
11	سیاپا	سعید آسی	29
12	خواتین کا صفحہ	ڈاکٹر عفت صدیقی	30
13	بچوں کا صفحہ	عبد الباسط	31
14	اطلاعات	حافظ محمد جنید	32

مجلس مشاورت

- علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
- ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
- پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی
- نوخیز انور صدیقی
- جاوید مصطفائی
- انجینئر ادریس غفار
- ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
- ڈاکٹر جلال الدین نوری
- ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
- محمد اسلم الوری
- پروفیسر ریاض نوری
- ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ

مجلس ادارت

- مفتی محمد عاصم نیروی
- مولانا محمد ذاکر صدیقی
- پروفیسر عابد میر قادری
- حافظ عبد الواحد
- ڈاکٹر خالد اقبال
- محمد معین نوری
- عبد العزیز موسیٰ
- سعید النبی خان
- نعمان رحمانی

نمائندگان

بیورو چیف لاہور	ساجد الرحمٰن سلہری	گوجرانوالہ	حافظ قاسم مصطفائی
اسلام آباد	جاوید خان	فیصل آباد	ہارون رشید
گجرات	عبد القادر مصطفائی	منڈی بہاؤالدین	ڈاکٹر ارشد القادری
حیدر آباد	سلیم اختر غوری	ملتان	طالش عقیل میرانی
پشاور	رفیق قریشی	ایبٹ آباد	محمد حنیف عباسی
چکوال	گل احمد	راولپنڈی	مولانا عبد الکبیر میر

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں

کمپوزنگ و گرافکس: بیاب احمد صدیقی

قانونی مشیران: شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

قیمت 15 روپے، سالانہ 200 روپے مع ڈاک خرچ

Contact:0300-8234458/0321-8234458/0345-2229903/0321-2229903

Email:-mustafainews@gmail.com/mustafainews@ymail.com

Website:-www.mustafai.com

مقام اشاعت: 03 مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاء کالج چورنگی کراچی 74000 پاکستان

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پرنٹر محمد صدیق حبیب نے مصطفائی پبلشنگ سے شائع کیا

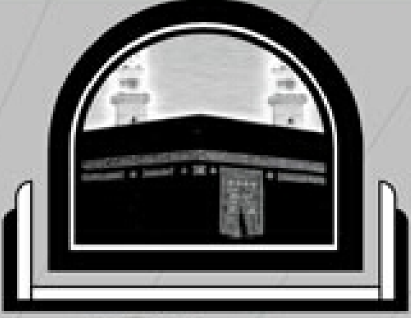

فروغِ فکرِ قرآن

قرآن پڑھیں ...... قرآن سمجھیں ...... قرآن پر عمل کریں

سورۃ التوبہ

اس سورت کے دو نام مشہور ہیں توبہ اور براءۃ ۔ کیونکہ اس میں چند مخلص مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے۔ اس لئے اسے توبہ کہا جاتا ہے۔ مشرکین عرب کے ساتھ جتنے معاہدے تھے انکو منسوخ کرنے اور ان سے بیزاری کا اس سورت میں اعلان ہے اس لئے اسے سورۃ براءۃ کہتے ہیں۔

☆ قرآن کریم کی واحد سورت ہے جس کے آغاز میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی اس کے متعلق کئی قول ہیں لیکن قرطبی نے لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اس کے آغاز میں بسم اللہ لکھنے کا حکم نہیں دیا۔

☆ اس سورت میں اہم مضامین یہ ہیں 'مشرکین سے براءت کا اعلان' تبوک کی جنگ' تبوک سے رہ جانے والے مسلمانوں کی توبہ قبول ہونا' جنگ تبوک کے لئے عطیات کی اپیل پر صحابہ کرام کا جوش و خروش اور صدیق اکبر کی سبقت' منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم' مسجد ضرار کی مذمت' قبا کی فضیلت' کعبہ کی تولیت کا مسلمانوں کے پاس ہونا وغیرہ۔

☆ رسول اکرم ﷺ نے ہمیشہ کوشش فرمائی کہ روئے زمین پر تمام انسانیت امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کرے اسی کے پیش نظر آپ نے غیر مسلموں کے ساتھ کئی ایک معاہدے فرمائے اور انکی پاسداری بھی فرمائی لیکن فریق مخالف نے ہمیشہ اپنے معاہدوں سے انحراف کیا اور موقع پر کر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اس سورت میں پھرنے والے تمام لوگوں سے معاہدوں کی منسوخی کا اعلان کیا گیا ہے۔

☆ پورے حجاز پر اسلام کا پرچم لہرا چکا تھا اور مسلمان آزادی کے ساتھ اسلام کے رحمت والے پیغام کو عام کرنے میں کوشاں تھے رومی عیسائیوں کیلئے یہ بات صدمے سے کم نہیں تھی کہ سرزمین حجاز میں اسلام نے اپنے قدم جما لئے ہیں چنانچہ رومی شہنشاہ نے شام کی سرحد پر مسلمانوں کے خلاف فوجیں اکٹھا کرنا شروع کیں جب آنحضرت ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے مسلمانوں کو تیاری کا حکم دیا چنانچہ تیس ہزار مسلمان جہاد کیلئے تیار ہو گئے لیکن سامان حرب اور سواریوں کی بڑی قلت تھی۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں سے عطیات کی اپیل فرمائی صحابہ کرام نے حکم کی تعمیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی موقع پر حضرت عثمان غنی ذوالنورین نے جب بیش بہا رقم پیش کی تو آنحضرت ﷺ اتنے خوش ہوئے کہ اس نقد کو الٹتے پلٹتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو جنت میں جانے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ اسی موقع پر جبکہ حضرت صدیق اکبر موجود نہیں تھے۔ حضرت عمر نے ارادہ کیا تھا کہ آج میں نیکی میں بازی لے جاؤں گا حضرت عمر نے اپنے سامان کا نصف بارگاہ نبوت میں پیش کیا اور صدیق اکبر کو جب خبر ہوئی تو وہ تمام گھر کی پونجی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے جب رسول اللہ نے پوچھا کہ کیا لائے ہو عرض کی تمام سامان خدمت میں لایا ہوں فرمایا **"ما ابقیت لاھلک"** "اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ آئے؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول یعنی میرا مال تو یہ ہے۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس ● صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول بس

☆ جنگ تبوک میں منافقین جان بوجھ کر پیچھے رہے اور جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ کچھ مخلص مسلمان بھی کسی معقول عذر کے بغیر رہ گئے تھے۔ جب مسلمان کامیاب ہو کر مدینہ واپس آئے تو منافقین جھوٹی معذرتیں پیش کرنے لگے لیکن پیچھے رہ جانے والے مسلمان جن میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نمایاں تھے۔ سچ سچ بات حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کر دی کہ سوائے سستی کے اور کسی چیز نے مجھے نہیں روکا تھا پچاس روز تک ان مسلمانوں کا بائیکاٹ رہا۔ بالآخر اللہ پاک نے قرآن کی آیتیں نازل فرما کر ان کی توبہ قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔

☆ منافقین نے مسجد قبا کے مقابلے میں مسجد بنائی اور حضور ﷺ سے استدعا کی کہ آپ اس میں برکت کیلئے نماز پڑھائیں۔ اللہ رب العالمین نے آپ کو آگاہ فرمایا کہ یہ مسجد ضرار ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر نہیں رکھی گئی پھر مسجد کو زمین بوس کر دیا گیا۔

☆ منافقین کی چالوں کو طشت از بام کیا گیا۔

☆ کعبۃ اللہ کی چابی اور حفاظت کا کام ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے حوالے کر دیا گیا

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے ● نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

فروغِ عشقِ رسول

نعت رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

کیا پوچھتے ہو گرمی بازار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خود بک رہے ہیں آکے خریدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل ہے مرا خزینہ اسرار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آنکھیں ہیں دونوں روزن دیوار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلا ہوا ہے چاروں طرف دامن نگاہ
اور لٹ رہی ہے دولت دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تفسیر مصحف رخ پرنور والضحیٰ
واللیل شرح گیسوئے خمدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعلین پا سے عرش معلیٰ کو ہے شرف
روح الامین ہیں حاشیہ بردار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

بیدمؔ نہ آؤں جا کے دیار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
تربت ہو زیر سایہ دیوار مصطفیٰ ﷺ

بیدم شاہ وارثی

WWW.NAATSEISLAM.COM

اداریہ ــــــــــــ انقلابِ خیر

سانسیں پڑھیں سلام...... پڑھیں دھڑکنیں درود!

ان گنت درود اور بے حد سلام اس ذات پر جس نے رنجشوں کو محبتوں میں بدل دیا،...... جس نے دوریوں کو قربتوں کے احساس دیئے...... جس نے دشمنیوں کو دوستیوں میں بدل دیا...... ان گنت درود اور بے حد سلام اس ذات پر...... جس نے انسانی مساوات کا ابدی ولافانی درس دیا۔ جس نے معاشرتی رشتوں کو نئے ضابطے اور نئے اصول دیئے۔...... جس نے زندگی کو آداب زندگی سے روشناس کرایا...... ان گنت درود اور بے حد سلام اس ذات پر...... جو مظلوموں، بے کسوں، تنہاؤں کی آخری پناہ گاہ ہے، جو ٹوٹے، بکھرے اور کھوئے ہوؤں کا ملجیٰ ماویٰ ہے، جو الجھے، اجڑے اور بچھڑے ہوؤں کا جوڑنے والا ہے۔

ہم...... نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کے دعویدار...... آج کہاں کھڑے ہیں، ایک انحطاط ہے...... اخلاقی قدروں اور معاشرتی ضابطوں کا انحطاط...... محبتوں اور رشتوں کا انحطاط...... مزاجوں اور رویوں کا انحطاط...... محبتوں اور رشتوں کا انحطاط...... شرافتوں اور صداقتوں کا انحطاط...... ایک انحطاط جس کے انجام کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں! جب سوچیں اور نظریئے...... قوت، دیانت اور حکمت سے خالی ہو جائیں، تو قومیں اپنی شناخت کھو دیتی ہی۔ آج عالم اسلام نظریاتی سطح پر بے حیثیت، غیر موثر اور بے شناخت ہو رہا ہے۔ سطحی مفادات اور فروعی اختلافات نے ہماری کمر دوہری کر دی ہے۔ ہم نبی رحمت کی امت ہونے کے دعویدار...... آج نفرتوں کے بیوپاری ہو گئے، دوریوں کی سوداگری کرنے لگے، رنجشوں کی تجارت ہونے لگی...... آج چہروں سے مسکراہٹوں کا نور اڑ رہا ہے۔ آنکھوں سے محبتوں کی نمی خشک ہو رہی ہے۔ ہاتھوں سے رشتوں کی مالا چھوٹ رہی ہے۔ حکمران بھول گئے کہ......!

تاجدار عرب وعجم...... شاہ عالمیاں...... مالک ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹوٹی پھوٹی چٹائی پر بیٹھ کر...... ہاتھوں سے گانٹھے ہوئے نعلین پہن کر...... پیوند لگے کپڑے زیب تن کر کے عرب کے بدوؤں کو جہانگیری، جہانبانی کے گر سکھا گئے۔ انصاف کی مسند پر بیٹھنے والو یاد رکھو......! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چور کو معاف کرنے کی سفارش پر فرمایا تھا۔ "میری بیٹی فاطمہ" بھی چوری کرتی تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتا" آج جو اقتدار کے نشے میں ہے...... وہ بدمست ہو کر جو چاہے روندتا اور اجاڑتا پھرے، اخلاقیات کا جنازہ نکال دے، اصولوں کی دھجیاں بکھیر دے، ضابطوں کو آگ لگا دے، اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ سیاستدان بھول گئے کہ:

۲۳ سال کے مختصر عرصہ میں دنیا بھر کو انسانیت نواز انقلاب عطا کرنے والا کریم ورحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...... جگہ جگہ وعدوں کے ایفاء کی تعلیم دیتا ہے، جھوٹ بولنے، سازش کرنے اور ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے سے منع کرتا ہے، رنجشوں سے روکتا ہے، محبتوں کا درس دیتا ہے، علماء ومشائخ اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی فرما رہے ہیں حالانکہ جب اچھائیاں معدوم اور برائیاں غالب آ جائیں تو معاشرتی سطح پر اصلاح کی تمام تر ذمہ داری انہیں کے معزز محترم کندھوں پر آ جاتی ہے، مسلمانوں کے مزاج میں شامل ہے کہ اپنے دینی نمائندوں اور مذہبی قافلہ سالاروں کی آواز پر دیوانہ وار سامنے آ جاتے ہیں۔ اور ان کے حکم پر کوئی بھی فیصلہ کرتے ہوئے عقل عیار کو خاطر میں نہیں لاتے...... علماء ومشائخ آج بھی قوم کو صراط مستقیم پر حکما چلا سکتے ہیں، ضرورت محض ان کے توجہ فرمانے کی ہے۔

ہماری شناخت ہی صرف عشق رسول ﷺ ہے ہم نے بھی اگر وقت کے تقاضوں کو نہ پہچانا...... اور اپنی شناخت کو زیادہ سے زیادہ نمایاں نہ کیا، تو قومی، ملی اور دینی سطح پر اصلاح کی امیدیں، تمنائیں، اور خواہشیں دم توڑنے لگیں گی۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ہم اجڑ، بکھر اور ٹوٹ رہے ہیں، اخلاق کی مالا دانہ دانہ ہو رہی ہے، رشتوں کا احساس تار تار ہو رہا ہے، ہمیں حصے بخرے ہونے سے بچائیے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ہم انصاف اور مساوات کے آفاقی اصولوں کو بھلا بیٹھے، اقربا پروری اور خویش نوازی نے ہمیں انسانیت کی بلند و بالا چوٹیوں سے بہت نیچے لا کھڑا کیا ہے، نظر کرم کیجئے!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ہم دنیا میں مجبور، مقہور اور مظلوم ہو گئے ہیں، ہمارے جسم کے حصے کاٹے اور کھائے جا رہے ہیں۔ ہمارے وجود سے ہمتوں، جراتوں اور طاقتوں کا رس نچوڑا جا رہا ہے۔ ہمیں نظریاتی طور پر اپاہج کیا جا رہا ہے۔ دھوپ زدہ ماحول میں ہمیں چادر رحمت کا سایہ عطا کیجئے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

کشمیر لہو رنگ ہے، اس کے رنگوں اور خوشبوؤں کو ہندو بھنورے چوس رہے ہیں، اس کی عفت شعار بیٹیاں سر عام بے پردہ کی جا رہی ہیں۔ اس کے کڑیل جواں بیٹے معذور بنائے جا رہے ہیں۔ ماؤں کی کوکھیں اجڑ رہی ہیں۔ باپوں کے سہارے ٹوٹ رہے ہیں۔ بہنوں کے ارمانوں کا خون ہو رہا ہے۔...... کشمیر کی آزادی کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت درکار ہے۔!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

افغانستان عراق درندوں کے رحم و کرم پر ہے۔ مسلمانوں کی تقدیر کے فیصلے غیر مسلم کر رہے ہیں۔ اور ٹینکوں، میزائلوں، توپوں اور گنوں کے زور پر اپنی مرضیاں مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم کیجئے!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

فلسطین کب تک پنجہ یہود میں رہے گا، قبلہ اول قید میں ہے، مسجد اقصیٰ کے فلک شناس میناروں میں کوئی دیا نہیں جل رہا، مقدس صحن کو ناپاک یہودی گندا کر رہے ہیں، قبلہ اول کی قید پر دنیا طعنے دیتی ہے۔ آپ سے رحمتوں کی التجا ہے۔

ایک بار اور بھی یثرب سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اس درونا سپاس میں...... تیری محبتوں کے نام پر یہ مصطفائی برادری اس کا سارا اثاثہ، ساری پونجی، محض آپ کے مقدس و مطہر نام سے وابستگی ہے۔ ہم آپ کے ٹکڑوں کے پروردہ ہیں۔ آپ کے پیار کے نغمے گا گا کر...... آپ کے عشق کی باتیں کر کر کے...... ہمارا سارا اثاثہ، ساری پونجی، محض آپ سے وابستگی ہے! ہمیں اپنی محبتوں میں عقیدتوں اور وابستگیوں میں سچائی دے اور ایسا منظر عطا کر کہ......!

سانسیں پڑھیں سلام، پڑھیں دھڑکنیں درود　　حاصل ہمیں وہ لذت عشق رسول ﷺ ہو!

کلمۂ حق

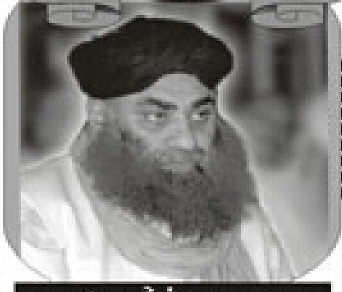

علامہ سید ریاض حسین شاہ

ہمیں احمقوں نے گھیر رکھا ہے!

قرآن مجید زندہ کتاب ہے، اس کا اعجاز ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں کو عزت دیتی ہے اس کے نظام کو جو اپنائے وہ آبرومند ہوتا ہے۔ اس کی دعوات ظلمتوں میں اجالوں کا اہتمام کرتی ہیں۔ یہ کفر کو حرم اسلام میں اتار کر ہدایت کے نشانات عطا کرتی ہے، لیکن دو چیزوں کو یہ اپنے قریب نہیں آنے دیتی، ایک وہ جو اسکی اصل کو مٹانا چاہے، اور ایک وہ جو نفاق کی صورت میں ابھرنا چاہے۔ قرآن اس کا لبادہ نہیں بن سکتا۔ قرآن آنے والوں کا استقبال کرتا ہے۔ لیکن جانے والوں کو الوداع نہیں کہتا۔ قوانین و دساتیر میں اس کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ قرآن حکیم خود اپنی طرف بلاتا ہے اپنے مخالفین کو مقابلے کی دعوت دیتا ہے اور پھر ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ قرآن حکیم کے نام پر نیکی ہو تو وہ جنت میں ڈھل جاتی ہے اور قرآن حکیم کے نام پر فسق ہو تو قرآن حکیم خود حقائق سے حجاب سرکا دیتا ہے۔ قرآن کے تعویذات سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ قرآن مجید اپنے ماننے والوں کو پالتا ہے ان کی نشوونما کرتا ہے۔ اور جو کچھ وہ کھلاتا ہے اسے نور بنا دیتا ہے۔ اور جو قرآن کے نام کو بیچ کر کھائے قرآن کھانے دیتا ہے لیکن ہضم نہیں ہونے دیتا۔ قرآن کے اندر فنی اعجاز کے "فوق الفکر نور پارے" ہیں لیکن قرآن حکیم فن کاری نہیں کرنے دیتا۔ یہاں کوئی عجز سے آئے اور "جاؤک" کی صدائے دلبرانہ سن کر خاک مدینہ کو سرمہ بنا کر آئے قرآن مجید کے حروف اس کے لئے جنت کے چشمے اور جھرنے بن جاتے ہیں لیکن کوئی شخص دھوکہ و دجل کی سنگین اٹھا کر شیطان کا رفیق سفر بن کر ابھرنا چاہے تو قرآن اسے گھسیٹ کر مکافات کی دوزخ میں جا پٹختا ہے۔ قرآن کے سامنے کوئی طاقتور نہیں کوئی سورما نہیں، کوئی گاما ماجھا جو غرور و انکبار کے نشے میں ہو کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ قرآن کے کشف و اخراج میں عبرتیں ہیں قرآن جسے ظاہر کرے رنگین موقلم اور کیمرے بھی ایسا کرنے سے عاجز ہوں اور قرآن جسے چھپائے برقی لہریں بھی وہاں تک جانے سے توبہ کریں قرآن اللہ کی کتاب ہے، قرآن والوں کو اس کی عزت کرنی چاہیے اس کے نام پر دجل و دھوکہ اور خدع و فریب سے اجتناب کرنا چاہیے۔

گزشتہ کافی عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا ملک دھماکوں اور دھوئیں کی لپیٹ میں ہے۔ ہمارے خیال میں اس جنگ میں پانچ فریق شریک ہیں۔ ایک وہ لوگ جو قرآن کے علمبردار ہیں دوسرے وہ جو صرف اور صرف فتنہ و فساد کے پرچارک ہیں، تیسرے حکومتی لوگ، چوتھے غیر ملکی مخفی ہاتھ اور پانچویں سفلی اغراض رکھنے والے دین دشمن اور ملک دشمن عناصر، ہماری دعوت ہر ایک کیلئے قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ پر قائم ہونے اور رہنے کی ہے۔

لال مسجد کا نام "لال" نشان عبرت بن گیا، اسلام آباد نے خود ہی اپنے آنگن میں مسجدوں کو لال پیلا کر دیا۔ دھواں چھوڑتی بتعفن اگلتی، اور گولیاں جنم دینے والی بکتر بند گاڑیاں دوہری محکومیت کی تصویریں بن گئیں۔ بارش بزرگوں کے ہمرکاب بارش شیطان نظر آنے لگے۔ انا، تمرد اور سرکشی کے بھوتوں نے حکمرانوں سے مسجد رانوں تک سبھی کو اپنے محاصرے میں لے لیا۔ ضارب و مضروب، قاتل و مقتول مفرو مقر اور مظہر و مجذوب سب کسی دوسرے ہاتھ میں محصور نظر آنے لگے۔

حسن نیت، ایمان اور اعتماد، خود شناسی اور خدا شناسی ہمیں ان کے محاصرے سے نکال سکتی ہے۔ ایک حدیث ہے یا کسی بزرگ کا مقولہ "جس کا کوئی شیخ نہیں اس کا شیخ ابلیس ہے" تشتت و افتراق کے ماہرین علماء، مفروروں اور قاتلوں کے سفیر مذہبی کارکن، بھتہ خور، اور غنڈہ ٹیکس لینے والے بہروپیے، مدرسہ میں روپوش دادا گیر، چینٹ پوش، مجاہدات، برقعہ آسا مجاہد، اور وائٹ ہاؤس سے رہنمائی لینے والے حکمران، سب صراط مستقیم کو فراموش کرنے دینے والے ہیں۔ اصل المیہ تفہیم دین کے نہ رہنے کا ہے۔ لگتا ہے جیسے جنگل کے درندے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ بے گناہ اور معصوم جانوں کا ضیاع کیا گیا ہے۔ ان دنوں کرفیو کے دوران گرفتار ہونے والے ایک مجذوب نے خوب کیا تھا:

"میری بات کون سمجھے مسجد والے بھی بے وقوف ہیں اور حکمران بھی احمق مصیبت تو یہ ہے کہ ہم احمقوں میں گھرے ہوئے ہیں"

اے لوگو! اپنی صلاحیتیں، اہلیتیں اور وسائل ایک دوسرے کے خلاف استعمال کر کے ضائع نہ کرو۔ سب ایک اور نیک ہو کر اپنے مشترکہ دشمن کے سامنے برسرپیکار رہو۔ پاکستان کو اللہ کی نعمت تصور کرو، اس کی حفاظت مذہبی فریضہ جانو اور شیطان کے داؤ میں نہ آؤ۔ اس لئے کہ اس نے تو قسم کھا رکھی ہے۔ تمہیں برباد کرنے کی اور تباہ کرنے کی۔ وہ تمہیں فسادات کی جہنم میں ڈال کر کسی دوسرے مشن میں لگ جاتا ہے۔ قرآن حکیم زندہ کتاب ہے شیطان کا مقصد کس خوبصورت اسلوب میں بیان کیا تم بھی اسے پڑھو اور سبق حاصل کرو، اور شیطان کی راہ نہ چلو۔

وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا

لَّعَنَهُ اللّٰهُ

وَقَالَ

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ

نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (النسآء : ۱۱۹)

اور در حقیقت یہ سرکش شیطان کی پوجا کرتے ہیں اللہ نے انہیں رحمت سے دور کر دیا اور کہا اس نے میں تیرے بندوں میں سے مقرر حصہ ضرور لے کر رہوں گا اور انہیں راہ راست سے بھٹکاؤں گا اور انہیں ضرور باطل امیدیں لاؤں گا اور انہیں ضرور حکم دوں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور انہیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بگاڑ دیں اور جو اللہ کے سوا شیطان کو دوست بناتا ہے وہ صریح نقصان میں پڑ جاتا ہے

اللہ تعالی ہمیں اور ہماری قوم کو قرآن کی عبرتیں ساز بنانے کی توفیق دے اور ہم جو قتل مقاتلہ اور فساد میں جا پڑے ہیں اللہ تعالی پھر صراط مستقیم نصیب فرمائے۔ اور درندہ صفت لوگوں کو انسانیت اور سلامیت نصیب فرمائے

عید میلاد النبی ﷺ کب سے؟

علامہ نسیم احمد صدیقی

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ وعزاسمہ نے کائنات کی تخلیق سے قبل اپنے پیارے محبوب وخلیل، رسول جلیل، تخلیق جمیل کو اظہار ربوبیت کی دلیل قرار دیا ہے۔ اللہ رب العالمین نے فرمایا:

لو لاک لما اظہرت الربوبیۃ

''اے محبوب ﷺ اگر تم نہ ہوتے تو میں ہرگز اپنے ربوبیت ظاہر نہ فرماتا'' (مجموعہ الاحادیث القدسیہ)۔

استاذی المکرم شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد نصر اللہ خان مد فیوضہم النورانیہ (سابق چیف جسٹس اسلامی جمہوریہ ایران) حدیث قدسی کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

''اگر ربوبیت کا ظہور نہ ہوتا تو یقیناً مربوبیت بھی نہ ہوتی کوئی شے نہ ہوتی کہ ماسوی اللہ تعالیٰ (ہر شے) اللہ تعالیٰ کے مربوب ہیں۔ خدا کا ظہور اسی نور (یعنی نور مصطفیٰ ﷺ) کی خاطر ہوا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ خالق عالم جل مجدہ نے اس مقصد تخلیق کو آپ کو مخاطب فرماتے ہوئے یوں فرمایا:

ما خلقت خلقا احب الی ولا اکرم لدی منک بک اعطی وبک اخذ وبک الیب وبک اعاقب (شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ، تفسیر جلد اول صفحہ ۲)

''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوبان میں محبوب ترین بنایا ہے آپ ﷺ کو اپنے تمام خلق میں مکرم تر گردانا۔ آپ ﷺ ہی کی خاطر لیتا ہوں اور آپ ﷺ ہی کی خاطر دیتا ہوں، آپ ﷺ ہی کیلئے ثواب سے نوازتا ہوں اور آپ ہی کیلئے سزا وعقاب دیتا ہوں (محمد نصر اللہ خان شیخ الحدیث والتفسیر، عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ، صفحہ ۶)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

میلاد شریف کب سے؟

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ منظور احمد فیضی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

''میلاد منانے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور اولیاء کی سنت ہے مفسرین کی سنت ہے، محدثین کا طریقہ ہے، اہلبیت نے میلاد منایا، صحابہ کرام نے میلاد منایا، حضور ﷺ نے اپنا میلاد خود بیان فرمایا، منبر پر کھڑے ہوکر، (ترمذی جلد دوم)

''ہر نبی نے حضور ﷺ کی آمد بیان کی ہے، حضور ﷺ کی آمد کا پہلا جلسہ خدا نے منعقد کیا، بیان کرنے والا خدا تھا،

''واذاخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جآئکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ ط قال ء اقررتم واخذتم علی ذلک اصری ط قالوا اقررنا ط قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین ہ'' (القرآن)

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے، تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ، اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔''

(کنز الایمان)

''اس آیت میں حضور ﷺ کی آمد کو رب نے بیان فرمایا انبیاء علیہم السلام کے مجمع میں یہ سنت خداوندی ہے قرآن سے ثابت ہے (منظور احمد فیضی، ضیائے میلاد النبی، ص ۱۷، ۱۸)

میلاد النبی ﷺ کے تاریخی تسلسل کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم آگے بڑھ کر (یعنی مستقبل) میلاد شریف کی شوکت کو تلاش نہیں کریں گے بلکہ ماضی کے آئینے میں جھانکتے ہوئے پیچھے کی جانب چلیں گے تو ایک سے بڑھ کر ایک عظیم الشان اور وقار و شوکت والی محافل میلاد نظر آتی ہیں۔ اولیاء، اتقیاء، اصفیاء، صلحاء، عرفاء، رجباء، اور نقبائے امت کی منعقدہ محافل میلاد اور انبیائے علیہم السلام کی منعقدہ محافل میلاد اور جب کچھ نہ تھا تو اللہ تعالیٰ کی منعقد کردہ محفل میلاد شریف جس کی شوکت کا کوئی اندازہ و پیمانہ ہی نہیں (میلاد النبی اجالے اور حوالے)

نبی کریم ﷺ اللہ جل مجدہ کی ذات وصفات کے مظہر کامل ہیں وہ اللہ رحمٰن ورحیم جو وحدہ لاشریک ہے ''لم یلد ولم یولد'' ہے اسی ذات نے اپنے محبوب کو تخلیق فرما کر جب اپنی ربوبیت، الوہیت اور قدوسیت کے اظہار کی دلیل کامل کو اپنا عارف بنایا اسی وقت سے میلاد کا سلسلہ جاری ہوا، جبکہ اس عمل کے وقت کا تعین کرنا ممکن ہی نہیں۔

ہم اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ اللہ رب العالمین جل مجدہٗ نے اپنے محبوب رحمۃ اللعالمین کی اول تخلیق فرمائی، بندۂ خاص بنایا، مظہر کامل بنایا، صرف اپنے لئے بنایا، تو صرف اپنی ہی تسبیح وثنا کا خوگر بنایا، دوسروں سے افضل بنایا، اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب کے سوا سب سے بے نیاز ہے، اسی لئے باقی مخلوق اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی توجہات حاصل کرنے اور اپنا دھیان و گیان و توجہات اور معروضات اللہ تعالیٰ تک پہنچانے میں بہر دو اعتبار، رسول اکرم ﷺ کی محتاج ہیں۔

اب مخلوق کی ذمہ داری ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کی ثنا و مدح میں مصروف عمل ہوں کیونکہ اللہ رب العزت عزاسمہٗ خود اپنے محبوب کی نعت و منقبت بیان کریں گے تو اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوگا۔

اللہ کے محبوب کی تعریف کرنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب کا ذکر کرنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب پر درود وسلام پڑھنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب کی سنت پر عمل کرنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب کی احادیث پڑھنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب کا حسن وجمال بیان کرنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب کے معجزات بیان کرنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب کی تخلیق کے واقعات بیان کرنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب کا نسب شریف بیان کرنا ہی میلاد ہے
اللہ کے محبوب کی تشریف آوری کا بیان کرنا ہی میلاد ہے
اور بارہ ربیع الاول کو عید اکبر سمجھنا ہی میلاد ہے۔

(تلک عشرۃ کاملہ)

قابل مبارک باد ہیں وہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ جو آقائے دو جہاں سرور مرسلاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری اور اس دنیا میں جلوہ گری کا جشن مناتے ہیں اور خود بھی مسرت حاصل کرتے ہیں اور عالم اسلام کی شادمانی کا سامان بھی کرتے ہیں۔

میلاد النبی کا تاریخی تسلسل

حضرت آدم علیہ السلام:۔

امام حکم نیشاپوری قدس سرہ ''المستدرک'' اور امام بیہقی دلائل النبوۃ میں باسند صحیح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

''حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! میں محمد ﷺ کے وسیلہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں

رب تعالیٰ نے فرمایا! تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا؟ ابھی تو میں نے ان کو پیدا بھی نہ فرمایا، آدم علیہ السلام نے عرض کیا، میں نے اس طرح پہچانا کہ تو نے جب مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور میرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ جسے ملایا ہے یقیناً وہ تیرے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جب تم نے اس کے وسیلے سے دعا کی ہے تو میں نے قبول کی اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا بھی نہ کرتا۔ (مولد رسول صفحہ ۱۳)

ام النبی ﷺ حضرت آمنہ اور محفل میلاد

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے بزرگوار سسر حضرت عبد المطلب کے کاشانہ اقدس میں رونق افروز ہوئیں سرکار دو عالم ﷺ کا نور حضرت عبداللہ کی جبین سعادت سے منتقل ہو کر آپ کے شکم طاہر میں قرار پذیر ہوا لیکن یہاں بھی اس نور پاک کی شان نرالی تھی۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں:

"مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ میں حاملہ ہوگئی ہوں، نہ مجھے کوئی بوجھ محسوس ہوا جو ان حالات میں عورتوں کو محسوس ہوتا ہے۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہوا کہ میرے ایام ماہوار بند ہو گئے ہیں ایک روز میں خواب اور بیداری کے بین بین تھی کوئی آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے پوچھا: آمنہ! تجھے علم ہوا ہے تیرے بطن میں اس امت کا سردار اور نبی تشریف فرما ہوا ہے اور جس دن یہ واقعہ پیش آیا وہ سوموار کا دن تھا۔ فرماتی ہیں کہ ایام بڑے آرام سے گذرے جب وقت پورا ہو گیا تو وہی فرشتہ جس نے مجھے پہلے خوشخبری دی تھی وہ آیا اس نے آ کر مجھے کہا:

"قولی اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد

یہ کہو کہ میں اللہ واحد سے اس کیلئے ہر حاسد کے شر سے پناہ مانگتی ہوں۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جس رات کو سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی میں نے ایک نور دیکھا جس کی روشنی سے شام کے محلات جگمگا اٹھے، یہاں تک کہ میں ان کو دیکھ رہی تھی۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ایک نور نکلا جس نے سارے گھر کو بقعہ نور بنا دیا ہر طرف نور ہی نور تھا (سیرت حلبیہ)

ام الشفاء (والدہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف) اور محفل میلاد

حضرت بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ام الشفاء جن کی قسمت حضور ﷺ کی دایہ بننے کی ہے سعادت رقم تھی وہ کہتی ہیں جب سیدہ آمنہ کے ہاں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضور ﷺ کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر سہارا اور میں نے ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی "رحمک ربک" تیرا رب تجھ پر رحم فرمائے۔

جد رسول ﷺ اور محفل میلاد

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے تھے اور آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے آپ کی ناف پہلے ہی کٹی ہوئی تھی، وہب بن زمعہ کی پھوپھی کہتی ہیں کہ جب حضرت آمنہ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ نے حضرت عبد المطلب کو اطلاع دینے کیلئے آدمی بھیجا جب وہ خوشخبری سنانے والا پہنچا اس وقت آپ حطیم میں اپنے بیٹوں اور اپنی قوم کے مردوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ کو اطلاع دی گئی کہ حضرت آمنہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ عنہ نے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو آپ کی خوشی و مسرت کی حد نہ رہی۔ آپ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ولادت کے وقت جو انوار و تجلیات دیکھی تھیں اور جو آوازیں سنی تھیں ان کے بارے میں عرض کی۔

عبد المطلب حضور ﷺ کو لے کر کعبہ شریف میں گئے وہاں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں کیں اور جو انعام اس نے عطا فرمایا تھا اس کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ مختون تھے اور ناف کٹی ہوئی تھی۔ یہ معلوم کر کے آپ کے دادا حضرت عبد المطلب کو بڑا تعجب ہوا اور فرمایا کہ میرے اس بیٹے کی بہت بڑی شان ہوگی۔ (ضیاء النبی)۔

علماء یہود اور میلاد رسول

شاعر دربار رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے طویل عمر عطا فرمائی ساٹھ سال آپ نے جہالت میں گزارے اور ساٹھ سال بحیثیت ایک سچے مومن کے آپ کو زندگی گزارنے کی مہلت دی گئی، آپ فرماتے ہیں "میری عمر ابھی سات یا آٹھ سال تھی مجھ میں اتنی سمجھ بوجھ تھی کہ جو میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں وہ مجھے یاد رہتا ہے۔ ایک دن علی الصبح ایک اونچے ٹیلے پر یثرب میں ایک یہودی کو میں نے چیختے چلاتے ہوئے دیکھا اور یہ اعلان کر رہا تھا۔

یا معشر یهود فاجتمعوا الیه،

اے گروہ یہود! سب میرے پاس اکٹھے ہو جاؤ

وہ اس کا اعلان سن کر بھاگتے ہوئے اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس سے پوچھا بتاؤ کیا بات ہے؟ اس نے کہا: "وہ ستارہ طلوع ہو گیا ہے۔ جس نے اس شب کو طلوع ہونا تھا جو بعض کتب قدیمہ کے مطابق احمد (ﷺ) کی ولادت کی رات ہے (سبل الہدی والرشاد)

حضرت عبد المطلب فرماتے ہیں "میں رات کو کعبہ میں تھا، میں نے بتوں کو دیکھا سب بت اپنی اپنی جگہ سربسجود سر کے بل گر پڑے ہیں اور دیوار کعبہ سے یہ آواز آ رہی ہے۔

"مصطفیٰ اور مختار پیدا ہوا، اس کے ہاتھ سے کفار ہلاک ہوں گے اور کعبہ بتوں کی عبادت سے پاک ہوگا اور وہ اللہ کی عبادت کا حکم دے گا جو حقیقی بادشاہ اور سب کچھ جاننے والا ہے (زرقانی علی المواہب، جلد اول)

مسجد نبوی میں محفل نعت و میلاد کا اہتمام

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکثر اوقات حضرت حسان کیلئے مسجد نبوی میں منبر بچھواتے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی طرف سے فخر کا اظہار کرتے، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے "اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محفل میلاد

خلیفہ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جس کسی نے محفل میلاد میں ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"

(امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ، النعمۃ الکبریٰ مطبوعہ ترکی، صفحہ ۷)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محفل میلاد

خلیفہ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جس کسی نے نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت کی عظمت کو بیان کیا تو گویا اس نے اسلام کو زندہ کیا (ایضاً)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور محفل میلاد

خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی ذی النورین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جس کسی نے بھی ولادت باسعادت نبی کریم ﷺ پر ایک درہم بھی خرچ کیا تو گویا وہ غزوۂ بدر وحنین میں حاضر ہوا (ایضاً)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور محفل میلاد

سیدنا مولائے کائنات، شہنشاہ ولایت حضرت علی المرتضیٰ حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں "جس کسی نے ظہور قدسی ﷺ کی عظمتوں کو بیان کیا، وہ دنیا سے صاحب ایمان رخصت ہوگا اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا" (ایضاً)۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محفل میلاد

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے تو صحابہ کو بیٹھے دیکھ کر فرمایا: اے صحابہ: آج تمہارا یہاں بیٹھنا کس

لئے ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آج ہم بیٹھ کر اس رب کی حمد وثنا کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل وکرم سے اپنا محبوب ہمیں عطا کیا اور اپنے دین کے ماننے کا شرف بخشا (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما صحابہ کی ایک محفل کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صحابہ آپس میں مختلف انبیاء علیہم السلام کے درجات ومقامات کا تذکرہ کر رہے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے کلیم تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ اور روح تھے اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''میں نے تمہاری گفتگو سنی اور تمہارا تعجب بھی ملاحظہ کیا یہ بات درست ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل تھے حضرت موسیٰ اس کے کلیم، حضرت عیسیٰ اس کی روح اور کلمہ اور حضرت آدم کو اس نے اپنا صفی بنایا، لیکن متوجہ ہو کر سن لو میں اللہ کا محبوب ہوں۔ لیکن مجھے اس پر فخر ہے (ترمذی)

مذکورہ محافل صحابہ سے واضح ہو رہا ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی آمد، ولادت اور درجات کا تذکرہ نہایت ہی محبوب ترین عمل ہے ان کی ہر محفل کو محفل میلاد قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ محفل میلاد حضور ﷺ کے تذکرہ ولادت اور آپ ﷺ کو عطا شدہ عظمتوں کے بیان پر ہی مشتمل ہوا کرتی ہے۔

امام بخاری علیہ الرحمہ اور محفل میلاد

امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''جب سے مجھے ابولہب والی روایت ملی ہے تو اس وقت سے میں ہر سال صاحب خزینۃ القرآن کے ساتھ حضور ﷺ کی جائے ولادت پر حاضری دیتا ہوں (النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۸)

سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ اور محفل میلاد

سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ''جس نے میلاد شریف کی محفل میں اپنے بھائیوں (یعنی برادران اسلام) کو جمع کیا اور انہیں بٹھایا، کھانا کھلایا، ان سے اچھا سلوک کیا تو اس سبب سے اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ یوم قیامت صدیقین، شہداء اور صالحین کی جماعت میں شامل فرمائے گا۔ (النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۱۰)

ملا علی قاری علیہ الرحمہ اور محفل میلاد

دسویں صدی کے مجدد برحق لکھتے ہیں کہ ''ہمیشہ سے اہل اسلام ہر سال محفل میلاد منعقد کرتے ہیں اور حضور ﷺ کی میلاد خوانی کرتے ہیں جس کی برکت سے اللہ عزوجل کا فضل نازل ہوتا ہے (مورد الروی فی مولود النبی، ملا علی قاری)۔

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور محفل میلاد

''ہم نے میلاد النبی ﷺ کے موقع پر قسم قسم کے کھانے پکانے اور ایک محفل مسرت قائم کرنے کو کہا ہے '' (مکتوبات امام ربانی فی مولد النبی)

شاہ عبدالرحیم اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ:۔

''میرے والد گرامی فرماتے تھے کہ میں یوم میلاد کے موقع پر کھانا پکوایا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک سال کوئی چیز میسر نہ آسکی، کہ کھانا پکواؤں، صرف بھنے ہوئے چنے موجود تھے، چنانچہ یہی چنے میں نے لوگوں میں تقسیم کئے، خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں یہی چنے آپ کے سامنے رکھے ہیں اور آپ نہایت خوش اور مسرور دکھائی دے رہے ہیں (درثمین فی مبشرات النبی الامین)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

و محفل میلاد

قائداعظم محمد علی جناح:۔

قائداعظم محمد علی جناح نہ صرف محافل میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرماتے بلکہ محبت وعقیدت میں ڈوب کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اپنی عقیدت کے پھول بھی نچھاور کرتے تھے۔

نواب بہادر یار جنگ مرحوم ۱۹۳۴ء میں عید میلاد النبی ﷺ کے ایک جلسہ میں قائداعظم محمد علی جناح سے ملے، نواب بہادر یار جنگ بہت بڑے خطیب تھے اور ان کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ عید میلاد النبی ﷺ کے جلسوں میں خطاب کیا کرتے تھے قائداعظم محمد علی جناح سے مل کر اتنے متاثر ہوئے کہ تحریک پاکستان میں قائداعظم محمد علی جناح کے دست راست ثابت ہوئے۔ اسی جلسہ کے ضمن میں نواب بہادر یار جنگ قائداعظم کی تقریر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''خطبہ صدارت ختم ہوا اور تکبیر کے نعروں میں محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ کے ناموں سے نسبت رکھنے والا، عقل ودل کے جناحین پر خود بھی عرش کی سیر کرنے لگا اور اپنے سامعین کو بھی فرش سے بلند کرنے لگا۔ تقریر مختصر تھی جس کے ابتدائی جملے میرے لئے سند تھے۔ اور آخری حصہ قانون محمدی ﷺ کا دنیا کے دیگر مشہور قوانین خصوصاً ''رومن لاء'' سے تقابلی مطالعہ تھا موجودہ قوانین ایک عالم تبحر جس کی زندگی ''رومن لاء'' کی ذریات کو اپنی آغوش میں پرورش کرتے ہوئے گزری، جب قانون محمدی ﷺ کے گوشے کھولنے لگے تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تعلیم مغرب کے شیدائیوں نے حسن محمدی ﷺ کے کیسے کیسے جلوے دیکھے ہوں گے''

قیام پاکستان کے بعد جنوری ۱۹۴۸ء کو قائداعظم محمد علی جناح نے عید میلاد النبی کے موقع پر اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار یوں کیا:

''آج ہم لوگ یہاں ایک حقیر اجتماع کی صورت میں اس عظیم شخصیت ﷺ کو خراج عقیدت ادا کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں جس کی تقدیس نہ صرف یہ کہ کروڑوں دلوں میں موجزن ہے بلکہ جس کے سامنے دنیا کی تمام بڑی بڑی شخصیتوں کا سر احترام واکرام سے خم ہے۔ میں ایک عاجز انتہائی خاکسار بندہ ناچیز، اتنی عظیم ہستیوں سے بھی عظیم ہستی کو بھلا کیا اور کس طرح نذرانہ عقیدت پیش کر سکتا ہوں'

ڈاکٹر علامہ اقبال اور محفل میلاد:۔

''آیئے اس پیغمبر وحدت کی یاد منانے کیلئے مسلمانوں میں سچی اخوت کو عام کرنے کیلئے ایک عظیم الشان دن مقرر کریں جس میں ہم سب اپنے ہنگامی اختلافات اور تعصبات کو فراموش کر دیں اور مساوات اور اخوت کے مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہوں یہ عظیم الشان دن ۱۲ ربیع الاول کا دن ہونا چاہیے۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یوم ولادت ہے ہم نہایت ہی خلوص ومحبت سے اس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں اس موقع پر اجتماعات میں حضور ﷺ کی بابرکت اور مبارک سیرت وکردار کا بیان ہونا چاہیے۔ یہ بین الاقوامی دن ہے ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بین الاقوامی یوم جو نسل انسانی کیلئے بابرکت بنائے

حج وعمرہ کے بہترین پیکج کیساتھ
جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز
حج وعمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ماسٹر ٹریز حجاج (منظور شدہ وفاقی مذہبی امور)
چیف ایگزیکٹو الحاج محمد اسماعیل غازیانی
آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی
Contact
021-2215027
0300-2278625

تعلیماتِ امام ربانی کے عہدِ جہانگیری میں اثرات

(نفاذِ شریعتِ اسلامی میں حضرت مجدد کا کردار)

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

شیخ احمد بن شیخ عبدالاحد سرہندی فاروقی نقشبندی المعروف بہ "شیخ مجدد الف ثانی" علیہ الرحمہ (پ ۹۷۱ھ/ ۱۵۶۴ء)، (م ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء) جن ایام میں مقام سرہند میں پیدا ہوئے ان دنوں برصغیر پاک و ہند میں مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۲۳ء) کے "دینِ الٰہی" کا شہرہ تھا۔ یہ دینِ الٰہی یا دینِ اکبری (۱) دراصل برصغیر کے تمام ہی تمام ادیان و مذاہب کا مجموعہ تھا۔ اس تحریک کے ذریعے اسلام کی بنیادیں ہل رہی تھیں اور ایسے نام نہاد مسلمان علماء بھی تھے جنہوں نے اکبر جیسے بادشاہ کو نہ صرف مہدیٔ زمانہ کہا بلکہ صاحبِ زمان اور مجتہد سے بھی بڑھا کر اسے "خدا کا عکس" تک قرار دے دیا تھا۔ چنانچہ ان تمام ملحدانہ بدعات اور کافرانہ معتقدات کی انتہا یہ تھی کہ دربار سے یہ حکم دیا گیا کہ کلمہ "لا الٰہ الا اللّٰہ" کے لوگ "اکبر خلیفۃ اللّٰہ" (۲) (معاذ اللہ) کہا کریں۔ ستم ظریفی یہ کہ زر پرست علماء نے اکبر کے حکم سجدہ تعظیمی کو "زمین بوس" کا نام رکھ کر آدابِ شاہی کا فرضِ عین قرار دیا۔ چنانچہ ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں:

"اس کے لئے سجدہ تجویز کر کے اس کا نام "زمین بوس" رکھا اور آدابِ شاہی کو فرضِ عین کا درجہ دیا اس کے چہرہ کو "کعبہ مرادات" اور "قبلہ حاجات" کہا کرتے تھے" (۳)

اکبر کو اس مزاج تک پہنچانے میں دنیادار علماء صوفیاء برابر کے شامل تھے۔ وہ اکبر ہی کے لئے سجدۂ تعظیمی کو جائز نہ سمجھتے تھے بلکہ وہ خود کو بھی سجدہ کرواتے تھے اور اپنے مریدین سے بھی سجدۂ تعظیمی کراتے تھے۔ چنانچہ شیخ نظام الدین تھانیری کے خلفاء اپنے مریدین سے سجدۂ تعظیمی کرایا کرتے تھے (۴)

جس کی گرفت حضرت شیخ مجددؒ نے اپنے ایک مکتوب میں فرمائی۔ "معتمد لوگوں سے سنا ہے کہ تمہارے بعض خلفاء کو ان کے مرید سجدہ کرتے ہیں" (۵)

الغرض پورا اسلامی معاشرہ بگڑ چکا تھا، شعائرِ اسلام مدھم پڑ رہے تھے، دینِ محمدی کی جگہ دینِ اکبری لے رہا تھا۔ توحید و رسالت کے بجائے رام اور مندروں کو اہمیت حاصل ہو رہی تھی اور ایک ہمہ گیر تباہی برپا تھی جس کا نقشہ خود شیخ سرہندی نے اپنی تحریر میں یوں کھینچا ہے:

"ایک دنیا بدعت کے دریا میں ڈوبی ہوئی ہے اور بدعت کی تاریکیوں میں آرام کر رہی ہے کسی کی مجال ہے کہ بدعات کو ختم کرنے کے لئے دم مارے اور احیائے سنت کے لئے لب کھولے۔ اس زمانے کے اکثر علماء نے بدعات کو رواج دیا ہے اور سنت کو مٹایا ہے"

خداوندِ کریم نے اپنی کتاب مبین میں قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

"انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحٰفظون" (الحجر ۹)

(بے شک ہم نے اتارا ہے قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں) (۷)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے صرف حروف قرآن کا ذمہ نہیں لیا ہے بلکہ تعلیمات قرآن کا بھی ذمہ لیا ہے کہ یہ کتاب آخری کتاب ہے اس کے بعد کوئی اور کتاب نازل نہیں کی جائے گی اور اس کی تعلیم رہتی دنیا تک کے لئے ہے چنانچہ اس کی حقیقی تعلیم دینے کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اس لئے جب بھی کسی دور میں مسلمانوں نے قرآن و سنت سے منہ موڑا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے چند کا چناؤ کر کے اسی قرآن کی تعلیمات سے اس زمانے کی بدعات و منکرات کا خاتمہ کرایا ہے۔ یہ بندگانِ خدا اسی رب کے رسول اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نائب کی حیثیت سے اس کام کو انجام دیتے ہیں، ان ہی علماء کو علماء ربانیین یا علماء آخرت کہا جاتا ہے جو دینِ اسلام پر سختی کے ساتھ پابند ہوتے ہیں اور اعلائے کلمۃ الحق کہنے میں وہ نہ کسی زمانے سے نہ زمانے کے شہنشاہوں سے ڈر یا خوف محسوس کرتے ہیں۔

نبی آخر الزماں علیہ التحیۃ والثناء نے اپنے ایک ارشادِ گرامی میں ان ہی علماء ربانیین کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب کسی زمانے میں بدعات و منکرات بڑھ جاتی ہیں تو خداوندِ کریم ان کو مٹانے کے لئے میری امت کے علماء میں سے ایک یا چند کا انتخاب فرما کر اس زمانے کی بدعات کا خاتمہ فرما دیتا ہے اور یہ عالم یا علماء ہجری صدی کے آخری دور میں یا نئی صدی ہجری کے اوائلی دور میں ظاہر ہوتے ہیں اور ایسے عالم کو زمانے کا مجدد بھی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں یہ حدیث نقل ہے:

"ان اللہ تعالیٰ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا" (۸)

(بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم کرے گا جو اس دین (اسلام) کو از سرِ نو نیا کر دے گا)

مغل دور میں دورِ اکبری اور شروع کا دورِ جہانگیری دینِ اسلام سے نہ صرف منحرف نظر آتا ہے بلکہ دیگر ادیان کے ساتھ ملا کر اس کی عجیب و غریب شکل بنا دی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دور کے لئے جس بندۂ خدا کو منتخب فرمایا وہ تھے حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی جنہیں سب سے پہلے ان کے ہم عصر عالمِ دین حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (المتوفی ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۶ء) نے "مجدد الف ثانی" کے خطاب اور منصب سے نوازا۔ (۹) اس کے علاوہ حضرت مولانا غلام علی دہلوی (المتوفی ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء)، قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ھ) اور امام احمد رضا محدث بریلوی نے بھی آپ کو گیارہویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔ (۱۰)

حضرت مجدد الف ثانی جو سترہ سال کی عمر شریف میں فارغ التحصیل ہو گئے تھے اور اس کے بعد تمام سلاسل کے شیوخ سے علمِ باطنی حاصل کرتے رہے خاص کر حضرت خواجہ باقی باللہ (م ۱۰۱۲ھ/ ۱۶۰۳ء) سے جو نقشبندیہ سلسلے میں آپ کے شیخ طریقت تھے، علمِ باطنی حاصل کیا اور شریعت و طریقت کے رہبر و رہنما بن کر سامنے آئے۔ چنانچہ آپ کے شیخ طریقت ایک مکتوب میں حضرت مجدد الف ثانی کے متعلق رقمطراز ہیں:

"حال ہی میں سرہند سے ایک شخص احمد نامی آیا ہے نہایت ذی علم ہے، بڑی علمی طاقت رکھتا ہے۔ چند روز ہی فقیر کے ساتھ اس کی نشست و برخاست ہوئی ہے اسی دوران میں اس کے حالات کا جو مشاہدہ ہوا ہے اس کی بناء پر توقع ہے کہ آگے چل کر یہ ایک چراغ ہوگا جو دنیا کو روشن کرے گا" (۱۱)

حضرت شیخ مجدد الف ثانی نے تعلیمات قرآن و سنہ کی روشنی میں اپنی اصلاحی کوششوں کا آغاز مغل شہنشاہ اکبر کے عہد سے ہی شروع کر دیا تھا جو دورِ جہانگیری ہی تسلسل کے ساتھ قائم رہا۔ چنانچہ عہدِ حاضر کے محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب عہدِ اکبری کا نقشہ اس طرح بیان کرتے ہیں جس عہد میں حضرت مجدد نے اصلاحِ معاشرہ کے لئے کوششیں شروع کیں۔

"عہدِ اکبری میں مسلمان غیر اسلامی رنگ میں اس قدر رنگ گئے کہ کفر و اسلام میں امتیاز مشکل ہو گیا تھا۔ مسلمانوں میں سینکڑوں مشرکانہ رسمیں رائج ہو گئی تھیں۔ جس کا اثر عہدِ جہانگیری تک تھا۔

حضرت مجدد نے بھرپور اخلاص کے ساتھ اس کی اصلاح کرنے کی کوششیں کیں۔ جس ماحول میں آواز حق بلند کرنا اپنے سر کو تلوار پر رکھنے کے مترادف تھا حضرت مجدد نے پوری اسلامی حمیت اور غیرت کے ساتھ بڑے جرات مندانہ انداز میں اعلائے کلمۃ الحق ادا کیا۔'' (۱۲)

ڈاکٹر صاحب آگے چل کر مزید حضرت شیخ مجدد کے مکتوبات کے حوالے سے اس تاریک دور کے پس منظر کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''ذرا خیال تو کریں کہ معاملہ کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ مسلمان کی بو بھی باقی نہ رہی'' (۱۳)

ان حالات میں سرسری جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دور اکبری یا جہانگیری میں علمائے حق یا تو اپنا کردار ادا نہیں کر رہے تھے یا ان کی کوششیں کامیاب نہیں ہو رہی تھیں جبکہ دنیا دار علمائے دین بادشاہوں کی خوشامدی میں یہاں تک بہہ گئے تھے کہ ان کو خیال تک نہ رہا ہے کہ ہمارے بعد دین پر جو زوال آئے گا اس کا وبال قیامت تک ہمارے سروں پر رہے گا۔ لگتا یہ ہے کہ بادشاہوں کی شہنشاہیت کے ڈر و خوف سے اس زمانے کے علماء نے اعلائے کلمۃ الحق کی بجائے ''رخصت'' کا استعمال کیا جس طرح دین محمدی میں بعض ناگزیر حالات میں کلمۂ کفر زبان سے کہنے کی اجازت ہے اگر جان کا خطرہ ہو مگر دل سے اس کو برا ہی سمجھے ممکن ہے اس پر عمل کرتے ہوئے اکثر علماء اور صوفیاء نے عمل کیا ہو مگر اسی دین نے ہمیں ''عزیمت'' کا سبق بھی دیا ہے۔ اس کو یہاں ایک عام مثال سے بتاتا چلوں کہ رخصت اور عزیمت میں کیا فرق ہے؟ اور کس کی کیا اہمیت و عظمت ہے۔ قرآن کریم میں روزہ کے احکامات کے سلسلے میں ارشاد ربانی ہے کہ:

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے O گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو O'' (البقرہ ۱۸۳-۱۸۴)

اس آیت میں روزہ دار کو اگر سفر یا بیماری یا ضعف کے باعث روزہ رکھنے میں پریشانی محسوس ہو تو رخصت دے دی گئی ہے کہ ان کی گنتی بعد میں پوری کر لینا یا ایک ضعیف آدمی روزہ نہ رکھ سکے تو ایک مسکین کو کھانا کھلا دے مگر عزیمت یہ بتائی کہ اگر ہر حال میں مسلمان روزہ رکھ لے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اسی کو عزیمت کہا جاتا ہے کہ اگرچہ رخصت حاصل ہے مگر عزیمت پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ امام ربانی نے کفر و الحاد کے سامنے رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل کیا اور سجدۂ تعظیمی سمیت تمام خرافات کی رو میں آپ نے اعلائے کلمۃ الحق ادا کیا جس کی پاداش میں آپ کو چند سال قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں جو آپ نے سنتِ یوسفی اور خاص کر سنتِ رسول ﷺ سمجھ کر گذاریں کیونکہ جب نبی کریم ﷺ نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا تو کفار و مشرکین نے اس سے آپ کو روکا یہاں تک کہ شعب ابی طالب میں کئی سال حضور ﷺ نے گذارے چنانچہ آپ نے بھی اس بڑی سنت کی پیروی کی خاطر دنیاوی صعوبتیں برداشت کیں مگر کلمہ حق زبان سے جاری رکھا۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے عزیمت کو رخصت پر یعنی اجازت پر استقامت کو ترجیح دے کر تاریخ ہند کو یکسر بدل دیا۔ اگر آپ رخصت پر عمل کر لیتے تو ممکن ہے بادشاہ وقت آپ کو بھی سونے چاندی میں تول دیتا مگر پوری مسلم قوم کو سیدھا کرنے والا کوئی نہ ہوتا اور پوری مسلم قوم کا نہ جانے کیا حال ہوتا۔ اور آج ہم آپ بھی مسلمان ہوتے یا نہ ہوتے؟ یہ درحقیقت حضرت کا دیر پا استقامت کا نتیجہ تھا کہ تاریخ ہند میں اسلام کا پرچم حضرت کے اعلائے کلمۃ الحق کی بناء پر بلند رہا۔

جس طرح سیدنا عالی مقام حضرت امام حسینؓ نے یزید بن معاویہ کے ہاتھ پر اس لئے بیعت نہ کی کہ اگر آل نبی ایک فاسق کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے تو اسلام کا نقشہ آج کچھ اور ہوتا لیکن سیدنا امام حسینؓ نے رخصت پر عزیمت کو فوقیت دیتے ہوئے صاف انکار کر دیا کہ میں یزید سے بیعت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ وہ یہ یقیناً سمجھتے ہوں گے کہ اس کا نتیجہ بہت بھیانک ہوگا اور ہوا بھی مگر کربلا میں سب کے سر تو تن سے جدا کروانا پسند کر لئے مگر اس بدعت کا ذمہ نہ لیا کہ ایک مومن/صحابی رسول/آل رسول کسی بھی فاسق کے ہاتھ میں ہاتھ دے۔ چنانچہ اس عزیمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۴۰۰ سال گذر گئے مگر حق کے بنائے لا الہ کی گونج آج بھی سدا دے رہی ہے۔ خواجہ خواجگان سیدنا معین الدین چشتیؒ نے حق فرمایا:

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین
(۱۴)

اور کسی شاعر نے یہ بھی خوب کہا:

حشر تک چھوڑ گئے اک درخشندہ مثال
حق پرستوں کو نہ بھولے گا یہ احسان حسین
(۱۵)

سیدنا امام حسینؓ کے اس استقامت پسندی کو اور عزیمت کے اس کارنامے کو دور حاضر کے معروف شاعر جناب ادیب الحسن رائے پوری صاحب اپنی ایک منقبت میں اس طرح سمیٹتے ہیں:

آل نبی کا کام تھا آل نبی ہی کر گئے
کوئی نہ لکھ سکا ادیب ایسی کتاب ریت پر

راقم الحروف نے جب دور اکبری اور جہانگیری کا مطالعہ کیا تو اس میں سینکڑوں خرافات کو پایا اور تعجب کرتا ہوں کہ اس زمانے میں اکثر علماء نے رخصت پر کیونکر عمل کیا اور کیوں نہ کلمۂ حق بلند کیا۔ بہت ممکن ہے کہ اعلائے کلمۃ الحق کہنے والوں کی آواز دربار سلطانی تک رسائی حاصل نہ کر رہی ہو اور وہ علماء صوفیاء اپنی اپنی جگہ اپنے ارادت مندوں کو دین اکبری سے دور رکھ رہے ہوں اور جہانگیری دور میں ہی وہ اپنی سعی کر رہے ہوں مگر جب تک سلطانی رنگ نہیں بدلتا اس وقت تک معاشرہ کو بدلنا ممکن نہ تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے حضرت احمد سرہندی فاروقی کا انتخاب فرمایا جن کی آواز دربار سلطانی تک پہنچی اور اپنے دین متین کی حفاظت ان کی زبان کے ذریعہ فرمائی۔ اگرچہ آپ استقامت کا پہاڑ تھے مگر پھر بھی آزمائش سے گذرے اور اللہ کے فضل و کرم سے تمام آزمائشوں میں پورے اترے۔ آپ دراصل قرآن کی مندرجہ ذیل آیات کا تفسیری نمونہ تھے:

''ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم و لاھم یحزنون'' (الاحقاف)

(بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف اور نہ ان کو غم) (۱۶)

''ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا و لا تحزنوا......''

(بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور غم نہ کرو۔۔۔۔) (۱۷)

حضرت مجدد الف ثانی نے اسی استقامت کا مظاہرہ کیا لیکن ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی مزید آزمائشوں میں بھی پورا اترے۔ جس وقت آپ کو جہانگیر نے قید میں رکھا ہوا تھا اس وقت آپ کے گھر والوں کو بھی تنگ کیا گیا، آپ کے کتب خانے کو نقصان پہنچایا مگر آپ اللہ تعالیٰ کی ہر آزمائش میں پورا اترتے گئے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بنتے گئے۔ حدیثِ قدسی میں خداوندِ کریم ارشاد فرماتا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست بناتا ہے تو اس کو بلاؤں میں ڈال دیتا ہے اور جب وہ دوستی میں اور اضافہ فرماتا ہے تو مال بچوں اور مال و دولت کو چھین لیتا ہے'' (۱۸)

اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں جب کوئی بندہ بشر پورا اترتا ہے تو ربِ کائنات اس سے اپنے دیگر بندوں کے لئے رہنمائی کا کام لیتا ہے، اس کو مرشد بنا دیتا ہے تا کہ وہ لوگوں کو سیدھے راستے پر لائے اور ان کو امر و نہی کی تعلیم دے چنانچہ اس کا

www.nafseislam.com

اظہار بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک قول میں یوں فرمایا:
''جب خدا کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کو نصیحت کرنے والا اور اس کے دل کو تنبیہ کرنے والا بناتا ہے جو پھر نیکی کا حکم دیتا ہے اور بدی سے منع کرتا ہے'' (۱۹)

حضرت مجدد الف ثانیؒ دونوں احادیثِ قدسیہ کے آئینہ تھے، وہ شریعتِ محمدی کے عامل تھے اور اس کے عمل میں جو بھی آزمائش آتی اس کو صبر و اطمینان سے ساتھ گذارتے گئے اور رشد و ہدایت کا سلسلہ قید و بند میں بھی مکتوبات کے ذریعے اور قول و فعل کے ذریعے جاری رکھا چنانچہ اپنے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم اور خواجہ محمد سعید کے نام ایک خط میں رقمطراز ہیں:

''فرزندانِ گرامی! مصیبت کا وقت اگرچہ تلخ و بے مزہ ہے لیکن اس میں بھی فرصت میسر آجائے تو غنیمت ہے اس وقت چونکہ تم کو فرصت میسر ہے، خدا کا شکر بجالا کر اپنے کام میں مشغول ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔ تمہارے سینے میں کوئی مراد بھی باقی نہ رہے حتیٰ کہ میری رہائی کی آرزو بھی جو اس وقت تمہارے سب سے اہم آرزوؤں میں ہے، نہ ہونی چاہئے۔۔۔۔۔۔ جہاں بیٹھے ہوئے ہیں اسی کو اپنا وطن سمجھیں یہ چند روزہ زندگی جہاں بھی گذرے اللہ کی یاد میں گزرنا چاہئے'' (۲۰)

حضرت شیخ مجدد نے لگ بھگ ۳ سال قید و بند میں گذارے اس دوران جہاں کفار قیدیوں کو اپنے علم و عمل سے مسلمان کیا وہاں ہی شاہی لوگوں سے بھی قریبی رابطہ حاصل ہوا بلکہ کئی دفعہ دربار جہانگیری میں پیغام اسلام پہنچانے کا موقع میسر آیا اور آپ نے دینِ محمدی کا حقیقی جلوہ دربار میں پیش کیا جس کے باعث جہانگیر اور اس کی اولاد اور اس کے وزراء متاثر ہوتے گئے، اکثر نے اپنے کئے سے توبہ کی اور حضرت کے ہاتھ پر تجدیدِ ایمان کی۔ یہاں صرف ایک مکتوب کا احوال مزید پیش کر رہا ہوں کہ کس طرح حضرت نے تبلیغِ دین کا فریضہ انجام دیا۔

جب جہانگیر نے حضرت کو اپنے دربار میں بلایا تھا تو آپ نے اس کو سجدۂ تعظیمی نہیں کیا تھا اور یہ حضرت کا اپنے دین پر استقامت کا نتیجہ تھا کہ بقول اقبال:۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار

اور فقیر نے اس موقع پر حضرت ادیب کی زمین پر یہ شعر کہا ہے:۔

علمائے حق کا کام تھا حضرت مجدد کر گئے
شاہ کے سامنے کہا سجدہ تو صرف خدا کو ہے

مگر حضرت کی تعلیم نے اس جہانگیر کو بدل کر رکھ دیا
جس دربار میں شعائرِ اسلام کا مذاق اڑایا جاتا تھا اور دیگر ادیان کا پرچار تھا، حضرت کے اعلائے کلمۃ الحق کی بدولت اسی دربار میں شریعتِ محمدی کا پرچار ہونے لگا۔ چنانچہ اس کا اظہار اپنے فرزندانِ گرامی کو ایک مکتوب میں دربار سلطانی کی بدلی ہوئی حالت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''یہاں کے حالات بہت اچھے اور شکر کے قابل ہیں۔ عجیب و غریب صحبتیں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ساری گفتگوؤں میں دینی امور اور اسلامی اصول کے متعلق بال برابر کسی قسم کی نرمی یا سستی کا اظہار نہیں ہوا، وہی باتیں جو خاص مجلسوں اور خلوت میں بیان کی جاتی تھیں ان معرکوں میں بھی حق تعالیٰ کی توفیق سے بیان ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔'' (۲۱)

حضرت مجددؒ کی عملی تربیت اور تبلیغ کا اثر جہانگیر پر یہاں تک ہوا کہ ایک موقع پر اس نے حضرت کو ایک جگہ ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ حضرت نے پیغام بھجوایا کہ اگر اس قلعے میں پہنچ کر گائے ذبح کی جائے (جو اس وقت ممنوع تھی)، بت گرائے جائیں (جو ایک ناممکن عمل تھا) اور مسجد بنائی جائے (یہ جہانگیر کو زبردست چیلنج تھا) تو فقیر ساتھ چلنے کو تیار ہے۔ اللہ کا کرم دیکھئے کہ حضرت کی زبان سے نکلے ہوئے یہ تینوں عمل جہانگیر نے قبول کر لئے۔ چنانچہ تزک جہانگیری میں یہ واقعہ نقل ہے۔ ایک مختصر اقتباس ملاحظہ کیجئے کہ اعلائے کلمۃ الحق کے اثرات نے کیا تاریخ کا رخ بدلا:

''قلعہ تک پہنچنے کے لئے ایک کوس پہاڑ کی چڑھائی طے کرنے کے بعد جب اندر داخل ہوا تو بتوفیق ایزدی اذان دلوا کر نماز اور خطبہ پڑھوایا اور اپنے سامنے گائے ذبح کرائی ان امور میں سے کسی ایک پر بھی اس قلعہ میں عمل نہیں ہوا تھا۔ میں نے اس توفیقِ ایزدی کے لئے جو کسی بھی بادشاہ کو اس سے قبل نصیب نہیں ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدۂ شکرانہ بجالا کر اسی قلعے کے اندر ایک عالیشان مسجد تعمیر کئے جانے کا حکم دیا'' (۲۲)

اس قلعے کی تاریخ بتا رہی ہے کہ جو تقریبات یہاں ہوئیں وہ سب حضرت مجددؒ کی تعلیمات کا عکس ہیں کہ کہاں اکبر کے دور میں گائے کا ذبح کرنا بڑا جرم ہو گیا تھا اور اب مندر میں گائے ذبح کی جا رہی ہے، اب مندر مسجد میں تبدیل ہو رہے ہیں اور گھنٹیوں کی جگہ اذانیں بلند ہو رہی ہیں۔

حضرت مجددؒ کی استقامت پرستی اور اعلائے کلمۃ الحق کا نتیجہ آپ کی قرآن پاک پر عمل کا نتیجہ تھی جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اگر مجھ پر سختی سے عمل کرو تو

"جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"
(اسراء ۸۱) حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا)

حوالہ جات:

(۱) سید قاسم محمود: اسلامی انسائیکلوپیڈیا''، ص: ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی
(۲) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: ''مجدد الف ثانی''، ص: ۶۳، ادارہ مسعودیہ کراچی
(۳) ملا عبدالقادر بدایونی: ''منتخب التواریخ''، جلد دوم، ص: ۲۵۹، مطبوعہ انڈیا
(۴) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: ''مجدد الف ثانی''، ص: ۷۷، ادارہ مسعودیہ کراچی
(۵) محمد منظور نعمانی: ''تذکرہ مجدد الف ثانی''، ص: ۱۱۴، مطبوعہ انڈیا
(۶) ایضاً، ص: ۱۲۷
(۷) امام احمد رضا خان محدث بریلوی: ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن''، ص: ۴۱۹، تاج کمپنی کراچی
(۸) امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی: ''سنن ابو داؤد''، جلد سوم، ص: ۳۰۸، مطبوعہ لاہور
(۹) مجید اللہ قادری: ''مجدد الف ثانی، امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ''، ص: ۱۴، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
(۱۰) ایضاً، ص: ۱۵
(۱۱) سید قاسم محمود: ''اسلامی انسائیکلوپیڈیا''، ص: ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی
(۱۲) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: ''مجدد الف ثانی''، ص: ۱۰۹، ادارہ مسعودیہ کراچی
(۱۳) ایضاً، ص: ۱۰۹
(۱۴) معین الدین احمد چشتی و شمس الحسن شمسی بریلوی: ''لمعات خواجہ''، ص: ۲۳۱، معین الادب کراچی
(۱۵) مولانا محمد شفیع اوکاڑوی: ''شام کربلا''، ص: ۱۵۶، نورانی کتب خانہ کراچی
(۱۶) امام احمد رضا خان محدث بریلوی: ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن''، ص: ۸۰۱، تاج کمپنی کراچی
(۱۷) ایضاً، ص: ۶۳۷
(۱۸) مخدوم احمد یحییٰ منیری: ''مکتوبات صدی'' مترجم شاہ محمد نعیم، ص: ۳۲۵، ایچ ایک سعید کمپنی کراچی
(۱۹) ایضاً
(۲۰) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: ''مجدد الف ثانی''، ص: ۱۳۹، ادارہ مسعودیہ کراچی
(۲۱) ایضاً، ص: ۱۴۷
(۲۲) ایضاً، ص: ۱۵۱

☆☆☆☆☆

www.nafseislam.com

محمد رسول اللہ ﷺ

علامہ اشرف الحامدی

اس آیت میں رسول اکرم ﷺ کا نام بھی ہے اور آپ کا منصب بھی۔ ہر دو اعتبار سے آیتِ مذکورہ خصائصِ نبویہ کی مظہر ہے۔ اس نام مبارک کی عظمتوں کو مت پوچھیے۔ آپ کا نام مبارک ایسا پاک اور مقدس نام ہے کہ یہ پاک نام زبان سے ادا کرتے وقت ہی آپ ﷺ کی شان بیان ہوتی ہے۔ یہ نام اتنا پیارا نام ہے کہ اگر دشمنِ رسول بھی نام لے تو حضور اکرم ﷺ کی شان بیان ہوتی ہے۔

ہے نام محمد سے عیاں شانِ محمد (ﷺ)
اور جو شانِ محمد ہے وہ شایانِ محمد (ﷺ)
شاہانہ زمانہ شاہانہ زمانہ
شاہانِ زمانہ ہیں غلامانِ محمد (ﷺ)
ہوتا ہے "و رفعنا لک ذکرک" سے یہ ثابت
کہ خود ربِّ محمد ہے ثناء خوانِ محمد (ﷺ)

یعنی ایسا پیارا اور میٹھا نام ہے کہ آپ ﷺ کا نام ادا کرتے ہی آپ کی شان بیان ہوتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی تجلیات اور اپنا پرتو مصطفیٰ کریم ﷺ پر ڈالا اور بدرجہ اتم ڈال کر مجتبیٰ کریم ﷺ کو ان تعلیمات کا مجموعہ عطا فرما کر محبوب کا ایسا نام رکھ دیا کہ جس میں یہ تمام صفات آجائیں۔

وہ صادق بھی ہیں صدق کی وجہ سے، وہ امانت کی وجہ سے امین بھی ہیں، وہ علم کی وجہ سے عالم بھی ہیں، وہ کرم کی وجہ سے کریم بھی ہیں، وہ رحمت کی وجہ سے رحیم بھی ہیں، وہ انصاف کی وجہ سے عادل بھی ہیں، وہ حلم کی وجہ سے حلیم بھی ہیں۔

اس طرح اگر بیان کرتے جائیں صفات ہزار ہو جائیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کی وہ صفات کمال ہوں گی جتنے خصائل ہوں گے، جتنے فضائل ہوں گے اتنے ہی نام ہوں گے لیکن ایک ایسا نام جس میں یہ ساری باتیں آجائیں۔

"الذی جمعت فیه الخصال المحمودہ"

(جس میں ساری صفات محمودہ آجائیں)

کائنات وارض وسماء کی کوئی بھی فضیلت باہر نہ رہتی ہو، ساری فضیلتوں کا ایک نام رکھا جائے تو وہ نام محمد ﷺ ہوگا اور میرے رب حق تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا۔

نام محمد ﷺ آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی جلا آذان کا ذکر کریں جو ہیں دافع رنج وبلا پیارے مصطفیٰ ﷺ کے نام جیسا حق تعالیٰ نے پہلے کسی کو بھی عطا نہیں کیا ہے نہ کوئی آیا نہ بعد میں کوئی آئے گا۔ کسی کا یہ نام رب نے نہیں رکھوایا۔

لفظ محمد (ﷺ) کے معنی پر غور وفکر کرو، تعریف کیا ہوا جس کی ہر کوئی تعریف کرے۔ اپنے بھی تعریف کریں، بیگانے بھی تعریف کریں۔ صادق وامین دشمنوں نے کہا، دشمنوں نے شاہوں کے دربار میں تعریف کی۔ قریب والے بھی تعریف کریں، دور والے بھی تعریف کریں، انسان تو انسان شمس وقمر، شجر وحجر بھی تعریف کریں اور جانور بھی جس کی تعریف کریں۔

ایک گوہ نے محبوب کریم ﷺ کے سامنے گواہی دی اور کہا:

"انت محمد رسول اللہ خاتم النبیین من تبعک نجا و عن عصاک ھلک"

(محبوب! آپ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں جو آپ کا تابعدار رہے گا وہ کامیاب ہے اور جو آپ کا نافرمان ہے وہ دونوں جہانوں میں برباد ہے)

پس معلوم ہوا محمد ﷺ وہ ہیں کہ جن کی تعریف پوری کائنات کرتی ہے بلکہ خود رب تعالیٰ بھی کرتا ہے، انہی کو محمد ﷺ کہا جاتا ہے۔

حق تعالیٰ جل جلالہ نے مصطفیٰ کریم ﷺ کو وہ عظمت وعزت عطا فرمائی کہ پوری کائنات میں نہ کسی کو پہلے ملی اور نہ ہی بعد میں ملے گی۔ آپ ﷺ کے برابر نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ پچھلے انبیاء علیہم السلام کے ناموں کا مطالعہ کیا جائے تو کسی بھی نبی کے نام کے اسقدر پیارے معنی نہیں ہیں جس قدر ہمارے حضور انور ﷺ کے نام مبارک کے ہیں۔ مثلاً:

سیدنا آدم علیہ السلام کے نام کے معنی ہیں: گندمی رنگت والا

سیدنا نوح علیہ السلام کے نام کے معنی ہیں: آرام والا، تسکین والا، رفعت والا۔

سیدنا اسحاق علیہ السلام کے نام کے معنی ہیں: ہنسنے والا

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے نام کے معنی ہیں: پانی سے نکلا ہوا

سیدنا یعقوب علیہ السلام کے نام کے معنی ہیں: پیچھے آنے والا

سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے نام کے معنی ہیں: بوڑھے ماں باپ کی آرزوؤں کا ترجمان۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے معنی ہیں: سرخ رنگ والا

ان ناموں کو دیکھئے اور ان کے معانی پر غور کیجئے کہ وہ کسی طرح بھی مسمّیٰ کی عظمت روحانی یا نبوت کی طرف ذرہ بھی اشارہ نہیں کرتے۔ مگر اسم محمد ﷺ کی شان خاص ہے۔

حضور محبوب کائنات ﷺ کا ذاتی نام محمد بھی ہے اور احمد بھی ہے۔ دونوں نام حمد سے بنے ہیں۔ حمد کے معنی کیا ہیں؟ جب فیضانِ عالم کے تمام کمالات جمع ہو جائیں تو اس مجموعی کیفیت کا نام حمد ہوگا۔ حمد کی یہ تمام صفات بدرجہ کمال واکمل ذات باری تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔ الحمد للہ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ میرے آقا سرور عالمیان ﷺ کا ایک نام محمود بھی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی محمود ہیں، مقربین فرشتوں کے ہاں بھی محمود ہیں، انبیاء ومرسلین عظام کے زمرہ میں بھی محمود ہیں اور اہل زمین کے نزدیک بھی محمود ہیں اور آپ ہی مقام محمود والے ہیں اور روز قیامت "لواء الحمد" حضور اکرم ﷺ کے ہی ہاتھ میں ہوگا۔

اسی مناسبت سے آپ ﷺ کی امت کا نام "حمادون" ہے۔

محمد واحمد کے معنی میں الگ الگ فرق یہ ہے کہ محمد ﷺ وہ ہیں جن کی تعریف ونعت تمام زمین وآسمان نے سب سے بڑھ کر کی ہو اور احمد وہ ہے، جس نے رب السمٰوات والارض کی حمد وثنا تمام ارض وسما سے بڑھ کر کی ہو۔ لہٰذا اسم مبارک علم بھی ہے اور صفت بھی۔

محمد رسول اللہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دوسرے ذاتی نام احمد کا ذکر مبارک بھی قرآن میں کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"و مبشراً برسول یاتی من بعد اسمه احمد"

(اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جن کا نام احمد ہے)

محمد رسول اللہ میں یہ اعلان ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ کی رسالت و بعثت صرف اور صرف منجانب اللہ ہے وہ کسی اور کا پیغام نہیں سناتے اور کسی دوسرے کی بات نہیں پہنچاتے۔

تو محمد ﷺ وہ ہیں کہ جن کی تعریف بار بار کی جائے۔ آپ کے بالوں کی تعریف کی گئی، آپ کی آنکھوں کی تعریف کی گئی، آپ کی زبان کی تعریف کی گئی، آپ کے سینہ مبارک کی تعریف کی گئی، آپ کی پیشانی کی تعریف ہوئی، آپ کے چہرہ اقدس کی تعریف ہوئی، آپ کے قدموں کی تعریف ہوئی، آپ کے تمام اعضاء کی تعریف ہوئی، آپ کے ہر فعل کی تعریف ہوئی۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے پیارے اور

محبوب نام کا ذکر چار جگہ فرمایا ہے۔ارشاد ہے:

"و ما محمد الا رسول" (آل عمران:۱۴۴)

(حضرت محمد صرف رسول ہیں)

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله" (احزاب: ۴۰)

(حضرت محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن آپ (ﷺ) خدا کے رسول ہیں)

"و امنوا بما انزل علیٰ محمد و هو الحق من ربهم" (محمد ۲)

(اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور اس چیز پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کی گئی)

اس سورت کا نام اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام پر رکھا اور آیتِ عنوان سورۃ الفتح سے لی گئی ہے۔ارشاد ہے:

"محمد رسول الله" (الفتح: ۲۹)

یہاں پر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام پاک کا تذکرہ کیا ہے۔پس معلوم ہوا سارے مکارم الاخلاق آپ ﷺ کو عطا ہوئے، سارے محامد و فضائل آپ ﷺ کو ملے، سب اچھائیاں اور خوبیاں آپ ﷺ کو دی گئیں، تمام شرافتیں، کرامتیں، عزتیں، عظمتیں، رفعتیں اور فضیلتیں آپ ﷺ کو عطا کر دی گئیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
سارے اونچوں میں اونچا سمجھیے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

تو جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین بنایا تو آپ پر تمام منزلیں ختم، رفعتیں ختم، فضیلتیں ختم، عزتیں ختم، تمام عظمتوں کا منتہیٰ میرے مصطفیٰ محمد ﷺ ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کے بہت سارے صفاتی نام بھی ہیں۔ ہر ایک اسم آپ کی شخصیت کے محاسن کی خبر دیتا ہے۔امام نوویؒ نے تہذیب میں اور قاضی ابوبکر ابن العربی نے "الاحوذی" میں لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہزاروں اسماء ہیں اس طرح آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارک ایک ہزار ہیں''

امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں:

''ایک ہزار ناموں سے مراد آپ کے اوصاف حمیدہ ہیں آپ کی ہر صفت کے لئے ایک نام ہوگیا''

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرا نام قرآن میں محمد، انجیل میں احمد اور تورات میں اُحید ہے۔آخرالذکر نام اس لئے رکھا گیا کہ میں اپنی امت کو دوزخ سے ہٹانے والا ہوں'' (تہذیب)

حضرت حذیفۃ الیمانؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ:

''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں نبی رحمت ہوں، میں نبی توبہ ہوں، میں خاتم النبیین ہوں، میں جہاد کرنے والا ہوں'' (اشعۃ اللمعات عربی)

قسطلانی ''مواہب'' میں کعب بن احبار سے نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کے نزدیک آپ کا نام عبدالکریم، اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار، اہل عرش کے نزدیک عبدالحمید ہے، تمام ملائکہ میں عبدالمجید ہیں، انبیاء کے حلقے میں عبدالوہاب ہیں، شیاطین کے خیال میں عبدالقہار ہیں، آپ سمندروں میں عبدالمہیمن ہیں، حشرات الارض میں عبدالغیاث ہیں، درندوں میں عبدالسلام ہیں، جنگلی جانوروں میں عبدالرزاق، چوپائیوں میں عبدالرحمٰن اور پرندوں میں عبدالغفار۔تورات میں موذ موذ (طیب طیب) ہے، انجیل میں طاب طاب، دوسرے آسمانی صحیفوں میں عاقب اور زبور میں آپ کو فاروق کہا گیا ہے''

(از قسطلانی مواہب میں، باجوری نے حاشیہ الشمائل میں بیان کیا ہے)

امام جلال الدین سیوطیؒ نے اسماء النبویہ میں حضور اکرم ﷺ کے پانچوں صفاتی نام بیان کئے ہیں اور قاضی عیاض نے شفا میں اور ابن العربی نے القبس والاحکام میں آپ کے چار سو اسماء گرامی ذکر کئے ہیں۔انہی ناموں سے دو سو ایک نام امام جذولی نے دلائل الخیرات میں بھی نقل کئے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی شمائل الرسول میں لکھتے ہیں:

''تخلیق کائنات سے دو ہزار سال پہلے آپ کا نام محمد رکھا گیا'' (بروایہ انس از شمائل الرسول، النبہانی)

ابن عامر کعب بن الاحبار کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

''آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی: اے میرے بیٹے تو میرے بعد میرا نائب ہے، میرا خلیفہ ہے۔تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنالے اور جب بھی خدا کے ذکر کی توفیق ہو اس کے ساتھ محمد ﷺ کا نام ضرور لینا، میں نے ان کا نام عرشِ الٰہی کے پایہ پر لکھا ہوا دیکھا۔میں نے آسمانوں کی سیر کی وہاں کوئی جگہ ایسی نہ پائی جس پر محمد ﷺ کا نام نہ لکھا ہوا ہو۔میرے پروردگار نے مجھے جنت میں رکھا وہاں میں نے کوئی محل، کوئی جھروکہ ایسا نہ دیکھا جس پر محمد ﷺ کا نام درج نہ ہو'' (شمائل الرسول از نبہانی)

ابن عامر ہی کا بیان ہے کہ آدم علیہ السلام نے فرمایا:

''میں نے محمد کا نام حوروں کے سینوں پر، جنت کے پتوں پر، شجرِ طوبیٰ کے پتے پر، پردوں کے کونوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھا۔تم ان کا ذکر کثرت سے کرنا اس لئے کہ فرشتے کثرت سے انکا ذکر کرتے ہیں'' (شمائل الرسول از النبہانی)

پس سیدنا عبداللہ کے لختِ جگر مکی، المدنی، امی، الہاشمی، القرشی، الکنانی، العدنانی، فخرِ اسماعیل، دعائے ابراہیم، نوید مسیحا ہی ایسی ذات ہے جن کے ایک ہی نام سے ساری کائنات سے زیادہ کمالات پھوٹ رہے ہیں۔صلی اللہ علی النبی الامی ﷺ وہ کیا نہیں وہ سب کچھ ہیں، ہاں وہ اللہ نہیں بس سب کچھ ہیں۔

آپ ﷺ کے نام کی برکتیں

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہوگیا تو انہوں نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا کہ''اے پروردگار! میں آپ سے بواسطہ محمد ﷺ کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمادے'' سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے آدم! تم نے محمد (ﷺ) کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی میں نے اس کو پیدا بھی نہیں کیا؟'' عرض کیا ''اے میرے رب! میں نے اس طرح پہچانا کہ آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی (شرف دی ہوئی) روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا ''لا الٰه الا الله محمد رسول الله'' سو میں نے معلوم کرلیا کہ آپ نے اپنے پاک نام کے ساتھ ایسے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق میں زیادہ پیارے ہیں'' حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا: ''اے آدم! تم سچے ہو واقعی وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطے سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت فرمادی اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا''

(رواہ بیہقی بروایۃ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلامؓ، حاکم، طبرانی)

الٰہی کس سے بیان ہوسکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تیری ذات کا خاص کا ہو سایہ
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

حضرت خواجہ عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد ﷺ رکھا تو سردارانِ قریش حیرت سے کہنے لگے آپ نے اہل بیت میں سے کسی کے نام پر اس کا نام نہیں رکھا۔خواجہ عبدالمطلب نے جواب دیا:

"اردت ان یحمده الله فی السماء و خلقه فی الارض"

(میں نے اس لئے اس کا نام تجویز کیا ہے تاکہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ اور زمین میں اس کی مخلوق اس مولود مسعود کی

حمد وثنا کرے)

حضرت پیر کرم شاہ ازہریؒ "ضیاء النبی، جلد دوم" میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضور پہلے احمد تھے سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے، اس کی برکت سے محمد تا ابد بار باران کی تعریف وثنا کے زمزمے بلند ہوتے رہیں گے۔ نہ زبانیں خاموش ہوں گی اور نہ قلم کو یارائے صبر ہوگا، نہ معانی ومعارف کے موتی ختم ہوں گے نہ ان موتیوں کے ہار پرونے والے بس کریں گے۔ جمال مصطفوی کے گلشن میں نت نئے پھول کھلتے رہیں گے"

(ضیاء النبی، جلد۲، ص۶۳)

رحمتِ عالم وعالمیان ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے ہی مشہور ہوگیا ہے کہ نبی آخر الزمان کی ولادت کا زمانہ قریب آگیا ہے اور اسم مبارک محمد (ﷺ) ہوگا۔ نبوت کی امید اور آرزو میں کئی لوگوں نے اپنے بچوں کو اس نام سے موسوم کیا کہ شاید یہ سعادت انہیں مل جائے۔ جو بچے اس نام سے موسوم ہوئے ان کے نام یہ ہیں:

۱- محمد بن سفیان بن مجاشع

۲- محمد بن مسلمہ انصاری

۳- محمد بن احیحہ بن الجلاح

۴- محمد بن براء البکری

۵- محمد بن حمران الجعفی

۶- محمد بن خزاعی السلمی

۷- محمد بن عدی

۸- محمد بن عقبہ

۹- محمد بن خولی

۱۰- محمد بن حرماز

۱۱- محمد بن عمرو

۱۲- محمد بن حارث

۱۳- محمد بن الفقیمی

۱۴- محمد الاسیدی

(ابن کثیر ج۱، ص: ۱۴۱، الشفاء: قاضی عیاضؒ، عیون الاثر، ص: ۳۱، ج۱ عربی)

کمال یہ ہے کہ جو بھی اس نام سے موسوم ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کو دعویٰ نبوت سے محفوظ رکھا اور ایسے آثار بھی ہویدا نہ ہوئے جن سے نبوت کے اشتباہ کا خطرہ لاحق ہو۔ دعویٰ نبوت اور لوگوں کی تائید ونصرت سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ اہم بات یہ کہ سرور عالمیان ﷺ کی آمد سے پہلے تاریخ عرب میں کسی کا نام احمد نہیں رکھا گیا۔

بات کچھ عقل میں آتی نہیں
اس یاسین کو کبھی طٰہٰ کہوں
کبھی امی تمدن والا باپ کہوں
کبھی مدنی شہری اعرابیوں کا راہنما کہوں
کبھی بشیر کہوں کبھی نذیر کہوں
کبھی مصطفیٰ کہوں کبھی مجتبیٰ کہوں
مرحبا اور صلِ علیٰ کہوں
خوف نہیں مجھے ملامتوں کا
میرا صادق بھی وہ اور امین بھی وہ
مرا خلق عظیم کا مالک بھی وہ
ہے علیم بھی وہ اور مبین بھی وہ
حامدی کا سارے جہاں میں
ونی بھی وہ اور دین بھی وہ

ہم نے نہایت ہی اختصار کے ساتھ اسم محمد ﷺ کی عظمتیں، رحمتیں اور برکتیں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کریم اپنے فضل وکرم سے ہمارے قلوب اور اذہان کو حبِ رسول ﷺ سے منور فرمائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

☆☆☆☆☆

کراچی اسٹیٹ
کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت اور کرائے پر لینے ادینے کیلئے بااعتماد نام
پروپرائیٹر: ندیم ہارون
دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی
Contact:0321-9241196 021-2214212

Offset, Panaflex Printing
& General Order Supplier
ASRA PRINTERS
Muhammad Ameen
2,Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road Karachi.
Ph:0212639532 Cell: 0321-9269245

WWW.NAFSEISLAM.COM

مصطفائی رضا کار......تربیتی ورکشاپ (لاہور)

رپورٹ: ساجد الرحمٰن سلہری، بیورو چیف مصطفائی نیوز لاہور)

صوفیاء اسلام نے نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے انسانیت کی خدمت کی مخلوق کی پریشانیوں کو دور کیا۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا، اور اس عمل کو ایک بڑی نیکی اور عبادت سمجھا، ان صوفیاء اسلام کا یہ یقین کامل تھا کہ عرش بریں سے رحمتوں اور انعامات کا نزول اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم فرش پر بسنے والوں کو "عیال اللہ" سمجھیں۔ برصغیر میں صوفیاء کرام کے تمام سلاسل نے انسانی خدمت کی اس فکر کو پروان چڑھایا۔ اس کا اظہار ان بزرگان دین کو مخلوق خدا کی طرف سے ملنے والے القابات سے سمجھا جاسکتا ہے۔ داتا، غریب نواز، گنج بخش جیسے القاب کو فقہ کی میزان پر تولنے اور فتوٰی کی زبان سے بولنے کے بجائے ان بزرگوں کے جذبہ خدمت انسانی کے تناظر میں دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ انسانوں سے محبت اور مخلوق خدا کی شب و روز خدمت ان بزرگان دین کی تعلیمات کا بنیادی نکتہ ہے۔ سماجی جبر اور معاشی استحصال کے شکنجے میں تڑپتی، مظلوم اقوام کیلئے صوفیاء کرام کا وجود ایک نجات دہندہ کے روپ میں سامنے آیا۔ ابتداء ہی سے صوفیاء کی خانقاہیں دنیا بھر کے مظلوم اور ستم رسیدہ انسانوں کی پناہ گاہیں بن گئیں۔"

اس فکر و سوچ کو لیکر المصطفیٰ نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ کے عرس مبارک پر خدمت خلق کے عظیم مشن سے وابستہ مصطفائی رضا کاروں کی عملی تربیت کیلئے ایک روزہ پروگرام ترتیب دیا۔ 15 فروری 2009ء کو پنجاب کے گوشے گوشے سے حاضر ہونے والے لاکھوں زائرین کی خدمت کیلئے مصطفائی رضا کاروں نے دربار حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ پر مصطفائی سبیل، المصطفیٰ فری میڈیکل کیمپ، مصطفائی رضا کار رجسٹریشن کیمپ اور رضا کاروں کی تربیت کیلئے ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر المصطفیٰ، شیخوپورہ، لاہور، گجرات، راولپنڈی، گوجرانوالہ کی المصطفیٰ ایمبولینس سروس کی گاڑیاں بھی زائرین کی ہنگامی مدد کیلئے موجود تھیں۔

مصطفائی سبیل کا آغاز چوہدری اعجاز احمد فقیہی، خالد قادری، محمد علی خان، شیخ گلزار فیصل کی نگرانی میں 14 فروری سے ہوا۔ جس میں زائرین کی سکس بی فوڈ لاہور کے تعاون سے جوس سے تواضع کی دن رات جاری رہی۔ المصطفیٰ فری میڈیکل کیمپ کا آغاز 15 فروری کو چوہدری عبدالغفور صاحب صوبائی وزیر جیل خانہ جات، پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی، ساجد الرحمٰن سلہری، ملک نوشہرون لنگڑیال، ممبر صوبائی اسمبلی B-6 فوڈ انڈسٹریز کے چیف ایگزیکٹیو محمد طاہر انجم شیخ نے دعا سے کیا۔ المصطفیٰ میڈیکل کیمپ پر ہنگامی امداد کیلئے ادویات کا انتظام کیا گیا۔ میڈیکل کیمپ پر محترم ڈاکٹر تسلیم قریشی صاحب ملتان کی خصوصی ہدایت پر ملتان شریف سے ڈاکٹر فیصل مصطفیٰ ڈاکٹر محمد ادریس، (جہانیاں) اور پیرامیڈیکل اسٹاف عابد حسین (شورکوٹ) نے خدمات سرانجام دیں۔ المصطفیٰ میڈیکل سینٹر چونگ، چوبرجی، شاد باغ سے فخر حیات، محمد رمضان، مظہر شاہ، اور کاشف نے زائرین کو طبی امداد فراہم کی المصطفیٰ میڈیکل کیمپ سے ہزاروں زائرین نے استفادہ کیا۔

مصطفائی سبیل پر اعجاز فقیہی ایڈوکیٹ، خالد قادری، محمد علی خان کی نگرانی میں گلزار فیصل، شیخ محمد حامد، میاں شہزاد احمد، جی اے اعوان (سرگودھا) اصغر علی عثمانی، احمد رضا، حافظ طارق کے ہمراہ مصطفائی رضا کاروں نے داتا کے غلاموں میں مصطفائی لنگر تقسیم کیا۔

مصطفائی رجسٹریشن کیمپ پر ایوب خان ایڈوکیٹ جاوید گورائیہ ایڈوکیٹ کی نگرانی میں موڑ ایمن آباد، اندرون بھاٹی گجرات، گوجرانوالہ، راولپنڈی کے مصطفائی رضا کاروں نے خدمات انجام دیں۔ کیمپ پر عوام نے جوش و جذبہ سے سماجی خدمات کیلئے رجسٹریشن کرائی۔

المصطفیٰ ایمبولینس سروس پر سید صابر حسین شاہ کی نگرانی میں راجہ ظفر حیات، غلام شبیر، ندیم عبدالجبار، اور چونگ المصطفیٰ کے نگران حاجی محمود احمد نے خدمات انجام دیں۔

مصطفائی رضا کاروں نے بعد از نماز ظہر دربار حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ پر اجتماعی حاضری کا پروگرام طے کیا تھا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر جیل خانہ جات جناب چوہدری عبدالغفور صاحب اور ممبر صوبائی اسمبلی ملک نوشیروان لنگڑیال کو پروگرام سے آگاہ کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی اپنے آپکو بزرگان دین کا غلام ہونے کو باعث شرف بنایا۔ اور اجتماعی حاضری میں مصطفائی رضا کاروں کے ہمراہ شرکت کی خواہش کا اظہار کیا۔

محترم پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی اور مصطفائی رضا کاروں کے انچارج محترم طاہر انجم شیخ کی قیادت میں رضا کاروں کا یہ قافلہ اپنے مصطفائی رضا کار جیکٹوں میں ملبوس جب دربار داتا پر حاضری کیلئے چلا تو لاکھوں زائرین نے انتہائی رش میں مصطفائی رضا کاروں کو دربار مبارک تک راستہ دیا۔

مزار حضرت داتا گنج بخش ہجویری علیہ الرحمہ کے سامنے پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی صاحب نے خصوصی دعا کرائی۔ اس موقع پر رضا کاروں نے حضرت گنج بخش ہجویری علیہ الرحمہ کی تعلیمات پر مشتمل ہینڈبل زائرین میں تقسیم کیا۔

اجتماعی حاضری کے بعد المصطفیٰ لاہور کی طرف سے

☆ مصطفائی رضا کاروں کی داتا دربار علیہ الرحمہ اجتماعی حاضری۔

☆ میں بھی داتا صاحب کا غلام ہوں مصطفائی رضا کاروں کے ساتھ حاضری دونگا، چوہدری عبدالغفور صوبائی وزیر جیل خانہ جات۔

☆ مصطفائی رضا کار زائرین کی خدمت کیلئے داتا دربار ڈیوٹی پر حاضر رہے۔

☆ مصطفائی رضا کار......اولیاء کے پیروکار

☆ المصطفیٰ ایمبولینس سروس گجرات نے لاوارث مریض کو ہنگامی طور پر میو ہسپتال لاہور ایمرجنسی میں پہنچایا۔

☆ المصطفیٰ لاہور، نارووال، گجرات، راولپنڈی، گوجرانوالہ، جھنگ، منڈی بہاؤالدین، قصور، جہلم، شیخوپورہ کے

☆ مصطفائی رضا کاروں اور ایمبولینس سروس نے میڈیکل کیمپ، مصطفائی سبیل اور مصطفائی رجسٹریشن کیمپ کیلئے دن بھر خدمات انجام دیں۔

☆ مصطفائی رضا کار رجسٹریشن کیمپ پر پنجاب بھر سے آنے والے عوام نے رجسٹریشن کرائی۔

☆ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی خدمت خلق کے حوالے سے ارشادات پر مشتمل ہینڈبل ہزاروں کی تعداد میں عوام میں تقسیم کیے گئے۔

☆ مصطفائی رضا کاروں نے پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی، محمد طاہر انجم شیخ کی قیادت میں اجتماعی طور پر داتا دربار علیہ الرحمہ پر حاضری دی۔

رضاکاروں کیلئے مصطفائی لنگر کا خصوصی اہتمام کیا گیا اس کے بعد مصطفائی رضاکاروں کا یہ قافلہ المصطفیٰ ایمبولینس سروس کی گاڑیوں کے ہمراہ لاہور کے مختلف مقامات سے گزرتا ہوا ۔مصطفائی رضاکار تربیتی ورکشاپ کیلئے مصطفائی مرکز موچی گیٹ لاہور روانہ ہوا ۔مصطفائی قافلے کی روانگی کے وقت المصطفیٰ میڈیکل کیمپ پر ایک لاوارث ، بے ہوش، مریض کو لایا گیا۔المصطفیٰ گجرات و لاہور کے مصطفائی رضاکاروں نے فوری طور پر مریض کو میو ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں شفٹ کیا۔

مصطفائی رضاکار تربیتی ورکشاپ

مصطفائی مرکز پر تربیتی ورکشاپ کی پہلی نشست کا آغاز تلاوت قرآن پاک و نعت رسول مقبول سے ہوا ۔اجلاس میں المصطفیٰ لاہور کے سر پرست ،مصطفائی رضاکاروں کے انچارج طاہر انجم شیخ نے شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے پنجاب کی سطح پر سماجی کام کو منظم کرنے پر زور دیا ۔اس موقع پر المصطفیٰ شیخوپورہ کے چیئرمین ساجد الرحمٰن سلہری نے شیخوپورہ میں سماجی خدمت کے حوالے سے کام سے آگاہ کیا۔انہوں نے بتایا کہ سال 2009 کے ٹارگٹ میں انشاء اللہ المصطفیٰ شیخوپورہ اپنے قریبی اضلاع میں عوام کی فلاح و بہبود کیلئے اپنی خدمات کا دائرہ وسیع کرے گی ۔المصطفیٰ لاہور کے صدر میاں شہزاد احمد نے سیٹزن کمیونٹی بورڈ کے حوالے سے رضاکاروں کو تربیتی لیکچر دیا۔انہوں نے اس موقع پر اعلان کیا کہ جو بھی ضلع اپنے علاقے میں انڈسٹریل ہوم قائم کرے گا ۔المصطفیٰ لاہور ایک سلائی مشین کا عطیہ انڈسٹریل ہوم کیلئے دے گی۔ المصطفیٰ راولپنڈی کے سینئر نائب صدر حافظ محمد اقبال ملک نے رضاکاروں کو بتایا کہ ملک کی اولین المصطفیٰ سوسائٹی راولپنڈی مخلوق خدا کی خدمت کیلئے حاضر ہے ۔جس ضلع میں بھی کسی بھی فلاحی منصوبے کیلئے تعاون کی ضرورت ہو گی المصطفیٰ راولپنڈی احباب کی رہنمائی کرے گی۔اس موقع پر انہوں نے بھی کسی بھی ضلع میں خواتین خود روزگار پروگرام کے تحت کھلنے والے انڈسٹریل ہوم کیلئے ایک ایک مشین عطیہ کرنے اعلان بھی کیا۔

المصطفیٰ جہلم کے صدر حافظ ایاز لطیف نے جہلم میں جاری فلاحی منصوبوں سے شرکاء کو آگاہ کیا انہوں نے بتایا کہ انشاء اللہ اس سال جہلم شہر سے بھی ایمبولنس سروس کا آغاز ہمارا ٹارگٹ ہے ۔انہوں نے المصطفیٰ لائبریری، المصطفیٰ ڈسپنسری کی کارکردگی کے حوالے سے شرکاء کو آگاہ کیا۔نماز عصر کے وقفہ کے بعد تربیتی ورکشاپ کی دوسری نشست سے المصطفیٰ گوجرانوالہ کے سر پرست حافظ قاسم مصطفائی نے گوجرانوالہ میں المصطفیٰ ڈسپنسری ،المصطفیٰ ایمبولنس سروس کی کارکردگی سے شرکاء کو آگاہ کیا۔انہوں نے بتایا کہ انشاء اللہ اس سال مزید ایک ایمبولنس کا حصول ہمارے ٹارگٹ میں شامل ہے ۔انہوں نے مصطفائی رضاکاروں کو مصطفائی مشن کے حوالے سے پیغام دیا۔المصطفیٰ گجرات کے صدر طارق اکبر چوہدری نے اپنی تربیتی گفتگو میں سماجی خدمت کے حوالے سے میڈیا کے بھرپور استعمال مالی وسائل، کے حصول اور باہمی رابطے کے حوالے سے مصطفائی رضاکاروں کو آگاہ کیا ۔انہوں نے المصطفیٰ کے زیر اہتمام اتوار فری میڈیکل کیمپ، المصطفیٰ ایمبولنس سروس، عید گفٹ کے ضمن میں سرگرمیوں سے شرکاء کو آگاہ کیا۔المصطفیٰ نارووال کے صدر شیخ محمد نعیم نے اپنے ضلع میں عید میلادالنبی ﷺ پر گفٹ کی تقسیم، المصطفیٰ ایمبولنس کیلئے گاڑی کے حصول اور دیگر سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔المصطفیٰ جھنگ کے صدر شیخ محمد رضوان اسلم نے شرکاء سے گفتگو کرتے ہوئے مستحق طلبا میں اسکول بیگ کی تقسیم، سال ۲۰۰۹ میں المصطفیٰ ایمبولنس سروس کیلئے گاڑی کے حصول، سلائی سینٹر کے قیام سے رضاکاروں کو آگاہ کیا۔المصطفیٰ قصور کے صدر سید ارشد گیلانی نے کہا کہ قصور میں جاری المصطفیٰ سیٹزن کمیونٹی بورڈ کے تحت ایمبولنس سروس کے آغاز کیلئے کیس جمع کرا دیا گیا ۔جس کیلئے سلائی سینٹر کے آغاز کیلئے المصطفیٰ راولپنڈی اور لاہور کے عطیہ کا شکریہ ادا کیا۔المصطفیٰ منڈی بہاؤالدین سے جہانگیر احمد رضا نے سلائی سینٹر، میڈیکل کیمپ، کے آغاز کے حوالے سے کوششوں سے آگاہ کیا۔انہوں نے بتایا کہ المصطفیٰ منڈی بہاؤالدین کے صدر ڈاکٹر طارق محمود احمد کی سربراہی میں انشاء اللہ ایمبولنس سروس کا آغاز ہمارے سال ۲۰۰۹ کے ٹارگٹ میں شامل ہے۔

مصطفائی تربیتی ورکشاپ کے آخر میں محترم غلام مرتضیٰ سعیدی سابقہ مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام، صوبائی صدر مصطفائی تحریک پنجاب نے اپنی گفتگو میں رضاکاروں پر زور دیا کہ وہ بزرگان دین کے اسلوب پر مخلوق خدا کی خدمت کریں۔ انہوں نے کہا کہ مصطفائی رضاکاروں کو اپنے طریقہ کار، اپنے انداز میں اللہ کریم کی رضا اور نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنانا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ مخلوق خدا کی خدمت عظیم عبادت ہے۔سرمایہ آخرت ہے۔ کسی بھی دکھی کے دکھ کو مٹانے سے اللہ کریم کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔آخر میں انہوں نے مصطفائی رضاکاروں کے ہمراہ خصوصی دعا کی ۔مصطفائی رضاکاروں کے ہمراہ خصوصی دعا کی ۔مصطفائی رضاکار اس عزم سے اپنے اپنے شہروں کو روانہ ہوئے کہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے دربار پر انہوں نے جو عہد کیا ہے وہ اس کو اپنی زندگی کا مشن بنائیں گے ۔اللہ کی مخلوق کے دکھ مٹا کر دنیا و آخرت کی فلاح پائیں گے ۔ انشاءاللہ

☆☆☆☆☆

اظہار تشکر

ہم ان تمام احباب کے بے حد مشکور ہیں

کہ جنہوں نے ہمیں، والد محترم ''شیخ دوست محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال پر ملال پر

اپنے تعزیتی پیغام میں ہماری حوصلہ افزائی کی اور ہمارے دکھ بانٹے۔

منجانب

محمد طاہر انجم شیخ

عالم اسلام کو

جشن ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک ہو

منجانب مصطفائی ٹرسٹ انٹر نیشنل (رجسٹرڈ) کراچی

شہید سانحہ نشتر پارک

تحریر: معین نوری

حافظ محمد تقی

سرفروشوں اور مجاہدوں کے اس علاقے سے شعبہ سیاست میں نمایاں ہونے والی ایک شخصیت

آزادیٔ اظہار اور حریت فکر کے حوالے سے پورے ملک میں عروس البلاد کراچی اور کراچی میں لیاقت آباد کا نام ذہن میں آتا ہے۔ سرفروشوں اور مجاہدوں کے اس علاقے سے شعبہ سیاست میں نمایاں ہونے والی ایک شخصیت حافظ محمد تقی کی ہے۔ حافظ محمد تقی دہلی کے ایک معزز و متوسط گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے بچپن تا جوانی کے سنہرے ایام جامع مسجد عیدگاہ ایم اے جناح روڈ کے عقب میں واقع ایک متوسط محلے میں، ایک پرانے سے فلیٹ میں گزرے۔ اسی مسجد کے مدرسے سے 11 سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور اسی عمر سے اس مسجد کے ایک مصلے پر آپ نے تاوقتِ شہادت 46 سال نماز تراویح پڑھائی۔ حافظ محمد تقی ایوب خاں کے دور میں طلبہ سیاست میں داخل ہوئے۔ جولائی 1972 کی ''اردو تحریک'' میں آپ نے ایک جرأت مند طالب علم رہنما کا کردار ادا کیا۔ 1973ء میں آپ انجمن طلبہ اسلام سے وابستہ ہوئے اور بہت جلد اپنی صلاحیتوں کی بنا پر اس تنظیم کی اہم ذمہ داریوں پر فائز ہوتے چلے گئے۔ 1974 کی تحریک ختم نبوت میں نبی کریم کی حرمت پر کراچی میں سب سے پہلے گرفتار ہونے والی شخصیت حافظ محمد تقی کی تھی۔ حافظ محمد تقی نے مارچ 1977ء کے الیکشن میں لیاقت آباد سے صوبائی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لیا۔ صوبائی اسمبلی کے الیکشن سے قبل قومی اسمبلی کے الیکشن منعقد ہوئے، جس میں حکومت کے طرف سے زبردست دھاندلی کا ارتکاب کیا گیا۔ اس دھاندلی کے خلاف حکومت کے خلاف زبردست تاریخ ساز احتجاجی تحریک چلی جسے ''تحریکِ نظام مصطفیٰ ﷺ'' کا نام دیا گیا۔ تحریکِ نظام مصطفیٰ میں حافظ محمد تقی کا جرأتمندانہ کردار مزید اجاگر ہوا۔

1981ء میں جمعیت علماء پاکستان کے سابق رہنماؤں نے ''استحکام پاکستان کونسل'' تشکیل دی، جس کے روح رواں ظہورالحسن بھوپالی تھے۔ حافظ محمد تقی استحکام پاکستان کونسل کے صوبائی سیکریٹری جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ظہورالحسن بھوپالی حافظ محمد تقی کے جگری دوست تھے اور عوام کے مسائل کے حل میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ 13 ستمبر 1982ء کو ظہورالحسن بھوپالی، شہید کردیئے گئے۔ بھوپالی صاحب کے بعد آپ نے کچھ عرصہ ''استحکام پاکستان کونسل'' کے پلیٹ فارم سے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔ اس کے بعد ''جمعیت اہلسنت پاکستان''، ''کراچی شہری حقوق کمیٹی''، ''میثنل یوتھ فرنٹ'' اور ''پاکستان اسلامک فورم'' کے پلیٹ فارم سے اپنی آواز بلند رکھی۔ حافظ محمد تقی نے فروری 1985ء کے الیکشن میں ''نظام مصطفیٰ گروپ'' کی طرف سے حصہ لیا، جس کی سربراہی حاجی محمد حنیف طیب کررہے تھے۔ حافظ محمد تقی اس الیکشن میں صوبائی اسمبلی کے امیدوار تھے۔ سوٹ کیس آپ کا انتخابی نشان تھا۔ لیاقت آباد میں ''خدمت میں پیش پیش سوٹ کیس سوٹ کیس'' کے نعرے نے بڑی دھوم مچائی۔ آپ نے یہ الیکشن محبت کرنے والوں کے مالی تعاون سے لڑا اور صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ اسمبلی میں حافظ محمد تقی اپنی صلاحیتوں کی بنا پر ایک نمایاں شناخت و مقام رکھتے تھے۔

اپریل 1985ء میں صوبائی وزیر کیلئے حافظ محمد تقی کا نام تجویز کیا گیا۔ اسی اثناء میں 15 اپریل 1985ء کو بشریٰ زیدی کا حادثہ رونما ہوا۔ جس پر کراچی فسادات کی لپیٹ میں آگیا۔ اس موقع پر حافظ تقی نے بڑے جرأت مندانہ بیانات دیئے جس کی وجہ سے آپ کا نام صوبائی وزارت سے ڈراپ کردیا گیا۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں، بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

حافظ محمد تقی نے، بعدازاں مارچ 1986 میں صوبائی وزیر اوقاف و مذہبی امور کا قلمدان سنبھالا۔ اپنے دورِ وزارت میں آپ نے اپنے محکمے میں مختلف اصلاحات کیں اور اپنے نام پر کوئی دھبا نہ لگنے دیا۔ کراچی کے مسائل پر حافظ محمد تقی نے اپنے خیالات کا دوٹوک اظہار جاری رکھا۔ جنوری 87 کو نئی صوبائی کابینہ تشکیل دی گئی تو اس سے ایک مرتبہ پھر حافظ محمد تقی کو ڈراپ کردیا گیا اور یقیناً اس کی وجہ حافظ محمد تقی کی حق گوئی، اصول پرستی اور بے باکی ہی رہی ہوگی۔ 1993ء کے الیکشن میں آپ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ حافظ محمد تقی نے صوبائی اور قومی اسمبلی کے، دونوں ایوانوں میں کراچی کے مسائل پر موثر آواز بلند کی، عوام کے مفاد میں بڑی اہم قراردادیں اسمبلی میں پاس کروائیں اور بہت سے اہم فیصلے گورنمنٹ سے کرائے۔ کراچی کی قومی اسمبلی کی نشستوں میں اضافے کا سہرا بلاشبہ آپ کے سرجاتا ہے۔ آپ نے سندھ اسمبلی میں مارشل لاء کے خلاف تحریکِ التواء پیش کی، جسے متفقہ طور پر منظور کیا گیا اور جسے بعد میں قومی اسمبلی نے Adopt کیا۔ آپ کی تحریک پر سندھ اسمبلی نے نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی بھی قرارداد منظور کی۔ آپ کی تحریک پر 2 فروری 1994ء کو قومی اسمبلی میں سندھ میں نکلنے والی گریڈ 17 کی وفاقی اسامیوں کو کراچی اور سندھ کے مقامی باشندوں سے پُر کرنے کی تاریخی قرارداد منظور کی گئی۔ 1993 کے الیکشن کے بعد جب دوسرے منتخب نمائندے اپنے علاقوں سے غائب تھے تو حافظ تقی اپنے حلقے میں موجود ہوتے تھے۔ آپ نے شہر کے ہنگاموں میں گرفتار سینکڑوں بے گناہوں کو کسی امتیاز کے بغیر رہائی دلائی۔ عوام کے دینی و شہری حقوق کیلئے 6 مرتبہ گرفتار ہوئے 49 مقدمات کا سامنا کیا مگر کبھی روپوشی یا راہِ فرار اختیار نہیں کی۔ شہید کہا کرتے تھے ''ہم سیاسی لوگ ہیں، گرفتاریاں اور جیل ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں، یہ چیزیں ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں۔ ہم حق بات ہی تو کہتے ہیں اور ہم نے کون سا جرم کیا ہے اور چوری کی ہے؟''۔ حافظ محمد تقی نے اپنے سیاسی کیریئر میں باوقار انداز میں تن تنہا وہ خدمات سرانجام دیں جو بعد میں جماعتیں اور گروپ مل کر بھی نہ کرسکے۔ آپ نے سینکڑوں بے روزگاروں کو باعزت روزگار دلایا۔ کتنے ہی مستحقین اور تنظیموں کو زکوٰۃ، قرض حسنہ اور نقد و جنس کی صورت میں امداد دلائی۔ بہت سے مساجد کو تحفظ فراہم کیا۔ آپ کی کوششوں سے آپ کے حلقہ انتخاب کی کئی کچی بستیاں لیز ہوئیں۔ آپ نے اپنے اثر و رسوخ سے متعدد ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کرایا۔ آپ نے پہلی مرتبہ پولیس کے ظلم کے خلاف شکایتی مرکز ''عوامی پولیس اسٹیشن'' قائم کیا، جس کے ذریعے زیادتیوں میں ملوث پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کروائی۔ آپ بہترین پارلیمینٹرین تھے اور اسمبلیوں کے امور و طریقہ کار سے بخوبی واقف تھے یہی وجہ ہے کہ اسمبلی میں آپ کے سوالات اور تحاریک KILL نہیں ہوتی تھیں۔ قومی اسمبلی کے ریکارڈ میں آپ کا نام قومی معاملات اور کراچی کے مسائل پر سب سے زیادہ بات کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہوا۔ ایوان شوریٰ کا ہو، صوبائی اسمبلی کا یا قومی کا، آپ نے نہ صرف خود کراچی کی بھرپور ترجمانی کی بلکہ کراچی سے تعلق رکھنے والے دیگر اراکین اسمبلی اور سینیٹرز کو بھی اپنا کردار ادا کرنے پر زور دیتے رہے۔ اسمبلیوں میں کی گئیں آپ کی تقاریر و تحاریک، اخبارات میں شہ سرخیوں میں

جگہ پاتی تھیں۔

حافظ محمد تقی ایک متحرک شخصیت کے مالک تھے مگر اپنی طبیعت کے موافق کام نہ ہونے پر مضطرب رہتے تھے۔ جنوری2001ء میں آپ نے جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی کے ساتھ تجدید وفا کیا۔ تاہم دعا سلام سب سے رکھی اور تنظیمی طور پر تنگ نظر نہیں رہے۔ آپ جمعیت علماء پاکستان اور متحدہ مجلس عمل کراچی کے صدر رہے۔ متحدہ مجلس عمل کراچی کے صدر کی حیثیت سے آپ نے بڑا فعال کردار ادا کیا، جس کے نتیجے آپ کئی مرتبہ گرفتار ہوئے۔ علامہ شاہ احمد نورانی کی رحلت کے بعد دسمبر2005 میں آپ نے صاحبزادہ فضل کریم صاحب کی مرکزی جمعیت علماء پاکستان میں شمولیت اختیار کی۔ آپ جامع مسجد عیدگاہ ایم اے جناح روڈ کے ٹرسٹ کے بھی چیئرمین رہے۔ آپ اس مسجد کو شایاں شان بنوانا چاہتے تھے۔ حافظ محمد تقی شعبہ صحافت سے بھی وابستہ رہے۔ شعبہ صحافت میں آپ نے ''ہفت روزہ محور''، ''المدینہ''، ''ترجمان اہلسنت'' اور ہفت روزہ افق سے وابستہ رہ کر اپنے قلم کے جوہر دکھائے۔ کئی مرتبہ اہم موضوعات پر آپ کے مضامین مختلف قومی اخبارات اور رسائل میں شائع ہوتے تھے۔ آپ مختلف مسائل پر حکام کو خود خطوط تحریر کرتے اور اپنی پریس ریلیز بڑا اکثر خود بنایا کرتے تھے۔ حکام کو تحریر کردہ آپ کے خطوط، مسئلہ سے مکمل واقفیت کا مظہر ہوتے تھے۔ حافظ صاحب کے گھر میں کئی الماریاں اور ٹرنک اُن کی فائلوں سے بھرے پڑے ہیں کہ بندہ دیکھتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے۔ آپ کی حیرت انگیز اور خداداد کارکردگی کا مظہر، یہ فائلیں پورے پاکستان خصوصاً کراچی کے مسائل اور عوام کے دکھوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

حافظ محمد تقی ایک خوددار اور جی دار شخص تھے۔ آپ کو کئی مرتبہ وزارت سمیت مختلف پیشکشیں اور دھمکیاں دی گئیں مگر کوئی چیز آپ کو آپ کی مرضی کے خلاف مفاہمت پر آمادہ نہ کر سکی۔ کئی مرتبہ مختلف حکومتوں نے اپنے ساتھ ملانے کیلئے، آپ کی کمزوریاں اور کوتاہیاں تلاش کرنے کی بھی کوششیں کیں، مگر اس سلسلے میں ہر مرتبہ سرکاری اداروں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ حافظ محمد تقی متوسط طبقے کا صرف نمائندہ ہی نہ تھا بلکہ وہ خود ہمیشہ متوسط طبقے کا ایک فرد رہا۔ آپ کو کئی مرتبہ ایسے چانس ملے کہ آپ کہیں سے کہیں پہنچ سکتے تھے۔ مگر آپ نے ورثے میں ملی ہوئی شرافت، دیانت، سچائی، اصولوں اور امانتوں کی پاسداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ حافظ صاحب کبھی نادہندہ نہیں رہے نہ کبھی کسی حکومت اور عوام سے کوئی رشوت' پلاٹ' قرضہ یا کمیشن وصول کیا۔ مجلس شوریٰ کی رکن، صوبائی وزیر اور قومی اسمبلی کا ممبر رہنے کے باوجود حافظ صاحب کی مالی حیثیت بہت اچھی نہ تھی۔ آپ کا معیار زندگی وہی رہا جو سیاست میں آنے سے پہلے تھا۔ 1985ء میں آپ کے والد صاحب نے آپ کو ایک سیکنڈ ہینڈ کار دلائی تھی۔ یہ کار آئے دن کی خرابیوں کے باوجود ایک عرصہ (بیس سال) آپ کے استعمال میں رہی۔ آپ کا ڈرائنگ روم آج بھی اے سی سے محروم ہے۔ بحیثیت رکن قومی اسمبلی، کراچی کا یہ سفید پوش نمائندہ ایم این اے ہوسٹل کے باہر کھڑا کسی لفٹ یا ٹیکسی کا منتظر ہوا ہوا کرتا تھا۔

یہاں کوئی نہیں شیشوں کا قدر داں اختر
ہماری مانو تو پتھر کا کاروبار کرو

حافظ محمد تقی نے کراچی کے حالات پر بڑی جرأت سے اپنے موقف کا اظہار کیا۔ فروری1997ء، اکتوبر2002ء اور مئی2004 کے ضمنی انتخابات کی مہم کے دوران آپ نے ایسی ایسی تقریریں کیں کہ مخالفین بھی حافظ تقی کی ہمت کو داد دیئے بغیر نہیں رہتے تھے جبکہ کارکنان حافظ صاحب کو سمجھایا کرتے تھے کہ کچھ اپنا خیال کریں اور ایسی تقریریں نہ کریں۔ مگر حافظ صاحب کہا کرتے کہ آنے والی موت کو کوئی نہیں روک سکتا لہٰذا ڈرنا کس بات کا؟ ایک مرتبہ اُن کے بیٹے نے اُن سے پوچھا ''پپا آپ ایسی تقریریں کیسے کرتے ہیں؟ جواب دیا ''بیٹا کچھ نہیں بس کلمہ پڑھتا ہوں اور تقریر کے لئے کھڑا ہو جاتا ہوں''۔ جب حافظ تقی کا پُر جوش خطاب اپنے عروج پر ہوتا تو لوگ مبہوت ہو کر سنا کرتے اور شاید ہی کوئی ہو جو اس موقع پر جلسہ گاہ کو چھوڑ جائے۔ ایک بات یہ کہ وہ اپنی تقاریر میں اختلاف رائے کا اظہار، تہذیب کے دائرے میں رہ کر بڑے قرینے، سلیقے اور جرأت سے کرتے تھے۔ ان کی تقاریر میں شدت بھی ہوتی اور حدت بھی۔ مگر وہ جوش میں ہوش نہیں کھوتے تھے اور اخلاق و تہذیب سے گرے ہوئے نازیبا جملے، طنز اور گالیاں اُن کی تقاریر کا حصہ نہیں بنتی تھیں۔ اپنا وقار قائم رکھنے کیلئے آپ اکثر تھانے جانے سے گریز کرتے اور تھانے سے متعلقہ لوگوں کے مسائل فون کے ذریعے ہی بڑے دبدبے سے حل کراتے۔

حافظ محمد تقی اپنے کارکنان کا بہت خیال کیا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ اپنے سیاسی دکھ شریک کرتے۔ کارکنان کے گلے میں ہاتھ ڈالے چلتے۔ آلتی پالتی مار کران کے ہمراہ کھانا کھاتے، کبھی کھانا کم پڑتا تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے اور خود بھوکے رہتے۔ اپنے ہوں یا بیگانے، سب آپ کے پاس اپنے مسائل کے حل کیلئے تشریف لاتے تھے۔ آپ کسی کو آسرے میں نہیں رکھتے تھے، جو کام آپ کے بس میں نہیں ہوتا، اسے صاف منع کر دیتے اور جس کام کے ہونے کا ذرا بھی چانس ہوتا تو اس کے لئے بھرپور کوشش کرتے۔ اپنی صاف گوئی کے باعث بعض اوقات آپ کو لوگوں کی ناراضگی بھی مول لینا پڑتی تھی۔ حافظ محمد تقی کا تعلق اہلسنت و جماعت سے تھا۔ آپ ایک سچے عاشق رسول تھے۔ نعت رسول مقبول سنتے وقت، اکثر آپ آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ اپنے مسلک کے وقار اور اسکے متحدہ و موثر سیاسی پلیٹ فارم کے لئے کوشاں رہے۔ آپ بہت زیادہ کٹر مذہبی آدمی نہ تھے، مگر سیاسی طور پر آپ نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لئے کوشاں رہے اور ہر سطح پر اسلامی اقدار اور نظریہ پاکستان کی پاسداری کی۔ آپ وسیع القلب تھے۔ تمام تر اختلافات کے باوجود، آپ احترام کو ملحوظ رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر جماعتوں اور مکاتب فکر کے رہنما بھی حافظ صاحب کا احترام کرتے تھے۔ دوسری طرف مختلف سرکاری محکموں کے افسران بھی آپ کے کردار کے باعث آپ کا احترام کرتے اور آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرماتے۔

حافظ صاحب ایک محبِ وطن شہری تھے۔ اپنے شہر کراچی سے بڑی محبت کرتے تھے۔ آپ کراچی کے حالات پر بڑا افسوس کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس شہر کے امن اور ترقی کو معاہدوں کا محتاج بنا دیا گیا تو حافظ تقی نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر حق پرستی کا مظاہرہ کیا۔ ایک مرتبہ جب آپ 1993ء کی قومی اسمبلی کے رکن تھے تو آپ نے کراچی کے حالات پر پارلیمنٹ کے باہر بھوک ہڑتال کر دی۔ جس پر اس وقت کے وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر اور وزیر تعلیم سید خورشید شاہ نے حافظ صاحب کو کہا کہ حافظ صاحب آپ کیوں بھوک ہڑتال کر رہے ہیں، وفات پا جائیں گے۔ حافظ صاحب نے جواب دیا کہ اگر میں وفات پا جاتا ہوں تو کوئی بات نہیں آپ لوگ کراچی کو بچالیں، وہاں روزانہ کتنے ہی لوگ مر رہے ہیں! اسمبلی کا ایوان ہو یا اخبار کے صفحات، پبلک جلسہ ہو یا کوئی نجی محفل، حافظ محمد تقی نے کبھی اپنی زبان پر پہرے نہیں بٹھائے۔ آپ ہمیشہ لاشوں کی سیاست کے خلاف رہے۔ اگر آپ چاہتے تو کوئی سمجھوتہ کر کے بعد میں بھی قومی اسمبلی کی رکنیت اور کوئی وزارت حاصل کر سکتے تھے۔ مگر حافظ صاحب نے اپنے ضمیر کی آواز پر فیصلہ کیا اور اس کا دوٹوک اظہار کیا۔

میں اس ردائے سرخ کو بہار کیوں کہوں بھلا
کہ ہے چمن لہو لہو، گلاب لخت لخت ہے

اپنے آقا ﷺ سے شفاعت کی امید لئے یہ شخص، میلاد النبی ﷺ کے بابرکت دن حالت نماز میں ''سبحان ربی الاعلی'' کہتے ہوئے رخصت ہوا۔ حافظ محمد تقی اپنے لہو سے'' غلامی رسول میں، موت بھی قبول ہے'' کے نعرے پر مہر تصدیق ثبت کر گئے۔ یہی نعرہ آج اُن کی قبر کی لوح پر بھی کندہ ہے اور لگتا ہے کہ جیسے وہ اس نعرے کی لاج رکھنے پر فخر کر رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں کہ۔۔۔۔ ''دیکھو! ۔۔۔ میں نے اپنی بات کو سچ کر دکھایا!''۔ جس ملک میں مخلص رہنماؤں کا قحط ہو، وہاں حافظ صاحب جیسے مخلص اور باصلاحیت رہنما کا اُٹھ جانا ایک قومی المیہ ہے۔

اب ہم ہیں اور ماتم ایک شہر آرزو

☆☆☆☆

تازہ ترین

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے قرآن کا اردو ترجمہ کرکے سمجھنے کیلئے آسان کردیا صمصام علیشاہ

کراچی (مصطفائی نیوز) وزیر مملکت برائے اطلاعات ونشریات سید صمصام علی شاہ بخاری نے کہا ہے کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے قرآن پاک کا اردو ترجمہ کنز الایمان کی صورت میں کر کے امت مسلمہ کیلئے قرآن پاک سمجھنے میں آسانی کر دی ہے۔ سید صمصام علی شاہ بخاری نے یہ بات کراچی کے نجی اسپتال میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام یوم رضا کانفرنس سے خطاب میں کہی۔ یوم رضا کانفرنس میں وفاقی وزیر برائے مذہبی امور صاحبزادہ سعید احمد کاظمی سمیت کراچی کی مختلف جامعات کے پروفیسرز اور علماء دین نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی زندگی ہم سب کیلئے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین اسلام ہمیں محبت رواداری اور برداشت کی تلقین کرتا ہے۔

دشمنان اسلام وپاکستان متحد ہوچکے ہیں، ثروت اعجاز قادری

مخالفین کی سازشیں عروج پر ہیں، ایسے عناصر کا قلع قمع کیا جائے، اجلاس سے خطاب

حیدرآباد (مصطفائی نیوز) ہماری جدوجہد کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور رضائے خداوندی کیلئے ہم زندگی کی آخری سانس تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار سربراہ سنی تحریک ثروت اعجاز قادری نے ڈویژنل دفتر سیکٹر کنویز، یوسی کنویز اور سینئر کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کرے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مرکزی رہنما محمد شکیل قادری، کنویز صوبہ سندھ علامہ نور احمد قاسمی بھی موجود تھے۔ سربراہ سنی تحریک نے کہا کہ اسلام اور پاکستان کے دشمن متحد ہو چکے ہیں لہٰذا اسلام اور پاکستان سے محبت رکھنے والی قوتوں کو چاہیے کہ وہ اسلام اور پاکستان کے وسیع تر مفاد میں متحد ہو جائیں ان کی سازشیں عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ اب اسلام اور وطن سے محبت رکھنے والوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے عناصر کا قلع قمع کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام پر پیران عظام کا قتل عام کرنا درختوں سے لاشیں لٹکانا اور بچیوں کے اسکولوں کو جلانا کونسی شریعت ہے۔ ہم ایسی زبردستی کی شریعت کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

ہمارے وزراء

کسٹم انٹیلی جنس نے وفاقی وزیر کی نان کسٹم پیڈ لینڈ کروزر گاڑی پکڑلی

اسلام آباد (مصطفائی نیوز) کسٹم انٹیلی جنس نے وفاقی وزیر سیاحت کی نان کسٹم پیڈ لینڈ کروزر گاڑی پکڑلی۔ کسٹم انٹیلی جنس کا کہنا ہے کہ وفاقی وزیر مولانا عطاء الرحمٰن نے 80 لاکھ روپے مالیت کی گاڑی کی کسٹم ڈیوٹی ادا نہیں کی۔ ذرائع کے مطابق اعلیٰ شخصیت کے دباؤ کے باوجود کسٹم حکام نے گاڑی چھوڑنے سے انکار کردیا۔ ذرائع نے بتایا کہ دباؤ کے بعد مولانا عطاء الرحمٰن کے بجائے ان کے ڈرائیور کے خلاف قانونی کاروائی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پاکستان میزائل ٹیکنالوجی میں انڈیا سے کافی آگے ہے انڈیا کے نیوکلیائی بلاسٹک میزائل میں صرف پرتھوی میزائل کو 100 فیصد قابل عمل کہا جاسکتا ہے

نئی دہلی (پاکستان پوسٹ) پاکستان میزائل ٹیکنالوجی میں انڈیا سے کافی آگے ہے انڈیا کے نیوکلیائی بلاسٹک میں صرف پرتھوی میزائل کو 100 فیصد قابل عمل کہا جاسکتا ہے۔ جو چھوٹے پیمانے پر مار کرسکتا ہے۔ اگرچہ 700 اور 2000 کلومیٹر تک مار کرنے والے اگنی i اور اگنی ii کو بھی انڈین مسلح افواج کے حوالے کردیا گیا ہے مگر ان کے مکمل طور پر قابل عمل (Functional) ہونے میں بھی ابھی وقت لگے گا۔ بھارتی دفاع کے اعلیٰ ترین ذرائع کے مطابق مسلح افواج ابھی اگنی i اور اگنی ii پر کمال حاصل کرنے کیلئے سخت ترین ٹریننگ میں مصروف ہے۔ تب کہیں جا کر انڈین فورسز اپنی مرضی سے کہیں بھی میزائل برسا سکتی ہے۔ تا ہم پرتھوی میزائل کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ بھارت 3500 کلو میٹر تک مار کرنے والے اگنی iii کا اپریل 2007 اور مئی 2008 میں کامیاب تجربات کر چکا ہے تاہم میزائل 2012 سے پہلے اسے مسلح افواج کے بیڑے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اسی دوران اگنی v جیسے سب سے موثر ترین سٹرٹیجک میزائل کا ڈیزائن تیار کیا جارہا ہے۔ ایک اعلیٰ عہدیدار کے مطابق یہ میزائل 2010-2011 تک مکمل ہوجائے گا۔ بھارتی حکام نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ہمارے میزائل پاکستان کے مقابلہ میں بہتر صلاحیت کے حامل نہیں ہیں۔ سٹرٹیجک میزائل کا ۱۰ سے ۱۵ بار تجربہ کرنا پڑتا ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ تین یا چار مرتبہ کے تجربات سے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا۔ صرف پرتھوی کو اعلیٰ معیار کا قرار دیا جاسکتا ہے بھارت فوج نے ۱۵۰۰ کروڑ روپے مالیت کے 75 پرتھوی اور 62 پرتھوی میزائل ii میزائلوں کیلئے 900 کروڑ روپے ادا کئے گئے ہیں۔ جبکہ انڈین نیوی کے لئے دھنش میزائلوں کا آرڈر کر دیا گیا ہے۔ انڈین حکام کا کہنا ہے کہ چین کی مدد سے پاکستان کی میزائل ٹیکنالوجی انڈیا سے بہتر ہے۔

کوئٹہ میں فائرنگ علامہ افتخار حبیبی جاں بحق کارکنوں کی شدید ہنگامہ آرائی توڑ پھوڑ

مولانا افتخار نقشبندی سرکاری ٹی وی کی گاڑی میں جارہے تھے، کہ موٹر سائیکل سواروں نے نشانہ بنایا،

کوئٹہ (مصطفائی نیوز) کوئٹہ میں گزشتہ دنوں دو مختلف واقعات میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے ممتاز عالم دین اور جماعت اہل سنت کے رہنما علامہ مفتی محمد افتخار حسین حبیبی نقشبندی، سمیت ۲ افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ ڈیرہ بگٹی میں نامعلوم افراد نے گیس پائپ لائن جبکہ نصیر آباد میں بجلی کے ٹاور کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق، ہدہ میں واقع اپنے گھر سے سرکاری ٹی وی کی گاڑی میں پروگرام ریکارڈ کرانے کیلئے جا رہے تھے کہ منو جان روڈ پر لہڑی ہاؤس کے قریب دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان کی گاڑی پر اندھادھند فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجے میں انہیں متعدد گولیاں لگیں، اور وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ واقعہ کے بعد مولانا افتخار حبیبی کے عقیدت مندوں اور اہل سنت جماعتوں کے کارکنوں نے گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس روڈ پر شدید احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اور مختلف سڑکوں پر ٹائر جلائے، اس موقع پر مظاہرین نے شدید ہنگامہ آرائی کی۔ اور متعدد گاڑیوں پر پتھراؤ کیا جبکہ اس موقع پر فائرنگ بھی کی گئی مشتعل مظاہرین نے شہر کی اسٹریٹ لائٹس اور سائن بورڈ کو بھی نقصان پہنچایا۔

غریب بھوک سے مر رہا ہے امیر کے کتوں کا ماہانہ خرچ 40 ہزار روپے

کسٹمز سے حاصل شدہ اعداد و شمار کے مطابق کتوں کے لیے ہر ماہ 3 کروڑ روپے کی خوراک درآمد کی جاتی ہے

یورپ، برطانیہ اور تھائی لینڈ سے درآمد شدہ مہنگی خوراک پوش علاقوں کے ڈیپارٹمینٹل اسٹورز پر دستیاب ہے

کراچی (مصطفائی نیوز) پاکستان طبقاتی تفریق کی منفرد مثال ہے، جہاں ایک بھوک کے ہاتھوں لوگ خودکشی پر مجبور ہیں وہاں طبقہ اشرافیہ کے کتوں کیلئے فرانس، جرمنی، اور برطانیہ سے خوراک درآمد کی جارہی ہے۔ کراچی کسٹمز سے حاصل شدہ اعداد و شمار کے مطابق ہر ماہ اوسطاً ڈھائی سے تین کروڑ روپے کے کتوں کیلئے خوراک درآمد کی جارہی ہے۔ یہ خوراک، برطانیہ، فرانس، جرمنی، تھائی لینڈ، سنگاپور اور ترکی سے درآمد کی جاتی ہے۔ روزنامہ جنگ کی سروے رپورٹ کے مطابق کراچی کے پوش علاقوں میں واقع ڈیپارٹمینٹل اسٹورز پر کتوں کیلئے خوراک انتہائی مہنگے داموں دستیاب ہوتی ہے، بعض کتوں کے اخراجات مڈل کلاس خاندان کے اخراجات سے کہیں زیادہ ہیں۔ ڈیفنس میں رہائش کی شخص کے مطابق وہ اپنے دو کتوں پر ماہانہ اخراجات چالیس ہزار روپے سے زیادہ کرتا ہے۔ ان کتوں کیلئے مقامی خوراک کے ساتھ تھائی لینڈ سے درآمد کردہ خوراک بھی استعمال ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان میں بیشتر گھرانے آٹھ سے دس ہزار روپے خاندان کے خرچ چلاتے ہیں۔ ایک خاتون نے بتایا کہ اس کے کتوں پر ماہانہ اخراجات کا تخمینہ بیس سے پچیس ہزار ہے۔

مولانا افتخار نقشبندی، کے قتل کیخلاف کوئٹہ میں مظاہرے کے وقت لی گئی تصویر

مولانا افتخار حبیبی "کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے"!

مستونگ (مصطفائی نیوز) نورانی مدرسہ ٹلی مستونگ میں مولانا حاجی رحمت اللہ قلندرانی کی زیر صدارت ایک اجلاس ہوا۔ جس میں غلام مصطفیٰ قلندرانی، منیر احمد قلندرانی، ظہور احمد قلندرانی، اور دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں علامہ مفتی افتخار احمد حبیبی کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کی گئی۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ علاوہ ازیں نیشنل پارٹی کے ضلعی سیکرٹریٹ سے جاری بیان میں مولانا افتخار احمد حبیبی کے قتل کو ایک سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ ملکی حالات اور صوبوں میں ٹارگٹ کلنگ، علماء کا قتل سیاسی رہنماؤں کی اغواء نما گرفتاری، بلوچستان، وزیرستان سمیت ملک کے دیگر حصوں میں آپریشن کا سلسلہ جاری ہے۔ حکومت امن وامان برقرار رکھنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ ہر طرف افراتفری، بدامنی اور دہشت گردی پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ افتخار احمد حبیبی کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

انٹرنیشنل پیس مشن کے زیر اہتمام جلسہ عید میلاد النبی ﷺ 21 مارچ کو ورجینیا میں منعقد ہوگا

واشنگٹن (مصطفائی نیوز) الیگز ینڈریا رو جینیا میں انٹرنیشنل پیس مشن کے زیر اہتمام سالانہ جلسہ عید میلاد النبی ﷺ ۲۱ مارچ ہفتہ مغرب کے وقت ہوگا اس عظیم الشان جلسہ میں جو روٹ نمبر 1 الیگز ینڈریا پیس مشن ہوگا۔ جماعت اہل سنت کے رہنما علامہ سید ریاض حسین شاہ مہمان خصوصی ہونگے۔ اس عظیم سالانہ جلسہ مقامی علماء کرام اور نعت خواں حضرات شرکت کریں گے۔ اور مدینہ منورہ سے خصوصی طور پر تشریف لانے والے رانا محمد اصغر سلطانی امریکہ پہنچ چکے ہیں۔ علاقہ میں محافل میلاد کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نئی حج پالیسی کی تیاری کا کام شروع، اعلان مئی میں متوقع ہے، تیل کی قیمتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حج کرایوں میں کمی کی جائے گی ⁕ حامد سعید کاظمی

جوہر آباد (مصطفائی نیوز) وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید حامد سعید کاظمی نے کہا ہے کہ نئی حج پالیسی کا اعلان اس سال مئی میں متوقع ہے جس کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ وہ سرکٹ ہاؤس جوہر آباد میں ڈسٹرکٹ پریس کلب جوہر آباد کے ایک وفد سے بات چیت کر رہے تھے۔ ڈسٹرکٹ پریس کلب کے وفد سے صاحبزادہ ممتاز جاوید، عبدالجبار شاکر، میاں محمد عظیم اور محمد اشرف شامل تھے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ امسال تیل کی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حج کرایوں میں کمی کی جائے گی۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ وفاقی حکومت ملک سے دہشت گردی کے خاتمہ اور امن وامان کو برقرار رکھنے کیلئے سوات معاہدہ کو کامیاب بنانا چاہتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر میاں نواز شریف کا یہ خیال ہے کہ وہ مڈٹرم الیکشن میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہونگے تو یہ بات اتنی آسان نہیں کیونکہ مڈٹرم الیکشن کے بجائے بعض دیگر قوتیں ملک کی ہنگامی صورتحال سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔

مزارات ودرگاہوں کے توسیعی منصوبوں کو مکمل کیا جائے، وقار مہدی

کراچی (مصطفائی نیوز) وزیر اعلیٰ سندھ کے معاون خصوصی وقار مہدی نے کہا ہے کہ شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے مملکت خداداد میں موجود بزرگان دین کے مزارات ودرگاہوں کے توسیعی منصوبوں کی منظوری دی تھی۔ جن کو موجودہ حکومت پایہ تکمیل تک پہنچائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے دفتر میں درگاہ سہون شریف (حضرت لعل شہباز قلندر) کے خادمین کے چار رکنی وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ جس کی قیادت شاہس ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر اشفاق احمد سومرو کر رہے تھے۔ وفد نے وزیر اعلیٰ سندھ کے معاون خصوصی کو بتایا کہ شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے درگاہ لعل شہباز قلندر علیہ الرحمہ کیلئے ماسٹر پلان دیا تھا۔ سابق حکومت نے جس پر خاطر خواہ عمل درآمد نہیں کیا۔ کچھ تعمیرات ہوئیں بھی تو ان میں ناقص میٹریل استعمال کیا گیا جس کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ وفد نے بتایا کہ درگاہ سہون شریف میں زائرین کیلئے حکومت سطح پر خاص انتظامات ہونے چاہیے۔ وفد نے وقار مہدی کی توجہ درگاہ کے اطراف موجود تجاوزات کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا کہ اطراف موجود تجاوزات کی فی الفور خاتمہ ہونا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ کے معاون خصوصی نے مسائل حل کرانے کی یقین دہانی کرائی۔

صوفیاء کرام نے امن ومحبت کو عام کیا، پیر فضیل عیاض

کراچی (مصطفائی نیوز) صدر اتحاد المشائخ پاکستان، کے مرکزی نائب امیر جماعت اہل سنت پاکستان، ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی والی موہڑہ شریف نے کراچی میں سات روزہ عشق رسول کانفرنس سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عشق رسول ایمان کی حقانیت کی پہچان ہے۔ ہر دور میں صوفیاء کرام نے تعلیمات رسول کو عملی طور پر اپنا کر معاشرے میں امن و دوستی محبت کو عام کیا۔ موجودہ حالات امت مسلمہ کیلئے کافی پریشان کن ہیں۔ فلسطین کے معصوم مسلمان اس کی دلیل ہیں۔

جے یو پی وکلاء جدوجہد میں بھرپور کردار ادا کرے گی، ابوالخیر

عدلیہ کی آزادی میں حکمران رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، لانگ مارچ تاریخ تبدیل کرنے پر کردے اظہار تشکر

حیدرآباد (مصطفائی نیوز) جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے جشن میلاد النبی ﷺ کی وجہ سے وکلاء لانگ مارچ کی تاریخ تبدیل کرنے پر سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر علی احمد کرد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت علماء پاکستان وکلاء کی جمہوری جدوجہد میں بھرپور کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب تک چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری بحال نہیں ہوجاتے اس وقت تک عدلیہ کی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ حکمران جنرل پرویز مشرف کی پالیسیوں پر عمل کرتے ہوئے عدلیہ کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اور اپنی قائد بینظیر بھٹو کے اعلان سے منحرف ہوکر پرویز مشرف کے فیصلوں کو قانونی تحفظ دینے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ ملک میں تبدیلی لائے گی اور عدلیہ ضرور آزاد ہوگی۔

پاکستان اور اسرائیل کے درمیان دو سال قبل ملاقات ترکی نے کروائی

واشنگٹن (پاکستان پوسٹ) پاکستان اور اسرائیل کے درمیان دو سال قبل ہونے والی بات چیت ترکی کی وجہ سے ممکن ہوئی تھی۔ اس بات کا انکشاف ترکی کے وزیر اعظم طیب اردگان نے ایک امریکی اخبار کے ساتھ انٹرویو میں کیا۔ ترکی نے سابق صدر جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاکستان اور ترکی کے وزرائے خارجہ کی ملاقات کا اہتمام کیا تھا۔ یہ ملاقات استنبول میں ہوئی تھی۔ جسے کافی دنوں تک مخفی رکھا گیا ہے۔

پیر نصیر الدین کا انتقال خانقاہی نظام کے روحانی سلسلے کا نقصان ہے

تعزیتی ریفرنس سے علامہ جنید قادری، قاری امین چشتی، صاحبزادہ عبدالحق ودیگر کا خطاب

لندن (مصطفائی نیوز) پیر صاحب گولڑوی کی یاد میں تعزیتی ریفرنس کے موقع پر علامہ جنید عالم قادری، نے کہا ہے کہ پیر صاحب کی علمی مذہبی اور ادبی خدمات قابل رشک ہیں۔ ان کے وصال سے خانقاہی نظام کے روحانی سلسلے اور علمی ورثے کو شدید نقصان پہنچا، صاحبزادہ محمد عبدالحق ہاشمی کی زیر صدارت ایک تعزیتی اجلاس میں قاری محمد امین چشتی السعیدی، نے کہا کہ پیر سید نصیر الدین نصیر کی وفات سے ملت اسلامیہ کا بہت بڑا نقصان ہوا ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا وہ پر نہ ہو سکے گا۔ صاحبزادہ عبدالحق ہاشمی نے کہا کہ وہ ممتاز عالم دین اور قادر الکلام شاعر تھے۔ علامہ پروفیسر نثار احمد سلیمانی نے کہا کہ پیر صاحب کی وفات سے اہل سنت کا ایک سرمایہ چلا گیا۔ مولانا حافظ عبدالغفار چشتی نے کہا کہ پیر دربار عالیہ گولڑہ شریف کے روشن چراغ تھے ان کی وفات پر علامہ عبدالخالق مجددی، مولانا فرید ہارونی، مولانا شبیر حسین فاروقی، اور دیگر اعلیٰ شخصیات نے تعزیت کی۔

احکام الٰہی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے والوں کو دنیا میں کوئی خوف نہیں

شاہ تراب الحق قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ تبلیغ دین، احکام الٰہی اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے والوں کیلئے دنیا میں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ امت کے صالح بندوں کی فکر و تعلیمات کو اجاگر کرنا ایمان کی تازگی کا باعث اور درس نصیحت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مصائب سے نجات کیلئے اولیاء کرام کی فکر و تعلیمات کو مشعل راہ بنایا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گاڑی کھاتہ سائیکل مارکیٹ لائٹ ہاؤس میں جماعت اہل سنت صدر ٹاؤن کے زیر اہتمام عظمت اولیاء کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس میں جماعت اہل سنت کے کراچی کے ناظم اعلیٰ علامہ خلیل الرحمٰن چشتی، نے بھی خطاب کیا۔ خصوصی طور پر شرکت کرنے والوں میں مولانا الطاف قادری، قاضی ارشاد حسین اشرفی، مولانا شوکت حسین سیالوی، مولانا عزیز اللہ حقانی، مولانا عبد الحفیظ معارفی، غفران احمد قادری، عبداللہ قادری، کے علاوہ دیگر آئمہ خطباء شامل تھے۔ علامہ شاہ تراب الحق قادری نے مزید کہا کہ برصغیر میں حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش، خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی جیسے اولیاء کرام نے کردار و عمل سے انسانوں کی تربیت کی اور راہ مستقیم پر گامزن کیا۔

وکلاء کے لانگ مارچ میں توسیع حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے

شاہد غوری

وکلاء برادری نے ۱۲ ربیع الاول کے احترام میں سنی تحریک کی اپیل پر تین دن کی توسیع کرکے حب نبی ﷺ کا ثبوت دیا ہے

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے مرکزی رہنما شاہد غوری نے اپنی پارٹی کی جانب سے ۱۲ مارچ کو وکلاء کے لانگ مارچ میں بھرپور شرکت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ وکلاء برادری نے ۱۲ ربیع الاول کے احترام میں سنی تحریک کی اپیل پر تین دن کی توسیع کرکے حب نبی ﷺ کا ثبوت دیا ہے سنی تحریک کے دستے اور قائدین بھرپور شرکت کریں گے۔ وہ گزشتہ دنوں سنی تحریک کے مرکز میں سندھ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر جسٹس (ر) رشیدا ے رضوی، کراچی بار کے صدر محمد علی عباسی، سنی تحریک لیگل ایڈ کمیٹی کے سہیل بیگ نوری، حامد ادریس کراچی بار کے جوائنٹ سیکریٹری طارق محمود کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر رشیدا ے رضوی نے کہا کہ وکلاء کا لانگ مارچ ۱۲ مارچ کو کراچی اور کوئٹہ سے شروع ہوگا ۱۶ مارچ کو اسلام آباد میں دھرنا دیا جائے گا۔ دیکھنا یہ ہے کہ سیاسی جماعتیں سول سوسائٹی مزدور تنظیمیں، طلباء ہمارا کتنا ساتھ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی سیاسی جماعت کو لانگ مارچ کے غلط استعمال کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام میں سیاسی جماعتیں دھرنے کے دوران اپنے علیحدہ علیحدہ کیمپ لگائیں گی۔ مسلم لیگ (ن) نے بھی لائرز فورم نے لانگ مارچ میں بھرپور شرکت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ محمد علی عباسی نے کہا کہ سنی تحریک کی اپیل پر مارچ میں تین دن کی توسیع کی گئی ہے۔ شاہد غوری نے مزید کہا کہ سنی تحریک کے دستے حیدرآباد، سکھر اور ملتان سے بھی مارچ میں شریک ہونگے۔ جبکہ سنی تحریک کے مرکزی رہنما بھی شرکت کریں گے۔

ادویات کی قیمتوں میں اضافہ واپس لیا جائے، محمد عاطف بلو

بجلی کے نرخوں میں مزید اضافہ کرنا عوام اور قومی معیشت کیلئے بہت نقصان ہے

کراچی (مصطفائی نیوز) ہول سیل کیمسٹ کونسل آف پاکستان کے صدر محمد عاطف حنیف بلو نے صدر پاکستان آصف علی زرداری، وزیراعظم یوسف رضا گیلانی اور شعبہ صحت سے تعلق رکھنے والے حکام سے اپیل کی ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں اضافہ واپس لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں بجلی کے نرخ دنیا میں سب سے زیادہ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قرضوں کے ہائی انٹرسٹ ریٹ اور بار بار لوڈ شیڈنگ کے علاوہ بجلی کے مہنگے نرخ کاروباری سرگرمیوں کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں بجلی کے نرخوں میں مزید اضافہ کرنا عوام اور قومی معیشت کیلئے بہت نقصان ہے۔

المدنی مسجد نیویارک میں شہدائے اسلام کانفرنس

نیویارک (مصطفائی نیوز) المدنی مسجد کوئینز میں منعقدہ شہدائے اسلام کانفرنس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی جس میں جماعت اہل سنت کے جید علماء کرام نے حضرت سیدنا عثمان غنی شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادتوں کے بارے میں عوام کو مطلع کیا جس میں حضرت علامہ غلام یسین ، حضرت علامہ صاحبزادہ محمد معین الدین قادری، حضرت علامہ مفتی مقصود رضوی، امام المدنی حضرت قاری محمد فضل رسول چشتی گولڑوی، اور بانی مسجد حضرت علامہ مفتی عبدالرحمٰن قمر صاحب صدر جماعت اہل سنت نیویارک نے خطاب کیا۔ اور عوام اہل کو تلقین کی گئی کہ کسی حالت میں سرکار دوعالم ﷺ کے صحابہ کرام کو اور اہل بیت نبوت کو ماسوائے محبت اور عقیدت کے کسی اور گفتگو کا موضوع نہ بنائیں۔

مذہب سے لگاؤ ہی ڈپریشن سے بچنے کا آزمودہ طریقہ ہے، طبی ماہرین

صورتحال یونہی رہی تو 2020 میں ڈپریشن امراض قلب کے بعد دوسری بڑی بیماری بن جائیگی

ملتان (پ ر) پاکستان سائیکاٹرک سوسائٹی کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ہارون رشید چوہدری کی زیر صدارت نئی زندگی ہسپتال ملتان کے سبزہ زار نفسیاتی امراض سے متعلق سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں ملتان سے نفسیاتی امراض کے ماہرین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر حاضرین کو ڈپریشن کے علاج کے بارے میں وضاحت سے بتایا گیا مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ مذہب سے لگاؤ ہی ڈپریشن سے بچنے کا آزمودہ طریقہ ہے ۔ڈپریشن کے مریض اسلامی اقدار پر عمل اور نماز پنجگانہ کو یقینی بنائیں، اگر معاشرہ کی اقدار اسی طرح مادیت پسندی کی طرف مائل رہیں تو 2020ء میں ڈپریشن امراض دل کے بعد انسان ذہن کو مفلوج کرنے والی سب سے بڑی بیماری بن جائیگی۔ اس موقع پر نعیم اللہ لغاری سربراہ شعبہ نفسیاتی امراض نشتر ہسپتال، ڈاکٹر انیس خان پراجیکٹ ڈائریکٹر نئی زندگی ہسپتال، کرنل (ر) ڈاکٹر انعام الحق، ڈاکٹر اظہر حسین، ڈاکٹر محمود علی شاہ، اور نشتر ہسپتال کے اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ طب ڈاکٹر عمران نذیر نے بھی خطاب کیا۔

یونان میں عید میلاد النبی ﷺ کو بھرپور طریقے سے منانے کی تیاریاں

ایتھنز (نمائندہ) یونان میں عید میلاد النبی ﷺ کو بھرپور طریقے سے منانے کی تیاریاں شروع کر دی گئیں ہیں۔ یونان کی مختلف مذہبی تنظیمات کی جانب سے عید میلاد النبی ﷺ کے مواقع پر مختلف پروگرام ترتیب دیئے جا رہے ہیں۔ جبکہ عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے سلسلہ میں اس سال بھی دو جلوس نکالے جائیں گے۔ دعوت اسلامی یونان کے زیر اہتمام ایک جلوس ایتھنز شہر میں ان کے مرکز واقع سوفوکلیوس سے نکالا جائیگا۔ جو ایتھنز کے بلدیہ کے دفتر کے سامنے سے ہوتا ہوا ایتھنز کے امونیا اسکوائر سے پیریاس روڈ سے پلاتیہ کومودورو پر اختتام پذیر ہوگا۔ یاد رہے کہ دعوت اسلامی کی جانب سے عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس ۸ مارچ بروز اتوار دوپہر بارہ بجے نکالا جائے گا۔ دوسرا جلوس تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام ۸ مارچ کو ہی بلدیہ کے دفتر کے سامنے واقع پارک سے شروع ہوگا اور تمفا اسکوائر اسمبلی ہال تک جائے گا۔ جبکہ تحریک منہاج القرآن کے جلوس کا وقت دوپہر ایک بجے ہے۔ دونوں جماعتوں کی جانب سے ایک ہی روز عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس نکالے جانے پر اعلان پر پاکستانی کمیونٹی میں بے سکونی پائی جارہی ہے۔ جبکہ مختلف مذہبی حلقے جلوسوں کے اجتماع کے بارے میں بھی اپنی کاوشوں میں لگ چکے ہیں۔ دعوت اسلامی یونان کے میڈیا انچارج نوید احمد قادری کے مطابق ان کا جلوس اپنے مرکز سے نکلے گا اور جلوس نکالنے کا فیصلہ ان کی اپنی کمیٹی کی جانب سے کیا گیا ہے۔ جبکہ جلوس میں تمام تنظیمات کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ تحریک منہاج القرآن کے رکن سابق ناظم مرتضیٰ قادری کے مطابق تحریک منہاج القرآن ہرسال جلوس اور دیگر تقریبات کا انعقاد کرتی ہے اور ان کا جلوس اپنے مقررہ روٹ پر نکل کر اسمبلی ہال کے سامنے اختتام پذیر ہوگا۔ ان دونوں جلوسوں کے ایک ہی روز نکالے جانے پر انہوں نے کہا کہ ان کی کوشش ہے کہ تمام جماعتیں ایک ہی جگہ ہوں تا کہ ہم غیر مسلم برادری کے سامنے اپنے اختلافات اور مذہبی تفرقات کو پیش نہ کریں۔

آئین کی بحالی اور عدلیہ کی آزادی ملکی استحکام کی ضمانت ہے

مرکزی جے یو پی

12 مارچ کو وکلاء کے لانگ مارچ اور دھرنے میں بھرپور طریقے سے شرکت کریں گے

کراچی (مصطفائی نیوز) مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ و رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ فضل کریم، مرکزی سیکریٹری جنرل پیر محمد اکرم شاہ، مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل طارق محبوب اے این آئی پاکستان کے مرکزی صدر جمیل احمد نورانی نے مشترکہ بیان میں ۱۲ مارچ کو وکلاء تحریک کے لانگ مارچ اور دھرنے کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ مرکزی جمعیت علماء پاکستان وکلاء تحریک لانگ مارچ اور دھرنے میں بھرپور شرکت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ 1973ء کے آئین کی بحالی، عدلیہ کی آزادی، پاکستان میں سیاسی معاشی وسماجی استحکام کی ضمانت ہے آزاد عدلیہ وطن عزیز کی قومی ضرورت ہے۔ اگر حکمران عدلیہ کی آزادی کے حوالے سے کئے گئے معاہدوں پر عمل درآمد کریں تو آج ملک سیاسی اور معاشی انتشار کا شکار نہ ہوتا انہوں نے کہا کہ وکلاء تحریک پوری قوم کی امنگوں کی ترجمان ہے۔ اگر حکمران عدلیہ کی آزادی سترہویں ترمیم کے خاتمے اور آئین کی اصل شکل میں بحالی کے وعدے ایفا کریں تو ملک کے موجودہ حالات میں یہ ایک بہترین فیصلہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ صدر زرداری اور پیپلز پارٹی کا موجودہ اقتدار بھی وکلاء تحریک کا مرہون منت ہے۔ کیونکہ وکلاء کی جدوجہد ہی پرویز مشرف آمریت کے خاتمے کا باعث بنی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر وفاقی حکومت نے لانگ مارچ کی راہ میں رکاوٹ ڈالی تو ملک ایک بار پھر آمریت کی راہ پر گامزن ہوسکتا ہے۔

ظالموں کے سرپرست اللہ کے عذاب سے نہیں بچیں گے

صاحبزادہ ابوالخیر

ملک تباہی کے دہانے پر ہے، حکمران سیاسی بندر بانٹ میں مصروف ہیں، جلسے سے خطاب

حیدرآباد جمعیت علماء پاکستان کے صدر ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا ہے کہ این آر او سے حکمرانوں کے گناہ معاف نہیں ہونگے۔ قومی دولت لوٹنے ظلم و بربریت کرنے اور ظالموں کی سرپرستی کرنے والے اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ حکمرانوں کے دل سے اللہ کا خوف نکل گیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج ملک تباہی کے دھانے پر ہے کرپشن بدعنوانی اقرباء پروری ظلم و بربریت، عریانی فحاشی، بے حیائی نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ دشمن ملک توڑنے کی سازشیں کر رہا ہے۔ اور حکمران سیاسی بندر بانٹ میں مصروف ہیں وہ محمد اقبال قریشی نقشبندی کی فاتحہ چہلم کے موقع پر ذکر مصطفیٰ ﷺ کے جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر مرکزی سیکریٹری اطلاعات ڈاکٹر محمد یونس دانش، سابق سٹی ناظم حاجی معین الدین شیخ، ناظم علی آرائیں محمد ابراہیم شیخ محمد شاکر رضا غلام حسین آرائیں، سعید قریشی، محمد اکرام قریشی بھی موجود تھے۔

اپنا احتساب کر کے آخرت کی فکر کی جا سکتی ہے

عمران عطاری

ہماری تباہی و بربادی کی بڑی وجہ نیکی کے کاموں میں ریاکاری اور مدنی ماحول سے دوری ہے

کراچی (مصطفائی نیوز) دعوت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے نگران حاجی محمد عمران عطاری نے کہا ہے کہ دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر انسان آخرت کی فکر کو بھلا چکا ہے لہذا اپنا احتساب کر کے آخرت کی فکر کی جاسکتی ہے۔ آج ہم دنیاوی مقاصد کے حصول کیلئے غمگین تو ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے رضا و خوشنودی کے حصول کیلئے اور آخرت کی کامیابی کیلئے غمگین نظر نہیں آتے۔ اور اس کا سب سے بڑا سبب ہماری مدنی ماحول سے دوری ہے۔ ہماری تباہی و بربادی کی بڑی وجہ نیکی کے کاموں میں ریاکاری ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج ہم دنیاوی معاملات کیلئے تو ماہرین سے رائے اور مشورے لینے کی فکر میں لگے رہتے ہیں مگر اپنی نمازوں وروزوں کی اصلاح، وضو و غسل کے مسائل اور زکوٰۃ کی ادائیگی جیسے معاملات میں کسی سے رجوع نہیں کرتے۔

امام احمد رضا علوم و فنون کا سرچشمہ تھے!

محرم دین قادری

اعلیٰ حضرت کو قدیم وجدید اور اسلامی علوم پر عبور تھا، حماد رضا اور دیگر کا خطاب

حیدرآباد (مصطفائی نیوز) جماعت اہل سنت اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے اشتراک سے ''ہفتہ تاجدار بریلی'' عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ ہفتہ تاجدار بریلی کا دوسرا جلسہ جامع مسجد قطب مدینہ اور تیسرا جلسہ جامع مسجد الرزاق میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر علامہ مفتی عبدالرشید نورانی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے بہترین ترجمہ قرآن کنزالایمان امت کو عطا کیا علامہ محرم الدین قادری نے کہا کہ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ بہترین ترجمہ کنزالایمان امت کو عطا کیا۔ انہوں نے مزید کہا نے کہا کہ امام احمد رضا بریلوی علوم وفنون کا سرچشمہ اور عشق رسول ﷺ کا مجسمہ تھے۔ جلسے سے مولانا محمد ہاشم رضا نوری، مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری نے بھی خطاب کیا۔ جلوسوں کی صدارت مولانا محمد اکبر اور صوفی محمد صابر قادری نے کی۔ علاوہ ازیں عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے موقع پر ۱۹ فروری کو مرکزی تقریب بعد نماز عشاء جامع مسجد سدرہ روڈ لطیف آباد نمبر ۱۲ میں منعقد ہوئی۔ جس میں کراچی کے علامہ محمد سلیم عباس نقشبندی نے خطاب کیا۔ نیز عرس اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کے عرس کے سلسلے میں مرکزی تقریب جمعہ ۲۰ فروری کو بعد نماز عشاء مرکزی مدینہ جامع مسجد لطیف آباد نمبر 11 میں منعقد ہوئی۔ جس میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، سندھ یونیورسٹی جامشورو کے پروفیسر محمد انور خان نقشبندی اور دیگر نے خطاب کیا۔

ورلڈ اسلامک مشن کی دعوت پر قاری زوار بہادر 28 فروری کو برطانیہ پہنچ گے

لندن (مصطفائی نیوز) ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ اور کمیونٹی کی دعوت پر جمیعت علمائے پاکستان کے مرکزی سیکریٹری جنرل قاری محمد زوار بہادر سالانہ دورہ پر ۲۸ فروری کو برطانیہ پہنچ گئے جہاں وہ جے یو پی کے کارکنوں سے ملاقات کے علاوہ ہفتہ سات مارچ کو لیسٹر میں سالانہ مرکزی میلاد مصطفیٰ کانفرنس سے خصوصی خطاب کریں گے۔

اسلامک سینٹر ساؤتھ آل میں بزرگان دین کا عرس 21 فروری کو منعقد کیا گیا

لندن (مصطفائی نیوز) جامع مسجد اسلامک سینٹر ساؤتھ آل لندن کے زیر اہتمام قاری محمد امین چشتی السعیدی کی زیر نگرانی سالانہ عرس حضرت علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخش ہجویری علیہ الرحمہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، علیہ الرحمہ اور اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ 21 فروری بروز ہفتہ شام سات بجے منعقد ہوا۔ مولانا حفیظ الرحمٰن غزالی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

جامع مسجد اہل سنت ڈربی میں جلسہ عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد

ڈربی (پ ر) مرکزی جامع مسجد اہل سنت و جماعت ڈربی میں سالانہ جلسہ عید میلاد النبی ﷺ، حافظ فضل احمد قادری کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت اور نعت خوانی کے بعد مولانا محمد خورشید قادری نے انگریزی میں سیرت پر خطاب کیا۔ شہباز قمر فریدی نے نعت رسول مقبول پیش کی۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے کردار میں انفرادیت پائی جاتی تھی، رسول کریم کی امت شرک نہیں کرسکتی

حماد رضا نوری، سلیم نقشبندی، مسعود اشرفی، اور دیگر کا عرس کی تقریب سے خطاب

حیدر آباد (مصطفائی نیوز) بزم رضا پاکستان کے تحت عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی چھٹی تقریب جامعہ فیض رضا لطیف آباد نمبر ۱۲ میں منعقد ہوئی، جس میں علامہ مفتی حماد رضا خان نوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ایسے عالم دین تھے جن کے علمی کردار میں انفرادیت پائی جاتی ہے۔ آپ سے جس زبان میں سوال کیا جاتا اسی زبان میں آپ سوال کا آسان جواب دیتے۔ تقریب سے علامہ محمد شاہد برکاتی، نے بھی خطاب کیا علاوہ ازیں بزم رضا پاکستان اور فیضان مصطفیٰ لائبریری کے تعاون سے عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، کی مرکزی تقریب سدرہ مسجد روڈ لطیف آباد میں حافظ محمد جمیل قادری رضوی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس سے کراچی کے عالم دین علامہ محمد سلیم عباسی نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرکار مدینہ حضور پر نور ﷺ کی امت بے عمل تو ہو سکتی ہے لیکن شرک نہیں کر سکتی، جماعت اہل سنت ہی وہ جماعت ہے جو حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریقہ پر چلتی ہے۔ مفتی احمد میاں برکاتی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی تعلیمات میں اسلاف کا درس شامل ہے۔ اس موقع پر مفتی سید عظمت علی شاہ نوری، حافظ عبدالحمید قریشی، نے خطاب کیا۔ دیگر خطاب کرنے والوں مسعود اشرفی، علامہ محمد حسنین رضا نوری اور دیگر شامل تھے۔

اعلیٰ حضرت نے عشق رسول ﷺ کے چراغ روشن کئے، ابراہیم شیخ اور دیگر کا اجتماع سے خطاب

حیدر آباد (مصطفائی نیوز) حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اپنے دور کی عہد ساز شخصیت تھے آپ نے جدید و قدیم علوم و فنون اور زہد و تقویٰ سمیت عشق رسول ﷺ کی تاریخ رقم کی۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ کراچی کے پروفیسر اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی کے سیکریٹری پروفیسر مجید اللہ قادری نے جماعت اہل سنت پاکستان اور تحریک اشاعت کنزالایمان کے اشتراک سے لطیف آباد میں سالانہ مرکزی تاجدار بریلی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کو کم و بیش 120 علوم و فنون پر دسترس حاصل تھی۔ اور ایک ہزار سے زائد کتب و رسائل مختلف موضوعات پر تصنیف فرمائیں۔ سندھ یونیورسٹی جامشورو کے اسلامک اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر محمد انور خان نے کہا کہ امام احمد رضا ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ سائنسدان بھی تھے آپ نے سائنسی موضوعات پر کتب تحریر فرمائیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر قاضی معین الدین، ڈاکٹر سید انور علی نیازی، اور نعیم اختر رضوی نے بھی خطاب کرتے ہوئے امام احمد رضا کی دینی و قومی اور علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء پاکستان کے تحت عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے سلسلے میں "یوم رضا" منایا گیا۔ مرکزی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء پاکستان کے صدر محمد ابراہیم شیخ نے کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کے چراغ روشن کئے۔

تزکیہ نفس کیلئے اولیاء کرام کی تعلیمات مشعل راہ ہیں، کوکب نورانی

کراچی (مصطفائی نیوز) جیو کے مقبول ترین پروگرام "عالم آن لائن" میں کوکب نورانی اوکاڑوی نے کہا کہ تزکیہ نفس کیلئے اولیاء کرام کی تعلیمات مشعل راہ ہیں اولیاء کرام کی تعلیمات سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ مسلمان اسلام کی تعلیم پر عمل کرے گا تو امن میں آجائے گا کیونکہ اسلام سلامتی اور امن کا دین ہے اولیاء کرام کی خانقاہیں مثالی نمونہ ہیں ان خانقاہوں سے جبر اور زبردستی کے بجائے محبت سے امن کی تعلیم ملا کرتی ہیں۔ "تزکیہ نفس میں سید علی ہجویری کا کردار" کے موضوع پر ممتاز اسکالر ڈاکٹر عامر لیاقت حسین سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کہا کہ ولی دوست اور مددگار کو کہتے ہیں۔ اور ان اولیائے کرام کا کام لوگوں کے کام آنا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر ایک ان کے مقام اور مرتبہ کو پہچانتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سید علی ہجویری نے اپنی معروف کتاب کشف المحجوب میں ہر چیز کے بارے میں بتایا ہے بالخصوص انسان کے تزکیہ نفس کیلئے صبر، توکل، بھروسہ جیسی صفات دلوں کی صفائی اور روشنی کا کام دیتی ہیں۔ اور تمام سلسلہ کے اولیاء کرام نے اپنی خانقاہوں میں ایک اور محنت کی کہ ایک انسان میں دوسرے انسان کا خیر خواہ بننے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ پروگرام کے دوسرے شریک مہمان حاجی محمد حنیف طیب نے آج کی نئی نسل کی تربیت کے حوالے سے بتایا کہ اس پرفتن اور مادیت پرستی پر مبنی ماحول سے نکلنے کا طریقہ یہی ہے کہ اولیائے کرام کی تعلیمات کو اپنایا جائے اور ایسے لوگوں کی صحبت کو اپنایا جائے کہ جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجاتا ہے

نظام مصطفیٰ کیلئے اسلام کی اصل روح کو فروغ دیا جائے، ثروت اعجاز

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے سربراہ محمد ثروت اعجاز قادری نے تحریک کے رہنماؤں کے ہمراہ دعوت اسلامی کے زیر اہتمام تین روزہ تبلیغی اجتماع کی آخری نشست میں شرکت کی اور دعوت اسلامی کے روح پرور اجتماع کی کراچی میں کامیابی پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ دعوت اسلامی اسلام کی سربلندی اور سنت رسول ﷺ کو عام کرنے کیلئے دن رات کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی اصل روح کو فروغ دینے کیلئے کام کیا جائے۔ ملک میں انقلاب اس صورت میں آسکتا ہے۔ اور ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ کر کے حکمران اسلام کی تعلیمات و فلسفے کے مطابق کام کریں تو یقیناً دہشت گردی کا خاتمہ ممکن ہوگا بلکہ وہ شر پسند اور شیطانی قوتیں جو فرقہ واریت پھیلا کر ملک کو بدامنی کی طرف دھکیلنا چاہتی ہیں ان کا خاتمہ بھی ممکن ہو سکے گا۔

اسلام امن اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے، امین قادری

حیدرآباد (مصطفائی نیوز) دین اسلام امن واخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ اور دہشت گردی کی نفی کرتا ہے، ان خیالات کا اظہار سنی تحریک کے ضلعی کنوینر محمد امین قادری نے لطیف آباد نمبر 12 میں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر عبد الشکور بھٹی، محمد اکرم قادری، اور محمد اکبر قادری بھی موجود تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

دنیا کی رنگینی خواب کی مانند ہے

موت کی سختی ناقابل برداشت ہے

مولانا الیاس قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) دعوت اسلامی کا سہ روزہ اجتماع گزشتہ دنوں کو صحرائے مدینہ سپر ہائی وے ٹول پلازہ میں رقت آمیز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ آخری نشست سے دعوت اسلامی کے امیر مولانا محمد الیاس قادری نے موت کی سختی کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ موت کی سختی ناقابل برداشت ہے جو آری کے چیرنے، قینچی سے کاٹنے اور ابلتے ہوئے پانی سے کئی گنا سخت ہے۔ اور جس شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا اس پر ہونے والا عذاب ناقابل بیان ہے، انہوں نے کہا کہ دنیا کی رنگینیاں اور لذتیں خواب کی مانند ہیں اور جو اس میں کھویا ہوا ہے وہ سویا ہوا ہے۔ اور جس کے پاس دنیاوی نعمتیں جتنی زیادہ ہوں گی، قیامت کے روز اس کا امتحان بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قبر نیک اور گنہگار دونوں کو دباتی ہے، نیک لوگوں کو ماں کی طرح شفقت کے ساتھ جبکہ گنہگار کو اتنی سختی کے ساتھ کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی شیخوپورہ (رجسٹرڈ) کی ٹی بی کے حوالے سے خدمات "قابل تحسین" ہیں! ڈاکٹر رشید

لاہور (بیورو چیف) ایشیاء فاؤنڈیشن کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر رشید نے کہا ہے کہ ٹی بی آگاہی پروگرام کے حوالے سے المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی شیخوپورہ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مصطفائی مرکز شیخوپورہ کے دورے کے دوران کیا۔ انہوں نے المصطفیٰ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کو خدمت خلق کا درس دیتا ہے۔ انہوں نے تمام انتظامیہ کو مبارک باد دی۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے برصغیر میں اسلام کی شمع روشن کی، میاں جمیل احمد شرقپوری

کانفرنس میں مقررین کا حضرت مجدد الف ثانی کی دینی، سماجی، اور اصلاحی خدمات پر خراج تحسین

لاہور (بیورو چیف) حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن کی، اور لاکھوں افراد کو دین حق کے دامن سے وابستہ کیا۔ انہوں نے کفر کو جڑ سے اکھاڑنے کیلئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں، اور اسلام کا پرچم بلند کیا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے الحمراء ہال لاہور میں منعقدہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس کا اہتمام بابا فرید ویلفیئر سوسائٹی نے کیا تھا۔ اس کانفرنس میں وزیر مملکت سید صمصام علی شاہ بخاری نے بھی خطاب کیا۔

صحافیوں کو قتل کرنے والے اسلام کے دشمن ہیں، ساجد الرحمٰن سلہری

لاہور (مصطفائی نیوز) المصطفیٰ ویلفیئر شیخوپورہ کے چیئرمین اور مصطفائی نیوز لاہور کے بیورو چیف ساجد الرحمٰن سلہری نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ صحافت معاشرے کا چوتھا ستون ہے، اس لئے صحافیوں کو قتل کرنے والے اسلام کے دشمن ہیں انہوں نے اپنے بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت ایسے تمام شرپسند عناصر کو جلد گرفتار کرے، انہوں نے مولانا افتخار جیبی کے قاتلوں کی گرفتاری کا بھی مطالبہ کیا۔

جام صادق پل پر فائرنگ، ریاست قادری زخمی، ڈرائیور ہلاک ہوگیا

کراچی (مصطفائی نیوز) نامعلوم افراد نے پیر طریقت محمد ریاست قادری کی کار پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کی جس سے ان کا ڈرائیور ہلاک ہو گیا اور وہ خود شدید زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق کورنگی میں جام صادق پل پر نامعلوم ملزمان نے کار پر فائرنگ کی جس سے اس میں موجود 60 سالہ پیر طریقت صوفی محمد ریاست قادری زخمی ہو گئے اور ڈرائیور ہلاک ہو گیا اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی درجنوں افراد جناح ہسپتال پہنچ گئے۔

مولانا افتخار جیبی کے قتل کے خلاف تنظیم المدارس اہل سنت نے یوم احتجاج منایا

لاہور (بیورو چیف) تنظیم المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن مولانا افتخار جیبی کے قتل کیخلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ ڈاکٹر علامہ سرفراز نعیمی، ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی، مولانا رضائے مصطفیٰ نقشبندی، پیر محمد اطہر القادری، مصطفائی سیٹیزن فورم پاکستان کے چیئرمین اور دیگر حضرات نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر مولانا افتخار کے قاتل گرفتار نہ ہوئے تو ہم زیادہ دیر تک خاموش نہیں بیٹھیں گے۔

ڈبل روٹی کے پیکٹ پر تیاری اور استعمال کی تاریخ کا اندراج کیا جائے، میاں شہزاد

لاہور (بیورو چیف) مصطفائی سیٹیزن فورم پاکستان کے چیئرمین میاں شہزاد نے حکومت سے ایک یادداشت کے ذریعے مطالبہ کیا ڈبل روٹی تیار کرنے والے اداروں کے مالکان کو ہدایت کی جائے کہ ڈبل روٹی کے پیکٹ پر استعمال کی آخری تاریخ کے اندراج کو یقینی بنایا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایک اجلاس کی صدارت کے دوران کیا۔

ورزش بڑی آنت کے سرطان کو کم کرنے کیلئے مفید ہے، نئی تحقیق

لندن (اے پی پی) جدید طبی تحقیق کے مطابق ورزش جہاں دیگر مہلک امراض کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے وہاں بڑی آنت کے سرطان کو کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ برطانیہ میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق ''کولون کینسر'' کی شرح خاصی زیادہ ہو رہی ہے۔ برطانیہ میں ہر سال ۳۶ ہزار سے زائد لوگوں کو یہ کینسر لاحق ہو جاتا ہے ماہرین نے کہا ہے کہ قبض اس بیماری کی جڑ ہے اور اہم علامت ہے ورزش واحد عمل ہے جس کے ذریعے بڑی آنت اور پیٹ کے عضلات کو متحرک رکھ کر اس مرض سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ طبی ماہرین نے مزید کہا ہے کہ جسم میں وٹامن ڈی کی کمی سے بھی بڑی آنت کے مسائل جنم لیتے ہیں مگر ورزش کرنے والے افراد وٹامن کی کمی پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔

پاکستان، ایران، افغانستان اتحاد ناگزیر ہے

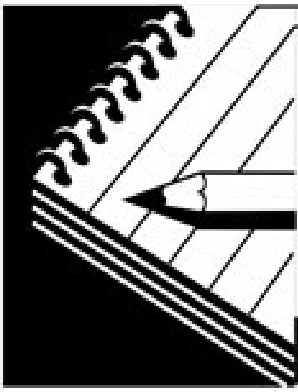

جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ

1989 میں روس کو افغانستان سے پسپائی اختیار کرنا پڑی اور ساتھ ہی عراق کے خلاف آٹھ سالہ طویل جنگ کے بعد ایران ایک مضبوط ملک کے طور پر ابھرا، اسی دوران پاکستان میں گیارہ سالہ فوجی حکمرانی کے بعد جمہوریت کی بحالی کا دور شروع ہوا تھا۔ آزادی کا سورج طلوع ہوتے ہی تینوں برادر اسلامی ممالک کو اپنے مشترکہ دشمن کی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنے کی اہمیت کا احساس ہوا جسے "تزویراتی گہرائی کے نظریے" Startegic Depth Concept کا نام دیا گیا۔

اس نظریے سے ہمارے مشترکہ دشمنوں کو خطرہ محسوس ہوا اور انہوں نے اسے ناکام بنانے کیلئے کوششیں شروع کردیں اور بالآخروہ افغانستان میں خانہ جنگی شروع کرانے اور پاکستان، ایران کے برادرانہ تعلقات میں سرد مہری پیدا کروانے میں کامیاب ہوگئے۔

اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے انہوں نے 2001 میں افغانستان پر فوجی قبضہ کرلیا اور اب یہ قبضہ ایک خطرناک سازش کا رخ اختیار کر چکا ہے۔ جس کا مقصد خطے میں بھارت کی بالادستی تسلیم کرانا ہے۔ تاکہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے اس خطے اور ملحقہ ممالک سے وابستہ مفادات کا تحفظ یقینی بنا جا سکے۔ 26 نومبر کو رونما ہونے والا سانحہ ممبئی اس سازش کی گرہیں کھولتا ہے۔ اس لئے سانحہ ممبئی کی اصلیت کو سمجھنا ضروری ہے۔

عالمی دہشت گرد ذہنیت کے حامل بین الاقوامی عناصر مثلاً ہندوتوا (Hindutva) نیوکانز Neo-cons اور یہودی انتہا پسندوں Zionists نے پاکستان، افغانستان اور ایران کے خلاف ایک بڑی سازش پر عمل درآمد شروع کردیا ہے ان کے اتحاد کا بنیادی مقصد اسلام دشمنی ہے جس کی تکمیل کیلئے جنوبی ایشیاء کے خطے میں بھارت کی بالادستی کو تسلیم کرانا ہے اور افغانستان کو جنوبی ایشیاء کا حصہ تسلیم کر کے بھارت کو افغانستان میں جاسوسی کا جال بچھانے اور تمام پڑوسی ممالک کیخلاف کاروائی کرنے اور امریکی مفادات کو فروغ دینے کی اجازت اور مکمل معاونت مہیا کی گئی ہے اور مکمل کر عملی اقدامات کرنے کا آغاز کیا جا چکا ہے یعنی یہود و ہنود و نصاریٰ کا گٹھ جوڑ پاکستان افغانستان اور دنیائے اسلام کیخلاف کھلی جنگ کا آغاز کر چکا ہے۔

اس جنگ کا پہلا معرکہ ممبئی سے شروع کیا گیا ہے جہاں 26 نومبر کو موساد، سی آئی اے اور را نے مشترکہ سازش سے سانحہ ممبئی بپا کیا تاکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو بدنام کیا جا سکے اور اس کیخلاف تادیبی کاروائی کیلئے عالمی رائے عامہ ہموار کی جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان مشرقی سرحدوں پر فوجی پریشر بڑھایا جا رہا ہے۔ تاکہ بھارت روایتی حلیف کی چال چلتے ہوئے اپنے آپکو مظلوم ظاہر کر کے اقوام عالم کی ہمدردیاں سمیٹنے میں کامیاب ہو سکے۔

کنڈولیزا رائس نے بڑی کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ "اگر پاکستان نے بھارت کے مطالبات تسلیم نہ کئے تو وہ قائم نہیں رہ سکے گا" ایڈمرل مولن مزید دو قدم آگے جاتے ہوئے نہایت حاکمانہ انداز سے یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ "پاکستان کو بھارت کی جانب سے مخصوص اہداف پر بمباری خاموشی سے برداشت کر لینی چاہیے اور کسی قسم کی جوابی کاروائی نہیں کرنی چاہیے۔"

ایسا لگتا ہے کہ کنڈولیزا رائس اور ایڈمرل مولن ہندو انتہا پسندوں کی زبان بول رہے ہیں۔ جن میں، مودی، ایڈوانی، بال ٹھاکرے، اور دیگر انتہا پسند اور عسکریت پسند تنظیمیں مثلاً آر ایس ایس، وی ایچ پی، بجرنگ دل اور شیو سینا کی سوچ شامل ہے۔ حیرت ہے کہ اس کے باوجود بھارت سیکولر ملک ہونے کا دعویدار ہے۔ اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہا کہ سانحہ ممبئی بھارتی عسکریت پسندوں، سی آئی اے اور موساد کے تعاون سے اندرون ملک تیار کردہ سازش تھی۔ یہ بات بعید از قیاس ہے کہ صرف دس دہشت گردوں نے تاج اور اوبرائے ہوٹل اور ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کرلیا اور اتنی تباہی مچائی۔

ان کا مقصد صرف یہ باور کرانا تھا کہ یہ حملے پاکستان سے آنیوالے دہشت گردوں نے کئے ہیں۔ اس سازش کے پیچھے ایک اور سازش بھی ہے۔ کہ ہیمنت کرکرے اور ATS کے دیگر افسران کو قتل کر دیا گیا جو عنقریب مالے گاؤں کی خونریزی کے اصل مجرموں کو بے نقاب کرنیوالے تھے جس میں سفرون بریگیڈ کے زیر حراست آرمی آفیسر پراگ سنگھ اور دیگر کئی تنظیموں کی نامی گرامی شخصیات جن کا تعلق بی جے پی آر ایس ایس، بجرنگ دل اور وی ایچ پی سے ہے، شامل ہیں۔ کرکرے اور ان کے ساتھیوں کا قتل محض اصل جرم پر پردہ ڈالنے کیلئے کیا گیا

افغانستان کے اندر بھارت کے جاسوسی کے اڈے جو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے مکروہ عزائم کی تکمیل کیلئے کام کر رہے ہیں۔ ان کے متعلق پاکستان کے پاس کافی معلومات ہیں۔ ان جاسوسی کے اڈوں کا مرکز جبل السراج ہے جس کا انتظام سی آئی اے، را، موساد، برطانوی انٹیلی جنس کا ادارہ ایم آئی ۶ اور جرمن ادارہ بی این ڈی مشترکہ طور پر کرتے ہیں۔ کنکریٹ سے بنی پختہ عمارتوں کا سلسلہ جدید الیکٹرانک آلات کی سہولیات سے مزین یہ بہت بڑا مرکز ہے۔ سروبی اور قندھار کے مقامات پر قائم اس کی ذیلی شاخیں پاکستان کے خلاف جاسوسی کرتے ہوئے بغاوت اور تخریب کاری کو ہوا دے رہی ہیں۔ "فیض آباد میں واقع شاخ چین کیخلاف" مزار شریف کی شاخ روس اور وسطی ایشیائی ممالک کیخلاف اور ہرات کے مقام پر قائم چوکی ایران کیخلاف کام کرتی ہے۔ اس طرح افغانستان کو پورے خطے کیلئے سازشوں گڑھ بنا دیا گیا ہے جس کے سبب پورے علاقے کا امن تباہ ہو چکا ہے۔

ہمارے دشمن پاکستان کو ایک ناکام ریاست کے طور پر پیش کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ لیکن یہ تمام سازشیں ناکام ہو چکی ہیں۔ کیونکہ اندرون ملک سیاسی طور پر پاکستان ماضی کی نسبت بہت زیادہ مستحکم اور متحد ہے۔ 2008ء کے انتخابات اسی سیاسی ہم آہنگی کی بنیاد ہیں۔ جن میں کسی انتہا پسند جماعت کو کوئی کامیابی نہیں مل سکتی تھی۔ صرف ایک صوبہ بلوچستان میں علیحدگی پسندوں کی جانب سے شرارتوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن وہ بھی حکومت کے مکمل کنٹرول میں ہے۔

مغربی سرحدوں پر جاری قبائلیوں کا تصادم بھارت اور امریکہ کی مداخلت کے سبب پیدا ہوا ہے۔ جو کہ افغانستان میں قابض فوجوں کی شکست کے ساتھ ہی اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائے گا۔ لہذا مغربی سرحدوں پر جاری تصادم ہمارے لئے کسی پریشانی کا باعث نہیں ہے کیونکہ ماشاء اللہ تمام قبائل محب وطن ہیں۔ بھارت کیساتھ کسی ممکنہ جنگ کے خطرے کی صورت میں قبائل نہ صرف مغربی سرحدوں کی پاسبانی کا فریضہ سرانجام دیں گے بلکہ افغانستان میں قابض غیر ملکی افواج کے ساتھ براہ راست ٹکراؤ کے بعد عرصہ دراز سے جاری غیر اخلاقی جنگ کو قابضین کے منہ پر دے ماریں گے۔ یہ تاریخ کا فیصلہ ہے جس کا ادراک ان سازشیوں کو ہونا چاہیے۔

مقبوضہ افغانستان قطعاً پاکستان کے مفاد میں نہیں بلکہ اس کے برعکس ایک آزاد اور خودمختار افغانستان اور ایران سے ملکر پاک، ایران افغانستان اتحاد ناگزیر ہے۔ تینوں ہمسایہ برادر اسلامی ممالک کا باہمی اتحاد ہی مطلوبہ "تزویراتی گہرائی"

Strategic Depth مہیا کرے گا بالکل اسی طرح جیسا کہ یورپین یونین کے قیام سے اس کے ممبر ممالک کو سلامتی کی ضمانت حاصل ہوئی ہے۔ سلامتی کی ضمانت سے مراد اقتصادی، سیاسی، سفارتی اور علاقائی سلامتی کی ضمانت ہے۔ لہذا افغانستان میں قابض افواج کی موجودگی میں پاکستان کے مفادات کے تحفظ کی ضمانت نہیں مل سکتی جس کے سبب ٹکراؤ کی کیفیت قائم رہے گی۔

پاکستان کی مسلح افواج بھارت کی جانب سے خطرے کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ پاکستان ائر فورس کیلئے پچاس ہزار فٹ سے زائد بلندی پر مزاحمت کی صلاحیت کے وسائل مہیا کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت بھارت کے خلاف مکمل توازن قائم رکھنے میں کامیاب ہے۔ "ایٹمی ہتھیار جنگی ہتھیار نہیں ہیں اور نہ ہی پاکستان کی روایتی جنگی صلاحیت کا نعم البدل ہیں" (محترمہ بینظیر بھٹو) لہذا پاکستان کی عسکری حکمت عملی اس کی روایتی افواج کی جنگی صلاحیتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے بھارت کو شکست دینے پر موقوف ہے۔

پاکستان کیلئے ضروری ہے کہ دفاعی اور سفارتی حکمت عملیوں میں اعتدال اور ہم آہنگی پیدا کرتے ہوئے بھارت اور امریکہ کے گٹھ جوڑ سے پیش آمدہ خطرات سے نمٹنے کی منصوبہ بندی مکمل ہو اور فیصلہ کن جنگ کیلئے ہمہ تن تیار رہے اور اپنی "جارحانہ دفاع" کی حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے "میدان جنگ کو بھارت کی سرزمین کی طرف دھکیلنے" میں کامیاب ہو یہ تجربہ ہماری فوج نے ۱۹۸۹ء میں ضرب مومن مشقوں میں کامیابی سے آزمایا تھا۔

افغانستان پر غیر ملکی افواج کا قبضہ ایک بہت بڑا المیہ ہے جس کا تانا بانا سطر ون ذہنیت رکھنے والوں کی سازشوں نے بنا ہے۔ ان سازشیوں نے ہی بھارت کے دماغ کو آسمان پر چڑھا دیا ہے کہ وہ امریکہ کا سٹریٹجک پارٹنر Strategic Partner ہونے کے بعد عالمی طاقت بننے کا خواب دیکھ رہا ہے لیکن وہ یہ بھول گیا ہے کہ ماضی میں پاکستان بھی امریکہ کا اتحادی رہ چکا ہے۔ اور اس سعادت کی وجہ سے ہمیں جو ہزیمت اور شرمندگی اٹھانا پڑی وہ پاکستانیوں کے ذہنوں میں نقش ہو کر رہ گئی ہے۔ ہم بھارت کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اس کا جنوبی ایشیاء کی سپر پاور بننے کا خواب محض خواب ہی رہے گا۔ اس میں حقیقت کے رنگ کبھی نہیں بھریں گے۔

کشمیر میں ریاستی تشدد کا سلسلہ جاری ہے معروف بھارتی دانشور اروندھتی رائے لکھتی ہیں "کشمیری کبھی بھی بھارت کیساتھ الحاق نہیں کریں گے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا بھارت کشمیر سے الحاق کرنا یا پھر کشمیر میں ضم ہونا پسند کرے گا؟ بھارت کا کشمیر پر فوجی تسلط نہایت شرمناک فعل ہے جو وہاں کے پندرہ ملین مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں دیوار سے لگانے میں مصروف ہیں۔ اور ان کی نوجوان نسل کو مستقبل میں معاشرتی انصاف کی کوئی امید دکھائی نہیں دیتی"۔

جب افغانستان سے قابض فوجیں پسپا ہوں گی تو کشمیر میں کیا صورت حال ابھرے گی یہ امر بھارت اکابرین کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ اگر اب یا کچھ عرصہ بعد مسئلہ کشمیر پر جنگ چھڑ جاتی ہے تو امریکی سائنسدانوں کی فیڈریشن Federation of American Scientists کی رپورٹ کے مطابق "بھارت کیلئے سوائے تباہی کے اور کوئی راستہ نہیں بچے گا"

کیا بھارت سمجھتا ہے کہ پاکستان افغانستان اور ایران اسکے توسیع پسندانہ اور جارحانہ عزائم کے آگے خاموشی سے سر تسلیم خم کر دینگے؟ بھارت کیلئے راہیں محدود ہو چکی ہیں۔ اب اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ پڑوسی ممالک کیخلاف سازشیں کرنا بند کر دے اور بھارت میں بسنے والی تمام اقلیتوں اور شودروں Dalits کیساتھ معاشرتی عدل وانصاف پر مبنی سلوک کرے یا پھر معاشرتی تخریب کی راہ اختیار کرے۔

آزادی کی شعاعوں سے مزین نیا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ جس سے خطے کے ممالک پر تزویراتی گہرائی کے نظریے Strategic Dept Concept کی حقیقت آشکار ہوگی۔ کیونکہ یہ تزویراتی گہرائی ہی پورے خطے کے امن وسلامتی کی ضامن ہوگی۔ جس طرح قابض افواج کی افغانستان سے پسپائی نوشتہ دیوار ہے اسی طرح پاکستان، ایران افغانستان کے مابین اتحاد قائم ہونا بھی ناگزیر ہے۔

تاریخی حقائق کبھی نہیں مٹتے بلکہ وہ عبرت اور رہنمائی حاصل کرنے والوں کیلئے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ یہ حقیقت اب پوری طرح عیاں ہو چکی ہے کہ افغانستان پر فوجی جارحیت طاقتور ممالک کی ایک حماقت تھی کیونکہ "جس طاقت کے استعمال کیلئے دلیل اور معقول وجہ نہ ہو ایسی طاقت خود اپنے ہی ہاتھوں تباہ ہو جاتی ہے۔"

ZAM ZAM ESTATE
REAL ESTATE CONSULTANTS
SALE, PURCHASE, RENT

Zam Zam Estate reliable name in property dealing and Investor's representatives of all type of the properties such as Residential, Commercial and Industrial areas of Karachi (Pakistan), specialized in Defence, Clifton, Garden East, P.E.C.H.S., and Sharah-e-Faisal also Dubai, Ajman and Abu Dhabi.

Plots • Bungalows • Town Houses • Apartments
Offices • Show Rooms • Ware Houses

IMRAN KOTHARI
0321 – 8257416

Muhammad Siddique Habib
0321-2823676
0333-3246782

YOUSUF KAPADIA
0300 – 8222626

G – 20, CORNICHIE RESIDENCE, OPP. BILAWAL HOUSE, KHAYABAN – E – SAADI, BLOCK – 2, CLIFTON, KARACHI – 75600 (PAKISTAN)
TEL: (9221) 5877851 – 5 (5 Lines) DIRECT (9221) 5866821 FAX: (9221) 5866542
EMAIL: siddique.zamzam@yahoo.com, yousufkapadia.ae@gmail.com
URL: www.zamzamestate.com

سیاپا

سعید آسی

انقلاب اور کس کو کہتے ہیں۔ احتجاج تو بجلی، گیس کی لوڈشیڈنگ کے خلاف ہو رہا تھا مگر فیصل آباد میں بھپرے ہجوم نے صرف واپڈا کے دفتر کو ہی آگ نہیں لگائی، بلا امتیاز ہر گزر آنے والی گاڑی کے شیشے بھی توڑے نعرے لگائے: ''ہمارے پاس گاڑی نہیں ہے' تو آپ کے پاس بھی کیوں رہے'' کھاد سے لدے ٹرک کو روک کر لوٹ مار شروع کر دی۔ ایک ٹرک پر لدے آٹے کے توڑے چھین لئے بنکوں اور دکانوں پر پتھراؤ کیا اور عالیشان گھروں کے اندر گھسنے کی کوشش کی گئی یقیناً موقع سے فائدہ اٹھا کر اس بھپرے ہجوم میں شر پسند عناصر بھی شامل ہوئے ہوں گے جن کے اپنے مقاصد ہوتے ہیں مگر جو کچھ فیصل آباد اور ملک کے دیگر شہروں میں احتجاجی مظاہروں کے دوران ہوا ہے ہمارے حکمرانوں کو سوچ لینا چاہیے کہ یہ خونیں انقلاب کی جانب پیشرفت ہے۔ جس میں قیادت بے اثر ہو جاتی ہے بلکہ کہیں نظر نہیں آتی وسائل سے محروم اور مسائل میں گھرے ہوئے عوام کا صرف غصہ ہوتا ہے جو اپنے اظہار کے لئے خود ہی مختلف راستے نکال لیتا ہے۔ یہ راستے چھینا جھپٹی لوٹ مار کے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور قتل وغارت گری کے بھی جب اپنے حالات سے مایوس لوگ مشتعل ہوتے ہیں تو اپنے لئے فوری انصاف تلاش کر لیتے ہیں اور یہی انصاف انہیں پیٹ کی آگ ٹھنڈی کرنے کیلئے نان جویں کے حصول کے ساتھ ساتھ کالے دھن والوں کی دولت اور اس کے بل بوتے پر نظر آنے والی عیاشیوں کی خبر لینے پر بھی مجبور کرتا ہے

اگر محروم طبقات اور مفلوک الحال مظلوم عوام نے ۱۸ فروری کے انتخابات کے بعد توقع باندھ لی تھی کہ ان کے ووٹ کے سہارے مسند اقتدار تک پہنچنے والے ان کے منتخب نمائندے اب ان کیلئے مسیحا کا کام کریں گے۔ ان کے تمام مسائل، بھوک غربت بے روزگاری، مہنگائی ختم کر کے ان کی محرومیاں بھی دور کریں گے ان کے دن بھی پھیر دیں گے اور آسودگی و خوشحالی سے ہمکنار کر کے ان کے مقدر بھی بدل دیں گے۔ تو وہ سلطانی جمہوری سے اپنی ان توقعات آرزوؤں، آدرشوں کا فوری اور مثبت جواب بھی چاہتے تھے۔ ان کے صبر کا پیمانہ تو پہلے ہی لبریز تھا اور موجودہ سلطانی جمہور والوں نے انتخابی وعدے کر کے ان کی تمناؤں کو مہمیز لگا دی اس لئے سلطانی جمہور میں انکی تشفی کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا کہ انہیں خوشی، خوشحالی پر مبنی سنہرے مستقبل کی راہ دکھادی جاتی مگر نہ صرف ایسا ہوتا بلکہ پہلے سے موجود ان کے مسائل میں مزید اضافہ کیا جانے لگا، پٹرول کی قیمتوں کو سپیڈ دے کر سرپٹ دوڑا دیا گیا۔ آٹے، چینی، گندم اور پانی کا بدترین بحران شروع ہو گیا بجلی کی لوڈشیڈنگ مستقل اندھیرے کی کیفیت پیدا کرنے لگی، گیس بھی غائب ہونا شروع ہو گئی اور پٹرول پمپوں پر بھی گاڑیوں کی لمبی قطاریں نظر آنے لگیں۔ تمام یوٹیلیٹی بلوں پر دی جانے والی سبسڈی بھی یکسر ختم کر دی گئی اور ''گڈ گورننس'' کی فضا ایسی بنی کہ حکمرانی کا تصور ہی غائب ہو گیا۔

فوجی آمریت کے پیدا کردہ گھمبیر مسائل کی چکی میں پسنے والے عوام اپنی مرضی کی لائی گئی حکومت میں ایسے جھٹکے برداشت کرنے کو ہرگز تیار نہیں تھے۔ جبکہ اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھے اشرافیہ طبقہ نے عوام کے غم وغصہ کا ادراک کئے بغیر اپنی عیاشیاں جاری رکھیں اپنی مراعات اور سہولتوں میں اضافہ اپنا استحقاق بنا لیا، بستیاں اندھیروں میں ڈوبی رہیں اور ان کے محلات جگمگ جگمگ کرتے رہے۔ لوگ بھوکے مرتے، خودکشیاں خودسوزیاں کرتے اور اپنے بچے تک فروخت کرتے رہے اور ان کی تجوریوں میں اضافہ در اضافہ ہوتا رہا چنانچہ اس کا ردعمل وہی ہونا تھا جو گزشتہ دنوں فیصل آباد اور دیگر شہروں میں بھپرے عوام کی جانب سے سامنے آیا ہے۔ میاں نواز شریف فیصل آباد گئے اور ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اگلے روز بھرا ہجوم ان کی دی ہوئی گائیڈ لائن کے مطابق جلاؤ گھیراؤ اور لوٹ مار میں مصروف رہا۔ پیپلز پارٹی کے سینئر صوبائی وزیر راجہ ریاض جن کا تعلق بھی فیصل آباد سے ہے میاں نواز شریف کے دورۂ فیصل آباد کو پیپلز پارٹی کی وفاقی حکومت کے خلاف ایک سازش قرار دے رہے ہیں۔ کیا دوسرے شہروں اور دوسرے صوبوں بشمول کراچی میں بھی میاں نواز شریف سازش کر کے آئے تھے۔ کہ وہاں وفاقی حکومت کا مسلسل ''سیاپا'' ہوتا رہا۔ اگر لوگ فی الواقع بھوک سے مر رہے ہوں ان کے گھر اور بستیاں اندھیروں میں ڈوبی ہوں، انہیں پینے کے لئے بھی پانی دستیاب نہ ہو رہا ہو، گیس نہ ہونے سے ان کے گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑے ہوں، اور بجلی گیس کی 18،18 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ کے نتیجہ میں فیکٹریاں، کارخانے اور دیگر کاروبار بند ہو چکے ہوں لوگ ہزاروں کی تعداد میں بے روزگار ہو رہے ہوں تو کیا ان سنگین اور گھمبیر صورت حال میں اپنے عوام کو ستانے، دکھ دینے والے حکمرانوں کیخلاف کسی سازش کی ضرورت رہتی ہے۔ حکمرانوں کے اپنے پیدا کردہ حالات ہی ان کے خلاف سازش ہوتے ہیں اس لئے آج اگر عوام اپنے ردعمل کے اظہار کیلئے کسی قیادت کے مرہون منت نظر نہیں آ رہے تو یہ کلہاڑی حکمران اپنے پاؤں پر خود ہی مار رہے ہیں۔ اور سب سے زیادہ افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ مشتعل جذبات اپنے اظہار کا جو راستہ اختیار کر رہے ہیں چاہے جتنی بھی حکومتی ریاستی مشینری استعمال کر لیں، اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ آج شاید سنبھلنے کا وقت ہے کل یہ وقت بھی ہاتھ سے نکل جائے گا اس لئے کسی کو مورد الزام نہ ٹھہرایئے، مجبور ومقہور عوام کا موڈ دیکھ کر خود ہی سنبھل جایئے۔ خلق خدا اب انصاف میں اب کسی کو ڈنڈی نہیں مارنے دے گی۔ آپ خلق خدا کے جذبات کی پاسداری کریں ورنہ خود ہی اس کے راستے سے ہٹ جائیں اکڑفوں دکھائیں گے تو خونیں انقلاب آپ کے سامنے کھڑا ہے، اسے پاٹنے کی آپ میں ہمت ہو گی نہ توفیق، خاطر جمع رکھئے، یہ آپ کے خلاف سازش نہیں، آپ کیلئے سبق ہے۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

12 ربیع الاول......جان رحمت کی تشریف آوری کا دن......مسرتوں......بہاروں......سعادتوں کا دن...... 11 اپریل 2006ء کو نشتر پارک کراچی میں دشمنان میلاد پاک نے غلامان مصطفیٰ ﷺ کو خون سے نہلا دیا......

35 ماہ گزر گئے

آج تک ...... مجرم آزاد......قائدین ذی وقار مصلحت پسند، ذمہ داران لاپرواہ، فرض فراموش......جماعتیں، تنظیمیں، ادارے خاموش......عوام اہل اہلسنت ...... بے بس، تصویر حیرت و مایوس...... **آخر کب تک؟**

خواتین کا صفحہ

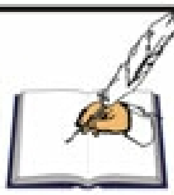

انچارج صفحہ
ڈاکٹر عفت صدیقی

کیا آپ جانتی ہیں کہ بے پردہ خواتین کیا کیا گناہ کرتی ہیں؟

۱۔ جہنم کی خریداری: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دوزخیوں کی دو جماعتیں میں نے نہیں دیکھی ہیں (کیونکہ ابھی ان کا وجود نہیں بعد میں ان کا وجود ظہور ہوگا) ایک جماعت ان لوگوں کی ہوگی جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے ان سے لوگوں کو (ظلماً) ماریں گے، دوسری جماعت ایسی عورتوں کی ہوگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی۔ (مگر اس کے باوجود) ننگی ہوں گی۔) یہ ننگا ہونا مفلسی کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ مردوں کو اپنا بدن دکھانا اور ان کا دل لبھانا مقصود ہوگا) (مردوں کو) مائل کرنے والی اور (خود ان کی طرف) مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر خوب بڑے بڑے اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ جو جھکے ہوئے ہوں گے (یعنی دل لبھانے کا دوسرا طریقہ اختیار کریں گی۔ کہ اپنے سروں کو جوڑوں چوٹیوں سے خالی ہوں گے مٹکا کر چلیں گی جس طرح اونٹ کی کوہان تیز رفتاری کی وجہ سے زمین کی طرف جھکتی ہے) یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی۔ اور اس میں شک نہیں کہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے" صحیح مسلم ترغیب میں ہے کہ جنت کی خوشبو سو برس کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔

۲۔ ملعونہ (لعنت کی ہوئی: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بہت سے عورتیں جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی اور سر مٹکاتی چلیں وہ ملعونہ ہیں" (مسند احمد ابن حبان حاکم)

۳۔ آخرت کی بے لباسی:۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دنیا میں بہت سے لباس والی آخرت میں بے لباس ہوں گی" (صحیح بخاری) یعنی دنیا میں جو ساتر (ڈھکا چھپا) لباس نہیں پہنتیں وہ آخرت میں لباس سے محروم ہوں گی۔

۴۔ فتنہ میں مبتلا کرنے والی: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص گمراہی کی طرف بلاتا ہے تو اس کو گناہ ملے گا اس شخص کے گناہوں کی مثل جو اس کی اتباع کرے اور (اتباع کرنے والے) کے گناہوں میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔" صحیح مسلم میں ہے کہ اگر کسی کو نیکی کی راہ پر لگا دیا اس کی نیکیوں میں کمی کئے بغیر ترغیب دلانے والے کا بھی حصہ ہے اسی طرح جو گناہ اور برائی پر آمادہ کرتا ہے وہ بھی گناہ گاروں کے گناہ میں حصہ پاتا ہے۔ جو خواتین بے پردہ گھومتی ہیں اپنے محاسن دکھا کر دوسروں کو گناہ گار کرتی ہیں، وہ خود بھی گناہ کمانے والی ہیں اور دوسرے گناہ گاروں سے بھی حصہ بٹورنے والی ہیں۔

۵۔ بدکار عورت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کوئی عورت جب خوشبو لگا کر (مردوں کی) مجلس کے قریب سے گزرے تو ایسی ویسی ہے یعنی بدکار ہے" (ابوداؤد، ترمذی)

ترتیب وتحقیق
صباحت بنت محمد صدیق

خوشبو لگا کر باہر نکلنا اگرچہ برقعہ کے اندر ہو شریعت کے نزدیک اتنی بری بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا کرنے والی عورتوں کو بدکار فرمایا، یوں بھی عورتوں کو تیز خوشبو لگانا اچھا نہیں ہے اگرچہ اپنے گھر کے اندر ہی ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ "عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ نظر آرہا ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو یعنی معمولی ہو (ترمذی ونسائی) الغرض عورت کو ہرگز ایسا موقع نہ دینا چاہیے کہ کوئی غیر مرد اس کی خوشبو بھی پاسکے۔

۶۔ رب کی نافرمانی: ارشاد باری تعالیٰ ہے "**وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى** (الاحزاب: ۳۳) اور تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور قدیم جہالت کے دستور کے موافق مت پھرو"

قدیم جاہلیت سے عرب کا اسلام سے پہلے والا زمانہ مراد ہے، اس زمانے میں عورتیں بے پردہ باہر نکلتی تھیں، سر اور سینے کھلے ہوتے تھے اور بلا جھجک مردوں کے درمیان سے گزر جاتی تھیں لہٰذا حکم دیا تم باہر نکلو تو اس طریقے سے نکلو کہ سر، سینہ چہرہ گردن، کان کانوں کی بالیاں وغیرہ ظاہر نہ ہوں۔

۷۔ اللہ کے ہاں مبغوض: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے ہاں تین شخص مبغوض ہیں ان میں سے ایک وہ بھی ہے جو اسلام میں جاہلیت کے رواج اور دستور کو تلاش کرتا ہے (صحیح بخاری) اور جاہلیت کے طریقوں میں سے ایک طریقہ بے پردہ گھومنا بھی ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں سخت وعید آئی ہے۔

۹۔ شیطان کا ہتھیار: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے اور بلاشبہ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان تکنے لگتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہوتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے" (ترغیب وترہیب)

جب عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ لوگ اس کے خدوخال، حسن وجمال اور لباس و پوشاک پر نظر ڈال کر لطف اندوز ہوں ایک حدیث میں آتا ہے کہ "عورتیں شیطان کا جال ہیں" (مشکوٰۃ عن رزین وبیہقی) یعنی شیطان مرد و عورت دونوں کو ایک دوسرے کی طرف مائل کرتا ہے عورتوں کو اپنا حسن وجمال ظاہر کرکے اور مردوں کو ان کی طرف دیکھنے کے ساتھ، جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ کا قرب مطلوب ہے وہ گھر کے اندر ہی رہنے کو پسند کرتی ہیں۔ اور حتی الامکان گھر سے باہر نہیں نکلتیں، جب نکلنا بھی پڑے تو شرعی پردے کے ساتھ جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کو شریعت کے مطابق پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

کرم مصطفیٰ ٹرسٹ کے تحت الحمدللہ
"اسلامک فاؤنڈیشن ہائی اسکول"
(انگلش میڈیم)
کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔
کرم مصطفیٰ ٹرسٹ کے تحت دارالعلوم المصطفیٰ ٹرسٹ میں کرم ایجوکیشنل ورلڈ کا قیام بھی عمل میں لایا جاچکا ہے۔ دینی ودنیاوی علوم جدید تقاضوں کے تحت شروع کردیے گئے ہیں۔
نرسری تا میٹرک، ناظرہ قرآن اور حفظ القرآن، تجوید القرآن، درس نظامی، کمپیوٹر
نوٹ
مسافر طلباء کے لئے کرم مصطفیٰ ٹرسٹ میں تمام تر سہولیات موجود ہیں
قیام، طعام، اور علاج معالجہ

شیخ الجامعہ کرم مصطفیٰ ٹرسٹ (حیدرآباد)
مولانا محمد ذاکر صدیقی
0333-2602902
خلیفہ مجاز شیخ الاسلام، مفتی اختر رضا خان برکاتی ازہری بریلی یوپی انڈیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

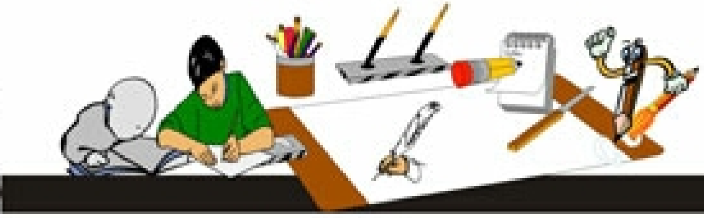

بچوں کا صفحہ

عبدالباسط

پیارے بچو! مارچ 2009ء کا شمارہ ”مصطفائی نیوز“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ بھی ہمیں لکھیں، اور یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ آپ کی تحریر مختصر اور صاف صاف لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔ انشاءاللہ ہم آپ کے خطوط اور تحریریں آپ کے نام سے انہی صفحات میں شامل کریں گے۔ (ادارہ)

پرندوں کی گفتگو

ے سنو............!

مارا کونسی دنیا میں اب بسیرا ہے
نہ رشتہ داریاں انسان نبھا رہا ہے کہیں
جسے بھی دیکھو راہ فرار چاہتا ہے
ہے خودنمائی، ہر ایک شخص میں بناوٹ ہے
ہے خودنمائی، ہر ایک شخص میں بناوٹ
کہیں پہ زندگی کا قتل عام جاری ہے
کہیں پہ بھوک ہے افلاس ہے تباہی ہے
کسی کو فخر ہے خود کے کفیل ہونے کا
کہیں پہ زندگی ہے آبرو سسکتی ہے
چلو ہم اپنی نئی دنیا کو بسائیں گے
عجب عروج ہے ان کا عجیب پستی ہے

جہاں پہ چھایا ہوا ہر طرف اندھیرا ہے
نہ ذمہ داریاں اپنی اٹھا رہا ہے کہیں
نگاہیں پھیر کے دل کا قرار چاہتا ہے
نگاہیں پھیر کے دل کا قرار چاہتا ہے
فریب و جھوٹ میں کردار کی سجاوٹ ہے
کہیں پہ کیف و مستی سرور طاری ہے
کہیں پہ عیش ہے اور زیست طرز شاہی ہے
کسی کو قلق ہے کمتر، ذلیل ہونے کا
کہیں پہ دیکھو تو حیوانیت تھرکتی ہے
اور اپنا آشیاں انسان سے بچائیں گے
”خیال“ یہ دنیا! نہیں پنچھیوں کی بستی ہے

پہچان تو بنا!

اے دوست اپنے آپ کی پہچان تو بنا
حسن عمل کے واسطے بھیجا گیا بشر
عزت کی زندگی ہے تیری اصل زندگی
قوت نہیں ہے کوئی بھی بڑھ کر یقین سے
فتنہ گروں کی سازشیں بہہ جائیں گی تمام
سلجھیں گی اپنے آپ ہی جیون کی الجھنیں
خلد بریں کی آرزو بیتاب ہے اگر
لاریب تو خلیفہ و نائب خدا کا ہے

بے نام سی حیات کا عنوان تو بنا
سرگرمیوں کا کوئی سا میدان تو بنا
اے شرف کائنات ذرا شان تو بنا
جینا ہے شیر کی طرح، ایمان تو بنا
عشق و جنوں کی لہر کو طوفان تو بنا
طرز و طریق زندگی آسان تو بنا
کچھ آخرت کے واسطے سامان تو بنا
لیکن خود اپنے آپ کو انسان تو بنا

محمد سفیان بن محمد صدیق، سولجر بازار کراچی

Muslehuddin
mciit
Computer Institute

Muslehuddin Computer Institute
Information Technology

Admission Open

Ms Office
MS Word
MS Excel
MS Power Point
Internet

Graphics
Photoshop
Freehand 10.0
Corel Draw
Inpage

Web Designing
Flash
Dreamweaver
web katib
Photoshop RGB

400/- Only (PER MONTH)

Contact us:
0322-2270707, 0322-2488038, 0300-2803219

Darul Kutub Hanfia 3rd, Floor, Hanfia Chowk, Near Bismillah Masjid Kharadar, Karachi-74000

اطلاعات

درس قرآن

جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام ہر ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نماز ظہر درس قرآن کی نشست النساء کلب گلشن چورنگی کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ کو بزم فیضان مصطفٰے و جماعت اہلسنت کراچی کے تحت 5/1052 سندھی ہوٹل لیاقت آباد کراچی بعد نماز عشاء منعقد ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر اتوار بعد نماز ظہر درس قرآن جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر بدھ کو بعد نماز ظہر اخوند مسجد کھارادر کراچی میں درس قرآن کی نشست ہوتی ہے۔

درس قرآن

مصطفائی انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن مجید ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب شمس آباد فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

محفل اصلاح عقائد

ماہانہ درس قرآن مجید وختم قادریہ، ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب جامعہ قادریہ رضویہ مصطفٰی آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عشاء ممتاز اسکالر علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب پی آئی اے آڈیٹوریم نزد حسن اسکوئر کراچی میں درس دیتے ہیں بعد محفل لنگر کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔

محفل ذکر

ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد آرام باغ کراچی میں نماز عصر تک محفل نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ختم قادریہ

ہر اتوار بعد نماز مغرب آستانہ صدیقیہ نقشبندیہ B/93 بلاک نمبر 13 نزد جوہر چورنگی کراچی میں ہوتی ہے

شہر کراچی میں نور قرآن کی بہار نصیب چمکائیے

ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ختم قادریہ کی محفل منعقد ہوتی ہے۔

نور قرآن سے منور ہو جائیں، آسان ترجمہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر استعمال، مدلل تفسیر ہر جمعۃ المبارک، نور قرآن نشست 9:30 تا 11:30 جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔

سنتوں بھرا اجتماع

دعوت اسلامی کے زیر اہتمام ہر جمعرات بعد نماز مغرب فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی میں اجتماع منعقد ہوتا ہے۔

مسائل اوران کا حل

روزانہ بعد نماز ظہر مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی ویلفیئر سینٹر بہادرآباد کراچی میں عوام الناس سے ملاقات کرتے ہیں۔

ماہانہ نشست: معاشرتی برائیاں اور ہم

ہر ماہ کی پہلی بدھ 9:45 تا 11:55 شہزادہ لان نزد جیل چورنگی، کراچی منعقد ہوتی ہے۔ جس میں علماء کرام کا خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ہفتہ ختم قادریہ برائے خواتین دوپہر 2:30 تا 4:30 ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مصطفائی دوستو!

مصطفائی معاشرے کے قیام میں آپ کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔
اور آپ مصطفائی برادری کے رکن ہونے کے ناطے ہمارے لیے خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔
نگارشات، تبصرے، سوالات وتجاویز اور پسندیدہ موضوعات کیلئے ہی ہیں۔
مصطفائی معاشرے کے قیام کیلئے اپنا حصہ ڈالیں اور کچھ نہ کچھ ضرور لکھئے

مصطفائی نیوز آپ کی ضرورت ہے۔
مصطفائی نیوز کے بارے میں آپ کی رائے اور تعاون ہمارے صفحات آپ کی
قلم اٹھائیے اور ہمیں اپنی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے
ای میل کیجئے، فون پر رابطہ کیجئے۔ **اور**

اس ماہنامے کی سرپرستی قبول کرتے ہوئے اسے دوسروں سے متعارف کرائیں۔ مصطفائی نیوز کی سالانہ خریداری
آپ کے احباب اور عزیزوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ جس کا کوئی اور بدل نہیں۔

ہر شہر میں نمائندوں کی ضرورت ہے

رابطہ کیجئے

چیف ایڈیٹر:۔ محمد عابد ضیائی

فون نمبر 0300-8234458/0321-8234458 Email:mustafainews@gmail.com Website:www.mustafai.com

مصطفائی رضا کار، داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے عرس مبارک کے موقع پر مختلف امور میں مصروف خدمت ہیں

دین ودنیا کی بھلائی کیلئے مصطفائی ماڈل اسکولوں میں مصطفائی رضا کار مصروف خدمت ہیں،